UNIVERSAL LIBRARY

فاتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم

روداد

اجلاس دہم ندوۃ العلماء

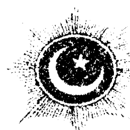
منعقدہ

۸ - ۹ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ

روز شنبہ، یکشنبہ، دوشنبہ بمقام مدراس

حسب ایمائے

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء



بابد یحیٰ خان شاہی پریس لکھنؤ میں چھپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمہید

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ ندوۃ العلماء کے بہی خواہون کا حلقہ اب روز بروز نہایت وسیع ہوتا جاتا ہی، یہان تک کہ ہندوستان کے دور دراز صوبون کے مسلمان بھی اس کی تائید پر آمادہ نظر آتے ہین جس سے یہ توقع پیدا ہوتی ہی کہ اب وہ زمانہ زیادہ دور نہین ہی جبکہ ندوۃ العلماء کی مذہبی مرکزیت ایک شاندار حیثیت سے ملک مین نمایان ہوگی اور تمام اسلامی ہند ندوۃ العلماء کی گران قدر مذہبی وعلمی خدمات کا اعتراف کرے گا۔

شہرت وعظمت ندوۃ العلماء کا گویا قدرتی حصہ ہی جو اس کو روز اوّل ہی سے حاصل ہی کسی مجلس یا جماعت کی اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہی کہ عملی زندگی مین قدم رکھنے سے پہلے ہی اُس کی شہرت اسلامی دنیا کے ایک ایک گوشہ مین پھیل جائے اور ہر طرف سے اسکی تائید وحمایت مین آوازین بلند ہونے لگین۔ ندوۃ العلماء کی یہ ایسی خصوصیت ہی جو آج بھی ہندوستان کی کسی بڑی سے بڑی مجلس کو نصیب نہین اس موقع پر قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آخر اس شہرت وعظمت کا کیا راز ہی؟ اور ندوۃ العلماء مین جذبۂ تاثیر کی وہ کون سی قوت ہی کہ لوگون کے دل خود بخود اُسکی طرف کھنچتے ہین، اور زبانین خواہ مخواہ اُس کی مدح وستایش مین مصروف رہتی ہین۔

افسوس کہ قلتِ گنجائش مانع ہی اس لیے ہم اِس بحث کو تفصیل سے نہین لکھ سکتے۔ اسکے علاوہ

ندوۃ العلماء کے مقاصد کے متعلق مختلف زبانون مین متعدد مضامین و رسائل لکھے گئے ہین جو عام طور پر شایع ہو چکے ہین اس لیے از سرِ نو ہر روداد مین ان مباحث پر تفصیل سے لکھنے کی حاجت نہین، با این ہمہ اس قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہو کہ ندوۃ العلماء کے مقاصد کی اہمیت و فضیلت کا سب سے بڑا راز یہ ہو کہ یہ مقدس مجلس علماء کی اصلاح و تربیت کے لیے قائم کی گئی ہو اور علماء کی اصلاح گویا تمام قوم کی اصلاح ہو۔

مندرجہ بالا بیان کو کسی قدر تفصیل سے یون سمجھنا چاہیے کہ علماء جو قوم کے ہادی و رہنما ہین، قوم کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہین اس لیے جب علماء باخبر اور فرض شناس ہوتے ہین، تو قوم ترقی کرتی ہو اور جب علماء بگڑ جاتے ہین تو قوم بگڑ جاتی ہو، اس پر کسی استدلال کی حاجت نہین، ظاہر ہو کہ جب علماء کی حالت خود قابل اصلاح ہوگی تو قوم کی اصلاح کون کرے گا، اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہو کہ ندوہ نے قومی ترقی کے لیے صحیح اصول پر کام کرنے کا ارادہ کیا اور وہ طریقہ اختیار کیا جو درحقیقت کام کرنے کا اصلی و مستحکم طریقہ ہو، یعنی ندوہ نے فیصلہ کیا کہ قوم کی اصلاح صرف اس طریقہ سے ہو سکتی ہو کہ سب سے پہلے روشن خیال باخبر زمانہ شناس علماء پیدا کیے جائین جو زمانہ موجودہ کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر صحیح طریقہ سے قوم کی رہنمائی کر سکین، چنانچہ اسی خیال سے منجملہ اور مقاصد کے رفع نزاع باہمی، اور اصلاح نصاب کو اپنے مقاصد مین داخل کیا کیونکہ ترقی کی راہ مین سب سے زیادہ جو چیز سنگ راہ تھی وہ علماء کا باہمی اختلاف تھا اور اس سبب سے وہ اپنی مشترکہ طاقت سے باہم مل جل کر کام نہین کر سکتے تھے، ندوہ نے سب سے پہلے علماء مین باہمی اتحاد کی روح پھونکی اور ان کو آپس مین مل کر کام کرنے پر آمادہ کیا، اس کے بعد نصاب مین ترمیم و اصلاح کر کے ایک ایسا نصاب مرتب کیا جس کے پڑھنے سے طلبہ مین روشن خیالی، وسعت نظر، اور استعداد کامل پیدا ہو، اور وہ مذہب و تاریخ اسلام کی

عظمت کرنا سیکھین چنانچہ اِس مقصد کے لیئے مجلس ندوۃ العلما نے ایک دار العلوم قائم کیا، اور ایک وسیع شاندار کتب خانہ جمع کیا، لائق اساتذہ فراہم کئے اور اصلاح شدہ نصاب کے مطابق سلسلۂ تعلیم جاری کیا۔ جس کے مفید نتائج بحمد اللہ عام طور پر نمایان ہو چکے ہین، اور قوم کے باخبر و روشن خیال اصحاب نے اس کو تسلیم کر لیا ہی کہ ندوہ کا طریقہ تعلیم نہایت مفید اور زمانہ موجودہ کی ضروریات کے مطابق ہی اِس بنا پر ارکان ندوۃ العلما کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہی کہ ہندوستان کے تمام دور و دراز حصص کے مسلمان ندوہ کی تعلیم و تربیت کے خوشگوار نتائج سے مستفید ہون اور ندوہ کا چشمۂ علم و فضل تمام مسلمانان ہند کو یکسان سیراب کرے۔

مندرجہ بالا وجوہ سے ندوہ کے اغراض و مقاصد کی تمام ہندوستان مین اشاعت کی گئی اور ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ تمام اطراف ہند سے مسلمانون کے بچے ندوہ مین آکر یہان کی مخصوص تعلیم و تربیت سے فائدہ حاصل کرین چنانچہ اِن تمام مقاصد کے حاصل کرنے کے لیے ندوہ ہر سال ہندوستان کے کسی خاص شہر مین اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرتا ہی اور وہان کے مسلمانون کے سامنے ندوہ کی تعلیم و تربیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہی؛ غرض اب تک ندوہ کے ۱۶-۱۷ اجلاس ہندوستان کے مختلف مقامات مثلاً کانپور، لکھنؤ، بریلی، میرٹھ، عظیم آباد، ٹپنہ، امرتسر، دہلی، بنارس، کلکتہ، مدراس، پونا، وغیرہ مین منعقد ہو چکے ہین، اور ان مقامات مین مقاصد ندوہ کی کافی اشاعت کی جا چکی ہی بلکہ بعض بعض مقامات کے ارباب خیر ندوہ کو دو دو دفعہ مدعو کر چکے ہین، چنانچہ مدراس مین سب سے پہلے ۱۹۰۶ء مین ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ ہو چکا تھا۔ اسکے بعد اپریل ۱۹۱۶ء مین جبکہ پونا مین ندوہ کا اجلاس ہو رہا تھا تو برادران مدراس نے پونا پہونچ کر از سر نو ندوہ کا خیر مقدم کیا اور دوبارہ ۱۹۱۷ء کے لیے ندوہ کو مدراس آنے کی دعوت دی جسکو ارکان انتظامیہ نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا،

مولانا عبدالسبحان صاحب جو ندوہ کے رکن انتظامی اور مدراس کے ایک روشن خیال و تعلیم یافتہ تاجر ہین خاص طور پر اجلاس کی شرکت کے لیے مدراس سے پونا تشریف لائے اور یہ اعلان کیا کہ اگر آئندہ سال ندوہ کا اجلاس مدراس مین قرار دیا گیا تو ہم صوبہ مدراس کی طرف سے کم از کم دس ہزار روپیہ ندوہ کو تعمیر بورڈنگ کے لیے دین گے۔

اب سے پہلے ندوہ کا جو اجلاس مدراس مین ہو چکا تھا وہ بعض مقامی علما و عوام کی غلط فہمی و شدید مخالفت کی بنا پر ایک حد تک ناکامیاب رہا تھا اس لیے بزرگان مدراس کو قدرتاً یہ خیال تھا کہ اس دفعہ ندوہ کا اجلاس ہر طرح کامیاب ہو تاکہ وہ داغ بدنمائی جو مقدس علما و محترم مہمانون کی مخالفت کی وجہ سے مدراس کی پیشانی پر نمایان ہے ہمیشہ کے لیے زائل ہو جائے چنانچہ صوبہ مدراس کے تمام معزز مسلمانون خصوصاً جناب مولانا عبدالسبحان صاحب، سی عبدالحکیم صاحب تاجر، خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب جناب محمد موسی حاجی ابراہیم سیٹھ نے ندوۃ العلماء کے اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے غیر معمولی سرگرمی کا اظہار کیا اس کے علاوہ مدراس کے اسلامی اخبارات کے ایڈیٹرون نے بھی اجلاس سے چند ماہ پہلے اپنے اخبارات مین ندوہ کی تائید مین متعدد مضامین شائع کیے، اور عام مسلمانان مدراس کو ندوہ کی امداد و اعانت پر متوجہ کیا۔

اجلاس سے چند ماہ پہلے مولوی حاجی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ مدراس بھیجے گئے آپ نے مدراس کے مختلف اضلاع مین دورہ کیا اور خاص مدراس مین ایک زمانہ تک قیام کر کے ندوہ کی تحریک کو عام طور پر پھیلایا، اور جماعت استقبالیہ قائم ہو جانے کے بعد جلاس کے مصارف کے لیے بمعیت بزرگان مدراس چندہ جمع کیا، غرض آپ اجلاس کے زمانہ تک پیہم مقاصد ندوہ کی اشاعت مین مصروف رہے۔

اِس سال جناب مولانا حاجی قاری شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی نے بھی غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا، مدراس خصوصاً بنگلور مین آپ کے معتقدین کا حلقہ نہایت وسیع ہی اور اہل مدراس کو کئی دفعہ جناب ممدوح کے علم و فضل اور مواعظ حسنہ سے متمتع ہونے کا موقع مل چکا ہی چنانچہ اِس دفعہ بھی آپ اجلاس سالانہ سے چند ماہ قبل مدراس تشریف لے گئے وہان آپ نے زیادہ تر بنگلور مین قیام فرمایا اور اپنے مواعظ و خطبات کے سِلسِلہ مین برابر ندوہ کے اعلیٰ مقاصد کی اشاعت فرماتے رہے جس کے نہایت عمدہ نتائج اجلاس سالانہ کے موقع پر ظاہر ہوے یعنی جناب ممدوح کے معتقدین کثیر تعداد مین ندوۃ العلماء کے اجلاس مین شریک ہوئے اور وظائف کے سِلسِلہ مین معقول مالی اعانت اُن سے حاصل ہوئی، اجلاس سے چند روز قبل جناب شاہ صاحب ممدوح مع اپنے صاحبزادہ مولوی شاہ حسین میان صاحب کے خاص مدراس تشریف لائے اور یہان بھی دونون صاحب اجلاس کے زمانہ تک ندوہ کی خدمت مین مصروف و منہمک رہے اِس لیئے یہ کہنا بالکل صحیح ہی کہ اِس دفعہ مدراس مین ندوہ کو جو کچھ کامیابی ہوئی اُس مین جناب ممدوح کی کوششون کو بہت کچھ دخل ہی۔

سنہ ۱۹۰۷ء مین ندوۃ العلماء کا مدراس مین جس جوش و خروش سے استقبال کیا گیا وہ یقیناً مدراس کی قومی تاریخ کا ایک قابل یادگار واقعہ ہی جو ہمیشہ اہل مدراس کے لیے فخر و مباہات کا باعث ہوگا اگرچہ اِس دفعہ بھی وہان ندوہ کی مخالفت کی گئی اور مخالفت مین اچھا خاصہ جوش بھی ظاہر کیا گیا تاہم یہ مخالفت بے نتیجہ و بے اثر تھی اور ذاتی تعصبات صاف طور پر اُسکے اندر جھلک رہے تھے ورنہ عام حالت یہ تھی کہ اس دفعہ مدراس کے تمام سربرآوردہ اصحاب نے نہایت محبت و جوش کے ساتھ ندوہ کا خیر مقدم کیا اور ہزاکسلنسی گورنر مدراس اور صوبہ کے مقتدر حکام نے بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

مدراس کی اسلامی جماعت کے جن نامور وممتاز اصحاب نے خاص طور پر ندوہ کے لیے کام کیا انمین جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب، جناب مولانا عبدالسبحان صاحب آنریری مجسٹریٹ، جناب خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب جناب سی عبدالحکیم صاحب، جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب خطیب عبدالرشید صاحب، جناب مولانا الحاج ضیاءالدین محمد صاحب جناب ٹودی محمد ابراہیم صاحب بنگلوری خاص طور پر لائق شکریہ ہین ان کے علاوہ دوسرے محترم بزرگان بلدِ اس جو ندوہ کے لیے کام کرتے رہے اُن کا تذکرہ جماعت استقبالیہ کے سلسلہ مین موجود ہے اور ہم اُن سب محترم بزرگون کے شکرگذار ہین اگرچہ انھون نے جو کچھ کیا وہ ظاہری نام ونمود اور نمائش کے لیے نہین کیا اور نہ وہ ہمارے شکریہ کے محتاج ہین، اُن کو صرف خالص مذہبی جوش نے ایک مقدس اسلامی مجلس کی خدمت کے لیے آمادہ کیا اِس لیے اُن کو اِس کا صلہ بھی خدا ہی کی طرف سے ملے گا۔

سنہ ۱۹۱۶ء کے اجلاس ندوۃ العلما کی ایک خصوصیت بھی قابل ذکر ہے کہ جنوبی ہند کے علماء نے بھی خاص طور پر اسلامی محبت وخلوص کا اظہار کیا حالانکہ جماعت علماء مین اِس قسم کے برادرانہ جوش محبت کی مثالین نادرالوجود ہین اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ مقامی علماء اپنے اثر و فوقیت کے قائم رکھنے کے لیے اِس قسم کے مواقع پر عموماً مخالفانہ رویہ اختیار کرتے ہین لیکن برخلاف اس کے جنوبی ہند کے علماء نے محبت وخلوص سے علماے ندوہ کا خیر مقدم کیا۔ علماء کے علاوہ جنوبی ہند و قرب وجوار کے عام مسلمانون نے بھی اپنی شرکت واعانت سے یہ ثابت کردیا کہ سنہ ۱۹۱۶ء کا اجلاس ندوۃ العلما جنوبی ہند کے تمام مسلمانون کا جلسہ ہے۔ اور وہ اجتماعی قوت سے اُس کا خیر مقدم کرنے کے لیے موجود ہین۔

مدراس چونکہ دور دراز فاصلہ پر واقع تھا، اور وہان کا موسم گرما عموماً نہایت تکلیف دہ خیال کیا جاتا ہو اس لیے یہ اندیشہ تھا کہ دوسرے صوبجات ہند کے مسلمان اس اجلاس مین شریک نہ ہوسکین گے لیکن یہ گمان غلط نکلا۔ کیونکہ مہمانون کی فہرست کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہو کہ لکھنؤ، دہلی، علی گڈھ، پانی پت، ہوشیارپور، پٹنہ، کلکتہ، بمبئی، بھوپال، حیدرآباد، شملہ، راجپوتانہ، مالابار، وانمباڑی، ویلور، بنگلور، میسور وغیرہ کے برادران اسلام اجلاس مین موجود تھے،

افسوس کہ حضرت مولانا سید شاہ **عبداللطیف** صاحب سجادہ قطب ویلور بوجہ علالت اجلاس مین شریک نہ ہوسکے جس پر جناب ممدوح نے اپنے نامہ گرامی مین اظہار معذرت فرمایا۔ لیکن آپ ہمیشہ سے ندوہ کے مقاصد کو نہایت پسند فرماتے ہین اور مختلف مواقع پر اپنی دلچسپی کا اظہار فرما چکے ہین۔

طبقۂ امرا مین سے ہز ہائنس نواب سر غلام محمد علی خان پرنس آف ارکاٹ نے اجلاس مین شریک ہوکر ارکان ندوۃ العلماء کو ممنون فرمایا اور ہز ہائنس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ بالقابہا فرمانروائے بھوپال نے مفتی محمد **انوار الحق** صاحب ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات کو سرکاری طور پر ریاست کی طرف سے قائمقام بنا کر بھیجا۔

مدراس کے مسلمانون کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہو کہ وہ صرف باتین نہین کرتے بلکہ کام بھی کرتے ہین اور جو وعدہ کرتے ہین اُس کو پورا کرتے ہین، اس دفعہ اجلاس کے موقع پر اس کا عملی تجربہ ہوگیا۔ انھون نے وعدہ کیا تھا کہ دس ہزار روپیہ ندوہ کو دین گے لیکن انھون نے اس سے زیادہ دیا اور خوشی سے دیا۔ اس کے علاوہ مہمانداری اور اجلاس کے دوسرے مصارف کے لیے علیحدہ روپیہ جمع کیا۔ اور جس فیاضی و اولوالعزمی سے انھون نے اجلاس کے لیے

سازوسامان کیا وہ ان کی حوصلہ مندی واسلامی جوش کا زبردست ثبوت ہی مسلمانان مدراس بعض اسلامی خصوصیات مین دوسری جگہ کے مسلمانون سے ممتاز ہین اور اُن کے اخلاق وعادات مین عہدِ سلف اور اوائل اسلام کے محاسن اخلاق کی جھلک موجود ہی ان کی معاشرت نہایت سادہ وبے تکلف ہی اور ان کا جوش مصنوعی نہین بلکہ اصلی ہی مساوات واخوت اسلامی کے مظاہر اگر کہین نظر آتے ہین تو مدراس مین نظر آتے ہین وہ زبان سے جوش وخروش کا اظہار نہین کرتے بلکہ اُن کا جوش عملی ہوتا ہی وہ جس کام کو مفید سمجھتے ہین خاموشی سے اُس کی مدد کرتے ہین اُن کو خواہ مخواہ نمائش واظہار یا اپنے کام پر فخر ومباہات کا شوق نہین ہی اس کے علاوہ ایک بڑی خصوصیت اہلِ مدراس کی یہ ہی کہ اُن کا جوشِ عمل ہنگامی وعارضی نہین ہوتا یعنی وہ کسی فوری اثر سے متاثر ہو کر کام نہین کرتے بلکہ جو کچھ کرتے ہین وقار واستقلال کے ساتھ کرتے ہین اور اُس کا ثبوت یہ ہی کہ وہ ایک مدت سے ندوہ کی اعانت کر رہے ہین اور جلسہ کے زمانہ مین بھی اُنھون نے فیاضی کا اظہار کیا اور اب گرچہ جلسہ کو ایک زمانہ گذر چکا ہی لیکن اُن کی امداد واعانت کا سلسلہ برابر جاری ہی اور وہ اب تک اپنا موعودہ روپیہ بھیج رہے ہین۔

اِس دفعہ اجلاس ندوۃ العلماء کے سلسلہ مین ایک افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا جس کا تذکرہ اس روداد مین اصولاً نظرانداز نہین کیا جاسکتا یعنی اس سال اجلاس ندوۃ العلماء کی صدارت کے لیئے جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی کا انتخاب ہوا تھا لیکن افسوس کہ عین وقت پر مولانا کی طبیعت ناساز ہو گئی اور آپ مدراس تشریف نہ لیجا سکے حالانکہ جناب ممدوح نے اپنا پُرمغز خطبۂ صدارت تیار کر کے چھپوا لیا تھا (جو آخر کار بذریعہ ڈاک مدراس روانہ کر دیا گیا اور اجلاس کے ایام مین وہان پہونچ گیا، چونکہ مولانا ممدوح کی تشریف آوری کی عام طور پر شہرت ہو چکی تھی اس لیے برادران مدراس استقبال کی تیاریان کر رہے تھے لیکن اجلاس سے دو روز قبل جب

علی گڈھ کے تارون سے مولانا کی علالت طبع اور عدم تشریف آوری کا حال معلوم ہوا تو ہر شخص نے اِس واقعہ کو رنج و افسوس کے ساتھ سُنا، لیکن چارہ کار کیا تھا اب دوسرے صدر کا انتخاب ناگزیر تھا آخرکار جماعت استقبالیہ و ارکان ندوہ نے باہم غور و مشورہ کر کے جناب مولانا الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کو صدر منتخب کیا اور جناب ممدوح نے اِس انتخاب کو شرف قبولیت عطا فرماکر بعجلت ممکنہ ایک دلچسپ خطبۂ صدارت تیار کیا جو افتتاح اجلاس کے موقع پر کامل توجہ اور حُسن اعتقاد سے سُنا گیا اور ہمارے ناظرین اس کو روداد کے آئندہ صفحات مین اپنے موقع پر ملاحظہ فرمائین گے۔

اجلاس ۱۹۱۷ء کا ایک اور کارنامہ بھی قابل ذکر ہے یعنی اِس دفعہ چونکہ اجلاس ندوۃ العلماء کی وجہ سے صوبہ کے تمام سربرآوردہ مسلمانون کا خاص مدراس مین اجتماع تھا، لہذا اِس موقع سے فائدہ اُٹھا کر بزرگانِ مدراس نے اجلاس ندوہ مین اپنے صوبہ کے لیے اشاعت اسلام کی ایک وسیع اسکیم پیش کی جس کا پورے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا گیا اور تقریباً ۸ ہزار روپیہ کے عطایا کا فوراً اعلان ہو گیا اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ معقول سرمایہ فراہم کر کے خاص صوبہ مدراس مین اشاعت اسلام کا کام نہایت وسیع پیمانہ پر جاری کیا جائے، اگرچہ یہ کام براہ راست ارکان ندوۃ العلماء کے ہاتھ مین نہ ہوگا، لیکن اِس کام کی اہمیت و ضرورت سے کسی دانشمند کو اِنکار نہین ہو سکتا، بلکہ باعث صد حسرت و افسوس یہ امر ہے کہ اب تک رہنمایان قوم نے اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ نہین کیا ہے اور وہ مطلق نہین جانتے کہ خاص ہندوستان کیلیے اشاعت اسلام کی تحریک کیسے بیش قیمت نتائج پیدا کرے گی، تاہم یہ امر باعث مسرت ہے کہ اہل مدراس نے اِس تحریک کی اہمیت کا صحیح اندازہ کر لیا ہے اور وہ محسوس کرتے ہین کہ بغیر معقول سرمایہ کے یہ خدمت انجام نہین دیجا سکتی اب سوال صرف آدمیون کا رہ جاتا ہے اگر اس کام کے لیے موزون اشخاص

حاصل ہو سکے تو اِس تحریک سے مفید نتائج کا پیدا ہونا یقینی ہی، اور اگر یہ تحریک کامیاب ہو گئی تو مدراس مین اجلاس ندوہ کی یہ ایک تاریخی یادگار رہو گی، ندوہ کا یہ مقصد ہرگز نہین ہی کہ جو مقاصد اُس کے پیش نظر ہین اُن سب کو وہ خود ہی انجام دے؛ بلکہ ندوہ صرف یہ چاہتا ہی کہ اس نے اپنا جو نصب العین قرار دیا ہی عام مسلمان اسکی طرف علمی قدم بڑھائین، اور اپنے اپنے مقام پر اِس مقصد کے لیے عملی سرگرمی کا اظہار کرین۔ اصلاح نصاب، رفع نزاع باہمی، اور اشاعت اسلام کا کام جہان جہان کیا جا رہا ہی وہ درحقیقت ندوہ کا کام ہی کیونکہ اِن اہم قومی مقاصد کو سب سے پہلے ندوہ ہی نے باقاعدہ طریقہ سے قوم کے سامنے پیش کیا اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہین کہ ملک مین جہان جہان اِس قسم کی تحریکین نشو ونما پا رہی ہین وہ درحقیقت ندوہ ہی کا کارنامۂ اولین ہی۔

اجلاس سالانہ سے پہلے جو ضروری انتظامات ہوے۔ اور جن جن اصحاب نے اُنمین حصّہ لیا اُس کی مفصل کیفیت جماعت استقبالیہ مدراس کے ارکان نے قلمبند کر کے دفتر ندوۃ العلماء مین بھیجدی ہی جو صحیح وضروری واقعات پر مشتمل ہی اس لئے ہم اس روداد کو بلا حذف واضافہ صرف خفیف سے لفظی تغیر کے بعد ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ ہمارے ناظرین کو برادران مدراس کے کارنامہ سے کسی قدر واقفیت حاصل کرنے کا موقع مِل سکے، امید ہی کہ یہ حالات دلچسپی سے پڑھے جائین گے۔

روداد جماعت استقبالیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بتاریخ ۱۴-نومبر ۱۹۱۶ء بمقام لال ہال مونٹ روڈ مدراس ایک عام جلسہ مسلمانان مدراس کا انجمن معین الندوہ کی طرف سے منعقد ہوا تھا جس مین شہر کے سربرآوردہ اصحاب علما، تجار ومقتدر بزرگانِ ملّت شریک تھے اس جلسہ کی صدارت عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر رکن انتظامیہ ندوۃ العلما نے فرمائی۔ بالاتفاق یہ منظور رہوا کہ آئندہ سال ۱۹۱۷ء ایسٹر کی تعطیلات مین دوبارہ ندوۃ العلما کا اجلاس مدراس مین منعقد کیا جاوے اور اسکے انتظام کے لیے ایک مجلس بنام "مجلس استقبالیہ ندوۃ العلما" مدراس مرتب ہوئی جس مین تقریباً دوسو ارکان وعہدہ داران ذیل منتخب ہوے :-

صدر — عالیجناب مسٹر جسٹس مولوی عبد الرحیم صاحب بہادر

نائبانِ صدر — عالیجناب خان بہادر محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب بہادر

عالیجناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب بہادر۔

عالیجناب مولانا الحاج ضیاء الدین محمد صاحب بہادر۔

عالیجناب نواب سید محمد صاحب بہادر۔

عالیجناب خان بہادر لالجی والجی سیٹھ صاحب۔

عالیجناب حاجی محمد حنیف صاحب بہادر۔

ناظمان — عالیجناب حکیم حاجی محمد عبد العزیز صاحب بہادر — شعبہ انتظام ضیافت مہمانان

ناظمان　　عالیجناب خان بہادر غلام محمود صاحب مہاجر　　شعبہ طبع اشتہارات وغیرہ

عالیجناب آنریبل مسٹر یعقوب حسن سیٹھ صاحب　　شعبہ استقبال مہمانان

عالیجناب نواب محمد عبدالقادر صاحب بہادر　　شعبہ انتظام قیام مہمانان

عالیجناب خطیب عبدالرشید خان صاحب بہادر　　شعبہ تعمیر پنڈال

عالیجناب محمد موسی حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر　　تونیر مال

عالیجناب مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر　　دفتر

خازن　　عالیجناب جناب سی۔ عبدالحکیم صاحب بہادر

تمام عہدہ دارون نے دلی خوشی کے ساتھ ان عہدون کو قبول فرمایا اور بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کیے بالخصوص عالیجناب آنریبل جسٹس مسٹر مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر کا صدارت کو قبول فرمانا نہ صرف اجلاس کی کامیابی کا باعث تھا بلکہ تمام مسلمانان جنوبی ہند کیلیئے موجب افتخار رہوا۔ آپ نے باوجود اپنے اہم مشاغل کے اس عہدہ کو قبول فرمایا جس کے لیے مجلس خاص طور سے شکریہ ادا کرتی ہے مجلس استقبالی نے اپنے دوسرے اجلاس مین صدارت اجلاس ندوۃ العلما کے لیے عالی جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب کو بالاتفاق منتخب کیا صاحب موصوف نے اپنے مشاغل کا عذر پیش کر کے اس عہدہ کو قبول نہ کر سکنے کا اسف ظاہر فرمایا۔ اُس کے بعد مجلس نے اپنے تیسرے اجلاس مین عالیجناب مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور کو اس عہدہ کے لیے منتخب کیا جس کو صاحب موصوف نے قبول فرما کر مجلس کا حوصلہ بڑھایا۔

مجلس کا علمی کام

مجلس نے اپنے قیام کے بعد جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ جنوبی ہند کے مختلف

زبانون مین متعدد رسالے اور اشتہارات چھپوا کر ہر ایک گوشہ مین ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی اشاعت کی اور تمام اسلامی انجمنون کو علمی مدد دینے کی طرف توجہ دلائی۔ فروری ۱۹۱۳ء سے وصولی چندہ کا کام شروع کیا۔ جناب سی عبدالحکیم صاحب خازن مجلس جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب بہادر معتمد صیغہ مال اور جناب مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر نے سب سے پہلے محلہ بڑی مٹ کا دورہ کیا جہان تاجران چرم کی بڑی بڑی کوٹھیان ہین اور جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب سے وصولی چندہ کی نسبت مشورہ کیا تو اُنھون نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اس کام مین مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور خود اس دورہ مین شریک ہوے تمام تاجران بڑی مٹ نے اس وفد کا بڑے اخلاص کے ساتھ خیر مقدم کیا اور قابل قدر رقمین عنایت کر کے مجلس کی حوصلہ افزائی کی۔

صرف بڑی مٹ کے ایک محلہ سے تقریباً چھ ہزار روپیہ کی رقم جمع ہوئی اسکے بعد تاجران پارچہ محلہ گوڑنگ گلی نے اپنے حوصلے کے موافق امداد دی اس دورہ مین جناب خطیب عبدالرشید صاحب بہادر معتمد شعبہ پنڈال اور جناب اوٹنگرے عبدالرحمن صاحب نے بڑی مدد دی محلہ متھیال پیٹھ کے تاجرون نے بھی کشادہ دلی کے ساتھ اس کام مین حصہ لیا اس محلہ کے دورہ مین جناب مولانا الحاج ضیاءالدین محمد صاحب نے شریک ہو کر اس وفد کا ہاتھ بٹایا۔

مجلس نے بغرض سہولت انتظام ہر شعبہ کے لیے حسب ذیل مجلسین مقرر کین (۱) مجلس استقبال مہمانان (۲) مجلس تعمیر پنڈال (۳) مجلس مہمانداری (۴) مجلس انتظام قیام مہمانان (۵) مجلس انتظام سواری

سب سے بڑی خصوصیت مدراس کے اجلاس کی یہ تھی کہ مجلس نے بیرونجات سے آنے والے تمام حضرات کے خورد و نوش کا بلامعاوضہ انتظام کر دیا تھا اور بڑی مٹ مین ایک ایسے

مکان کا انتظام کیا تھا جہان اپنے کہانے پینے سے فارغ ہوکر نہایت آسانی کے ساتھ مہمان اجلاس مین شریک ہوجایا کرتے تھے مجلس استقبالی جناب وی محمد عبدالشکور صاحب بہادر کا دلی شکریہ ادا کرتی ہی کہ انھون نے اپنا وسیع مکان ضیافت مہمانون کے لیے خالی کرادیا اور خود مجلس مہانداری کے روح روان بن گئے۔

مجلس مہانداری

اس مجلس نے جس شوق و ذوق سے مہمانون کے ساتھ اپنے مراعات کا اظہار کیا اور جس محنت کے ساتھ اس کام کی تکمیل کی اس کا مجلس استقبالی اعتراف کرتی ہی اونگرلے جناب عبدالرحمن صاحب جناب ویلور شیخ احمد صاحب جناب ملیالم عبدالقدوس صاحب جناب چولورم چندان میان صاحب جناب دادے عبدالقدوس صاحب جناب مولوی موڈی محمد ابراہیم صاحب جناب حاجی غلام مرتضی صاحب جناب مودی عبدالحق صاحب و لتوری قابل ذکر ہین جنھون نے اجلاس سے چند ہفتے قبل ہی اپنے کاروبار چھوڑکر اس خدمت کو ادا کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا جناب الحاج حکیم عبدالعزیز صاحب بہادر جناب چولورم حاجی زین العابدین صاحب ناظمان مجلس مہانداری نے اپنے اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے مین کوتاہی نہین کی۔

مجلس انتظام قیام مہمانان

اس مجلس کے جوشیلے ارکان جناب الحاج محمد عبیداللہ بادشاہ صاحب بہادر جناب حکیم الحاج محمد عبدالواحد صاحب جناب حکیم الحاج عبدالقادر صاحب بہادر جناب مولوی عبدالواحد

صاحب عاشق قابل شکریہ ہین جنھون نے اپنے اپنے فرائض کو ادا کرنے مین بڑی مستعدی سے کام لیا۔ جناب مولوی حاجی محمد اسحاق صاحب ساکن بجواڑہ نے جناب ساہوکار حاجی محمد بادشاہ صاحب مرحوم کی عالیشان حویلی مین رات اور دن رہ کر مہمانون کے آرام و آسائش کے اسباب کی فراہمی مین نہایت استقلال کے ساتھ کام کیا مجلس استقبالی جناب الحاج خان بہادر محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب بہادر سابق سفیر دولت عثمانیہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہو کہ انھون نے اپنی سہ منزلہ کوٹھی جو احاطہ مسجد والاجاہی مین واقع ہو مہمانون کے قیام کے لئے مجلس کو عنایت فرمائی۔ اسیطرح جناب حکیم الحاج محمد عبدالواحد صاحب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہو جنھون نے قدیم حویلی مدرسہ اعظم کو مہمانون کے لیے خالی کرا دیا۔ جناب ساہوکار محمد ولی اللہ بادشاہ صاحب بہادر نے اپنا عالیشان پُرتکلف بنگلہ مہمانون کے قیام کے لیے عنایت فرمایا جسمین جناب صدر اجلاس ندوۃ العلما و دیگر مشاہیر علما نے قیام فرمایا۔ جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب بہادر آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے بھی اپنا شاندار بنگلہ علما کے قیام کے لیے آراستہ کرادیا تھا جس مین عالیجناب ناظم صاحب ندوۃ العلما و دیگر علماے کرام قیام فرما تھے ان دونون صاحبون نے علما کی راحت و آرام اور خدمت گذاری مین بیحد حصہ لیا جسکا مجلس شکریہ ادا کرتی ہو۔

مجلس انتظام سواری

اس مجلس کے ارکان جناب سید عبدالقادر صاحب جیلانی اور جناب سید یوسف صاحب فرزند جناب سید اسماعیل صاحب مرحوم سوداگر آہن قابل تحسین و آفرین ہین۔ اور ان کی سرگرم خدمتون کو مجلس نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہو آخرالذکر صاحب نے نہایت جانفشانی کے ساتھ سواریون کا اہتمام کیا۔ اور ہر ایک اسٹیشن و قیام گاہ مین سواریون کی ایسی ترتیب دیدی تھی کہ

جس سے مہمانوں کو بڑا آرام ملا۔ عالیجناب خان بہادر تاد رنواز خان صاحب کی مجلس شکر گذار ہے کہ جنھوں نے اپنے کارخانے سے دو بڑے بڑے موٹر بلا معاوضہ عنایت فرمائے جن کی وجہ سے بڑی سہولت ہوئی۔ جناب حاجی موسیٰ حاجی محمد ابراہیم سیٹھ صاحب جناب صالح محمد حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب جناب حاجی عبد الرحیم صاحب نے اپنی اپنی موٹر گاڑیاں مہمانان علما کی آمد و رفت کے لیے دیدی تھیں جناب سی عبد الحکیم صاحب بہادر خازن مجلس نے اپنی موٹر گاڑی چند ہفتے پہلے ہی سے مجلس استقبالیہ کو عنایت فرمائی تھی جس نے دفتر کے کام میں بڑی مدد دی۔ لہذا ان تمام صاحبوں کا مجلس شکریہ ادا کرتی ہے۔

مجلس تعمیر پنڈال

اس شعبہ کے معتمد جناب خطیب عبد الرشید صاحب بہادر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا کسی طرح بیجا نہ ہوگا۔ کہ جن کی نگرانی سے پنڈال ایسا عالیشان اور خوشنما بنایا گیا تھا جس کی مثال ندوۃ العلما کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ جناب مولانا عبد السبحان صاحب بہادر بھی وقتاً فوقتاً اُس کی طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرماتے رہے اور ایسے ہوشیار و لائق آدمی کو کنٹراکٹ دیا تھا کہ جس نے نہایت اقتصادی طور سے اُس کی تکمیل کی۔ جناب محمد عبد الرزاق صاحب بنگلوری کنٹراکٹر کا نہ صرف مجلس استقبالیہ بلکہ مجلس ندوۃ العلما کو بھی اُنکا شکریہ ادا کرنا چاہیے اس پنڈال کی مختصر کیفیت یہ ہے:۔ پیپلس پارک کے احاطہ میں سوتھ انڈین اتھلیٹک اسوسیشن کے وسیع اور خوشگوار قطعہ میں پنڈال بنایا گیا تھا جس کا طول ۱۸۰ فیٹ اور عرض ۹۰ فیٹ تھا صدر دروازہ جانب شمال تھا جس کے دونو جانب اور دو خوبصورت دروازے بنائے گئے تھے اُن کے اوپر مصنوعی گنبد اور پہلوؤں میں چھوٹے چھوٹے مینارے اس کی خوبصورتی اور شان کو دوبالا کرتے تھے

جنوبی حصہ مین صدر دروازے کے مقابل ایک نہایت عمدہ اسٹیج تعمیر کیا گیا تھا جس پر پانسو کرسیان سہولت کے ساتھ رکھی جاتی تھین - پنڈال کے چارون طرف جالدار کمانین نصب کردی گئین تھین جن کی وجہ سے ہوا کی آمد ورفت بہت اچھی تھی - کم وبیش تین ہزار کرسیان پنڈال کے اندر رکھی گئی گئین تھین راتون کو جب کہ وعظ کے جلسے ہوتے تھے ہر چہار سمت گیس کی روشنی کرا دی جاتی تھی جس کی وجہ سے پنڈال بقعہ نور بن گیا تھا -

دفتر مجلس استقبالی

مجلس کا دفتر جناب مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر سکریٹری کی تجارتی کوٹھی نمبر ۳۲ گزنگ گلی کے بالاخانے پر تھا - ۴ مہینے تک دفتر نے اپنے عملی کام کو نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ پورا کیا تنخواہ پانے والے ملازمون کے سوا جو ہنگامی طور پر مقرر کیے گئے تھے بعض ارکان مجلس نے بھی امداد دی - جناب مولوی عبدالمجید صاحب شرر ایڈیٹر قومی رپورٹ، جناب حکیم عبدالحمید صاحب، جناب مولانا عبدالوہاب صاحب جناب آبکار عبدالستار صاحب نے بڑا حصہ لیا - اجلاس سے چند روز قبل جناب خواجہ قادر شریف صاحب سکریٹری انجمن نقشبندیہ بنگلور نے مدراس آکر دفتر کے کام مین حصہ لیا ان تمام صاحبون کا مجلس استقبالی خلوص دل سے شکریہ ادا کرتی ہے -

والنٹیر کورس ندوۃ العلما

مدراس کے تمام مسلمان طلبہ جو انگریزی ودیگر مدارس مین تعلیم پاتے ہین

اس خدمت کو نہایت خندہ پیشانی سے قبول کیا مجلس کی طرف سے لالی ہال مین ایک عام جلسہ طلبہ کا بغرض ترتیب جماعت والنٹیر کورس مقرر ہوا تھا جسکی صدارت جناب سی عبدالحکیم صاحب بہادر خازن مجلس نے کی۔ جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بی۔ اے بی ایل بی مترجم ہائی کورٹ مدراس نے نہایت وضاحت کے ساتھ اس خدمت کی ضرورت اور اہمیت بتلائی جناب مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر نے طلبہ کو توجہ دلاتے ہوئے اس کام کی ترغیب دلائی اس جلسہ مین ڈیڑھ سو سے زیادہ درخواستین جمع ہوگئین جسکی تعداد بڑھتے بڑھتے ڈھائی سو تک پہونچ گئی، جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب بالاتفاق کیپٹن اور جناب عبدالغنی صاحب بی، اے، نائب کیپٹن مقرر ہوئے۔ تقریبًا بارہ لفٹننٹ مقرر ہوئے جنھون نے اپنا اپنا علیحدہ ڈیویزن مقرر کرلیا۔ ان تمام والنٹیرز کو ریشمی پھولون کے نشان دیے گئے۔ والنٹیرس نے ہر ہر شعبہ مین اپنی نمایان خدمات اسلامی کا ثبوت دیا۔ خاص کر اجلاس کے مقام مین دن اور رات اپنے اداے فریضہ مین منہمک نظر آرہے تھے سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انھون نے نہایت اتفاق اور یکجہتی سے اس خدمت کو کامیاب کردکھایا۔ اسکا صلہ عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب کیپٹن وجناب عبدالغنی صاحب نائب کیپٹن کو ملنا چاہیے جنھون نے نہایت شائستگی سے اس جماعت کی ترتیب دی جس سے اجلاس کے انتظام مین نمایان مدد ملی۔ ایک اور بات قابل یادداشت ہے کہ اپریل کا مہینہ از اول تا آخر انٹرمیڈیٹ بی، اے اور بی ایل کے امتحانون کا تھا تمام طلبہ کو اپنی تعلیم مین مصروف رہنے کی ضرورت تھی باوجود اسکے انھون نے اپنی تعلیمی پہلو کو بھی سنبھالا اور قومی خدمت بھی انجام دیتے رہے جسکا مجلس اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف کیپٹن ونائب کیپٹن صاحبان کا بلکہ ہر ایک والنٹیر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

اردو اور انگریزی پریس کا شکریہ

سب سے پہلے جناب سید عبدالقادر صاحب مالک و اڈیٹر مخبر دکن و جناب مولوی عبداللطیف صاحب مالک و اڈیٹر جریدۂ روزگار و جناب مولوی عبدالمجید صاحب شرر مالک و اڈیٹر قومی رپورٹ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہی جنھون نے وقتاً فوقتاً ندوۃ العلما کے مقاصد اور اغراض کی اشاعت مین پوری پوری مدد دی مجلس استقبالی کے مضامین و روداد وغیرہ کے طبع کرنے مین کوتاہی نہین کی اسیطرح مدراس میل، مدراس ٹیمس "ہندو" "سودیسی متر ن" انڈین پٹریٹ نیوانڈیا وغیرہ اخبارون کا شکریہ کرنا بھی مجلس کا ایک فریضہ ہی۔

غیر مسلم ہندو برادران

مجلس اُن ہندو بھائیون کا شکریہ بھی ادا کرنا نہایت مناسب سمجھتی ہی جنھون نے مجلس کی دعوت قبول کرکے اجلاس مین اپنی شرکت سے ایک علمی اتحاد کا ثبوت دیا جنکے اسماے گرامی اس رپورٹ مین داخل ہین۔

سب سے بڑھکر مجلس سارے شہر کے روشن خیال و بیدار مغز افسر جناب آرمٹیج صاحب بہادر پولیس کمشنر مدراس کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہی کہ جنھون نے نہ صرف اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق بڑھائی بلکہ نہایت کشادہ دلی سے اس جماعت علما کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

مخالفت

اس بات کا ایک موہوم خیال پیدا ہوگیا تھا کہ گزشتہ اجلاس ندوۃ العلما کی طرح

اسوقت بھی اسکے ساتھ مخالفت کی جائے گی۔ مگر مجلس نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ اس کام کو نبھایا کہ کسی قسم کی مخالفت نہ اہل شہر کی طرف سے ہوئی اور نہ علماے مدراس نے کی۔ اگرچہ بعض مفسدہ پردازون نے خفیہ طور سے سرکاری عہدہ دارون کو اس کی نسبت کچھ لکھا مگر اس کا انتہائی اثر یہ ہوا کہ اُلٹے سرکاری عہدہ دارون نے اس کام کی تائید کی جسکا نتیجہ ہے کہ اجلاس نہایت کامیابی اور سکوت کے ساتھ ہوا۔

ہز ہائنس نواب سر غلام محمد علیخان والاجاہ بہادر کے۔ سی، ائی ای، جی، سی، آئی ای پرنس آف ارکاٹ مدراس نے اجلاس کے ساتھ پوری ہمدردی فرماکر اپنے شاہانہ ایثار کا اظہار فرمایا اور ۹ تاریخ کے اجلاس مین اپنی شرکت سے اجلاس کی رونق کو دوبالا کر دیا۔

گورنر صاحب مدراس کا شکریہ

ہز اکسلنسی عالیجناب گورنر صاحب بہادر مدراس کو مجلس استقبالیہ نے نہایت ادب کے ساتھ اجلاس مین رونق افروز ہونے کی دعوت دی تھی ہز اکسلنسی ممدوح نے خوشی کے ساتھ آنے کا وعدہ بھی فرمایا مگر افسوس ہے کہ عین موقع مین حضور ممدوح کو ایسی ضرورت پیش آئی کہ خود اجلاس مین شریک نہین ہوسکے مگر اپنی ہمدردی کا اظہار ایسے شایستہ الفاظ مین ظاہر فرمایا جو حضور کے اُس خط سے روشن ہے جو اس رپورٹ مین مندرج ہے۔

بیرونجات مین ہلچل

مجلس استقبالیہ نے جب اپنے مطبوعہ رسالے وغیرہ بیرونجات کی اسلامی انجمنون وغیرہ کو بھیجے تو وہان بڑی ہلچل شروع ہوئی اور ہر مقام سے خیر مقدم کے خطوط آنے لگے سب سے

پہلا مقام جہان عملی کام کی بنیاد رکھی گئی مچھلی بندر ہی جو مدراس کے جانب شمال واقع ہی جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی سفیر ندوہ نے سب سے پہلے اپنا دورہ یہین سے شروع کیا۔ اہل اسلام مچھلی بندر گوڈی واڑہ و بجواڑہ نے نہایت مستعدی کے ساتھ مولانائے موصوف کو مدد دی اور ایک معتدبہ رقم مجلس کے لیے فراہم کی اور ندوۃ العلما کو بھی عطیے بھیجے جسکی تفصیل مہر مین درج ہی۔ جناب شاہ حاجی مولوی محمد عبد الرحیم صاحب صدیقی وکیل پا یوبچہ نے جو اتفاقاً حیدرآباد سے مچھلی بندر آگئے تھے مولانائے موصوف کو بڑی مدد دی۔ جناب محمد عثمان شریف صاحب سکرٹری انجمن نور الاسلام مچھلی بندر جناب سوداگر عبد العظیم صاحب رئیس بجواڑہ جاگیردار جناب غلام محی الدین صاحب بہادر رئیس بجواڑہ جناب عبد الوہاب صاحب جناب عبد السلام صاحب اسکے علاوہ جناب پاک تنی حاجی بادشاہ صاحب کمپنی تاجران بجواڑہ اور دوسرے معزز حضرات نے اس کام مین دلجوئی سے حصہ لیا۔ نلور مین محمڈن لٹریری سوسائٹی نے بڑی مدد دی۔ ویلور خاص طور سے شکریہ کا مستحق ہی کیونکہ یہان کی انجمن تعلیمی کے جوشیلے سکرٹری جناب عبد الغنی صاحب بی۔اے۔ لکچرار پولیس ٹریننگ اسکول ویلور اور جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب سکرٹری انجمن رفاہ المسلمین ویلور نے باہم مل کر نہ صرف چندہ ہی فراہم کیا بلکہ ایک بڑا عام جلسہ بھی کرایا جس سے مقاصد و اغراض ندوۃ العلما کی اشاعت ہوئی۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت مولانا سید شاہ عبد اللطیف صاحب حسینی قادری قبلہ مدظلہ العالی سجادہ خانقاہ قطب ویلور نے فرمائی۔ حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ محی الدین صاحب قادری چیدہ صدر مدرس مدرسۂ لطیفہ و حضرت مولانا مولوی عبد الجبار صاحب صدر مدرس مدرسہ باقیات صالحات ویلور نے اپنی اپنی فاضلانہ تقریرون سے لوگون مین ایک جوش پیدا کردیا جس کا بڑا بھاری اثر ہوا۔ ویلور جیسے مقام مین جو کچھ چندہ جمع ہوا ہی اسکا بیّن ثبوت ہی جناب حکیم میر عارف علی صاحب دام فضلہ جناب

حاجی نعمت اللہ صاحب ذاکر و جناب محمد ہدایت اللہ صاحب ذاکر نے بھی اس کام مین بڑی مددی
بنگلور مین جس اخلاص مندانہ طریقے سے ندوۃ العلما کی سچی خدمت اور ہمدردی کی گئی
اسکا ذکر کرنا ہمارا فرض اولین ہی بیرونجات سے جو حضرات ندوۃ العلما کے اجلاس مین شرکت کے لیے
آئے اُن مین سب سے بڑی تعداد مسلمانان بنگلور کی تھی۔ بنگلور کے مسلمانون کی دینی حمیت و اخوت
دور دراز مقامون مین مشہور ہی اس پر حضرت مولانا مولوی قاری الحاج شاہ محمد سلیمان صاحب
قبلہ چشتی دام فیضہ کا اجلاس سے چند ماہ قبل بنگلور مین اقامت فرمانا اور پھر حضرت مولانا غلام محمد
صاحب شملوی دام فیضہ سفیر ندوۃ العلما کا وہان دورہ کرنا سونے مین سہاگے کا کام دے گیا۔
سب سے پہلے ہم جناب متولی احمد حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہین جنھون نے
اپنی ان تھک کوششون سے ایک معقول رقم چندہ کی جمع کی جس سے ممبرون کی تعداد مین
قابل قدر اضافہ ہوا۔ جناب مودی عبد الغفور صاحب تاجر چرم و رئیس بنگلور نے اپنی فطرتی
جوش کا نمایان اثر دکھایا مجلس استقبالیہ کے لیے چندہ جمع کرنے کے علاوہ تقریبًا ڈیڑھ ہزار کی رقم
علیحدہ طور سے ندوۃ العلما کے لیے وصول کی اس سے پہلے بھی انھون نے کئی بار ندوۃ العلما
کو معقول رقمون سے مددی ہی بنگلور مین ایک یہی بزرگ ندوہ کی مشن چلانے والے
ہین۔ دوسرے اور حضرات نے بھی اپنے اپنے حوصلہ کے موافق مددوی کولار گولڈ فیلڈ مین
عالی جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی رکن انتظامی ندوۃ العلما اور اُن کے لایق بھتیجے
جناب آصف بادشاہ صاحب نے چندہ جمع کیا۔ نواب صاحب موصوف نے ندوہ کے تمام
کامون مین خاطر خواہ حصہ لیا۔

ملک ملیبار مین ہلچل

اس اجلاس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ملک ملیبار کے علما و دیگر حضرات نے بھی

اس مین حصہ لیا اور شریک اجلاس رہے۔ صوبہ مدراس کی کل مسلمان آبادی کا دو ثلث حصہ ملک ملیبار مین ہے اسلام نے سب سے پہلے ملیبار کے ملک پر اپنی روشنی ڈالی اور ایک بڑے حصہ آبادی کو اپنے دامن فیض مین لے لیا۔ اس حصہ کے مسلمانون مین اب تک وہی اسلامی جوش وخروش ہے جو خیر القرون مین تھا جنوبی اور شمالی حصے کے مسلمانون کو ملک ملیبار کے مسلمانون سے صرف مغائرت زبان کی وجہ سے وہ اتحاد و اختلاط نہین ہے جو ہونا چاہیے تھا۔ مگر اب خدا کا شکر ہے کہ وہان بھی زبان اردو اپنا سکہ جما رہی ہے اور اردو سمجھنے اور بولنے والے پیدا ہو رہے ہین۔ ندوۃ العلما کے اجلاس مین ملیبار کے لوگون کی شرکت نے اس بات کا ثبوت دیدیا اور یقیناً اسکی امید دلادی کہ بہت ہی قریب زمانے مین اس ملک اور دوسرے ملکون سے بڑا ربط وضبط پیدا ہو جائے گا۔ حضرت مولانا الشیخ محمد ماہج ہمدانی صاحب ملیبار کے مشاہیر علما سے ہین جنھون نے بڑے ذوق کے ساتھ ندوۃ العلما کے تمام اجلاس مین حصہ لیا اور ایک مدلل عربی تقریر کی جو رپورٹ مین بھی چھپی ہے اس کے بعد جناب مولوی کنجی احمد صاحب نقوی ساکن تلچری ہین جنھون نے بڑی کوشش سے ممبر فراہم کیے اور خود اجلاس مین شریک ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائی۔ آپ کا عربی قصیدہ جو اس رپورٹ مین چھپا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ کوچین ٹراونکور کلیکوٹ وغیرہ کے مسلمان بھی اجلاس مین شریک رہے۔ حیدرآباد مین طاعون کی وجہ سے ایک عام پریشانی پھیلی ہوئی تھی اور اہالیان بلدہ شہر سے باہر نکل گئے تھے باوجود اس کے بہت سے حضرات حیدرآباد کے جلسہ مین شریک رہے۔

ترچناپلی مین جناب مولوی سید مرتضی صاحب سابق ممبر لیجیسلٹو کونسل مدراس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جنھون نے وہان کے مسلمانون کو مقاصد واغراض ندوۃ العلما سمجھائے اور چندہ جمع کیا۔ جناب خان صاحب شیخ اسماعیل صاحب نے بھی چندہ جمع کیا۔

اسکے سوا جنوبی ہند کے مختلف مقامات جیسے گنٹور، نلور، کڑپہ، کرنول، بلہاری، مدرہ تنجاور، ناگور وغیرہ کے بہت سے مسلمان جمع ہوئے۔

جناب شیخ احمد صاحب ویلوری جو ندوۃ العلما کے قدیم ہمدرد اور خیرخواہ تھے اجلاس کے دو مہینہ کے بعد انتقال کیا جسکا مجلس کو سخت افسوس ہی مجلس استقبالی مرحوم کے لیئے مغفرت کی دعا اور اُن کے فرزندون کے ساتھ ہمدردی کرتی ہی"

مجلس استقبالی کی مندرجہ بالا روداد سے ہمارے ناظرین نے اندازہ کیا ہوگا کہ مسلمانان مدراس کے ہر طبقے نے کس مستعدی و گرمجوشی سے ندوۃ العلما کے اجلاس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی اور کس فیاضی و سیر چشمی سے فرائض مہمانداری کو ادا کیا گویا اس دفعہ برادران مدراس نے اس سرد مہری کی پوری تلافی کردی جو مدراس کے پہلے اجلاس مین برتی گئی تھی۔

برادران مدراس کا ارادہ تھا کہ اس دفعہ وہ صدر انجمن کا پرجوش استقبال کرین گے لیکن چونکہ جناب صدر انجمن علالت طبع کی وجہ سے تشریف نہ لاسکے اسلیئے ان کو اپنے جوش وخروش کے اظہار کا موقع نہ ملا تاہم انھون نے مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما اور حضرت مولانا سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم ندوہ کا اُن کی تشریف آوری کے وقت اسٹیشن پر استقبال کیا اگرچہ عام طور پر اطلاع نہونے کی وجہ سے مجمع زیادہ نہ تھا تاہم مدراس کے تمام سرآوردہ اصحاب اور اڈیٹران اخبار جن کو اطلاع ہوسکی اسٹیشن پر موجود تھے حضرت مولانا حاجی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری بھی جو پہلے سے مدراس مین قیام فرما تھے اسٹیشن پر تشریف لائے اور آپ نے پھولون کے دو خوبصورت ہار اپنے ہاتھ سے دونون معزز مہمانون کے گلے مین ڈالے اس کے بعد یہ محترم مہمان موٹرون مین قیام گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔

مجلس استقبالی کی مختصر روداد بیان کرنے کے بعد اب ہم اختصار کو مدنظر رکھکر سالانہ اجلاس کے

حالات قلمبند کرتے ہین۔

پہلا اجلاس بمقام پبلیس پارک

۷- اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ روز شنبہ ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک

آج ۱۱ بجے ندوۃ العلما کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا، مقامی اخبارات کا اندازہ ہی کہ اس وقت تین ہزار سامعین پنڈال کے اندر موجود تھے، سب سے پہلے مولوی شاہ حسین سلمان خلف حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے نہایت مؤثر و بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت کی جسکو حاضرین نے ادب و سکون سے سنا بعد ازان آنریبل مسٹر جسٹس عبد الرحیم صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا خطبہ افتتاحیہ اردو زبان مین سنایا جو انگریزی و اردو دونون زبانون مین چھاپ کر اجلاس مین تقسیم کردیا گیا تھا۔

خطبہ افتتاحیہ عالیجناب آنریبل جسٹس عبد الرحیم صاحب صدر جماعت استقبالیہ

حضرات اراکین ندوہ!

مین نہایت فخر و خوشی کے ساتھ منجانب مسلمانان جنوبی ہند آپ بزرگون کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتا ہون۔ یہ مجمع کثیر جو اسوقت آپ دیکھ رہے ہین خود اسکا شاہد ہی کہ یہان آپ کی تشریف آوری کس قدر مبارک اور مہتم بالشان خیال کی جاتی ہی۔

آپ مین سے اکثر اصحاب دور و دراز سفر کی صعوبت برداشت فرما کر یہان تک

تشریف لائے ہین مین آپ کو یقین دلانا چاہتا ہون کہ آپ کی مشہور و معروف مجلس کے خیالات حمیدہ کی پیروی کرنے اور ان سے مستفید ہونے مین اس صوبے کے باشندے دیگر صوبجات کے لوگون سے کسی طرح کم نہین ہین اور مجھے یقین ہی کہ یہان سے واپس تشریف لیجانے کے وقت آپ محسوس کرین گے کہ آپ کی محنت و مشقت ضائع نہین ہوئی ان اللہ لا یضیع عمل عامل منکم مجھے اس صوبے مین آئے ہوئے آٹھ سال سے زائد عرصہ ہوا ہی اور مین اپنی ذاتی واقفیت اور تجربہ سے کہ سکتا ہون کہ اگر باشندگان صوبہ مدراس کی حمیت اسلامی اور خیالات ہمدردی کو تحریک دیجائے تو یہ اپنی بلند حوصلگی اور فراخ دلی کا پورا ثبوت دیسکتے ہین۔ مجھے یقین ہی کہ ان حضرات کو نہ صرف اسلامی تواضع اور لوازم مہمانداری کا پورا پورا احساس ہی بلکہ اُس قدر و منزلت کا بھی کما حقہ خیال ہی جسکے وہ مقتدر مشاہیر علما جو ہمارے یہان چند ایام کے لیے تشریف لائے ہین مستحق ہین۔

برادران اسلام۔ بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ ندوۃ العلما کا اجلاس مدراس مین منعقد ہوا تھا۔ گو کہ آپ کے محترم مہمان نہایت فصیح و بلیغ پیرائے مین خود اپنی تشریف آوری کا مقصد و غایت بیان فرمائین گے۔ لیکن یہ بیجا نہوگا کہ اگر مین اس صوبہ کے جمہور مسلمانون سے ندوۃ العلما کے تعارف کے طور پر کچھ عرض کرون۔

ندوۃ العلما، علماے اسلام کی ایک انجمن کا نام ہی جسکی بنیاد ۱۸۹۴ء مین پڑی اسکے خاص اغراض و مقاصد یہ ہین۔

اول۔ مدارس عربیہ کی تعلیم کی اصلاح اور ترقی۔

دوم۔ رفع نزاع باہمی و خصومات دینی۔

سوم۔ اصلاح معاشرت۔

چہارم - اہل اسلام کی بہبودیِ عام اور تبلیغ اسلام -

سیاسی معاملات مین دخل ندینا اور اُن سے بالکل بے تعلق رہنا ہمیشہ اسکا مسلک رہا ہی - اعلی سرکاری افسرون نے بھی بارہا تسلیم کیا ہی کہ ندوہ کو سیاسی امور سے کوئی تعلق نہین ہی اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہی کہ خود **سر جان ہیوٹ** جیسے حاکم اعلی نے صوبجات متحدہ کی لفٹننٹ گورنری کے دوران مین ندوۃ العلما کی عمارت کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - اسوقت ندوۃ العلما کی عمر ماشاءاللہ قریب ایک ربع صدی کے ہی اور وہ نہایت صداقت سے یہ دعوی کرسکتا ہی کہ اس عرصۂ دراز مین ہندوستان کے سیاسی مطلع پر اُس کا اثر سے کوئی غبار نہین آیا حتی کہ اس ہیبت جنگ کے دوران مین بھی جس نے بنی نوع انسان کی بیخ و بنیاد تک کو ہلادیا ہی یہ انجمن کمال استقلال اور امن و امان کے ساتھ اپنے روحانی فرائض کے انجام دہی مین ہمہ تن مصروف رہی ہی اور نہایت استقامت کے ساتھ فاسد اثرات کی مدافعت کی کوشش کرتی رہی ہی - ملک معظم اور گورنمنٹ کی وفاداری مین اس پر کبھی کسی طرح کا شک و شبہ نہین کیا گیا اور نہ کیا جاسکتا ہی -

ندوۃ العلما کا ایک اہم مقصد یہ ہی کہ مسلمانان ہند مین روحانی قوت کو مضبوط کیا جائے یہ ایک تاریخی واقعہ ہی کہ عرب - ترک، ایرانی اور مغل جیسی متضاد طبائع اور مختلف اقوام جو بعض تو ابھی وحشی ہی تھین اور بعض زوال پذیر تھین دائرۂ اسلام مین داخل ہوتے ہی تہذیب و تمدن کی بانی و رہنما ہوگئین - مگر اب ہم نہایت درد و الم سے دیکھتے ہین کہ **چین سے مراقش** تک اور کوہ قاف سے وسط افریقہ تک تمام مسلمان اقوام ایک عجیب بے حسی و ادبار کی حالت مین گرفتار ہین - علما سے دین پہلی ترقی کی یقیناً یہی وجہ بتائین گے کہ اوائل مین دین اسلام اُن لوگون کی زندگی پر ایسا حاوی ہوگیا تھا کہ آناً فاناً اُن کی کایا پلٹ دی - اسی طرح

جذبۂ اسلام کی کمی نے مسلمانوں کو موجودہ ناگفتہ بہ حالت تک پہونچا دیا۔

مین تسلیم کرتا ہون کہ یہ گمان بالکل درست ہی مگر اس سے مطلب یہ نہین ہی کہ اس زوال اور انحطاط کے اور بھی اسباب نہ تھے لیکن اسوقت ہم کو اُن دوسرے اسباب پر غور کرنے کی ضرورت نہین ہی۔ مین سمجھتا ہون کہ ندوۃ العلما مسلمانون مین اس قدیم قوت منہضمہ یا جذبہ کو دوبارہ زندہ کردینے کا خواہشمند ہی۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ندوہ کا پہلا فرض یہ ہی کہ قوت منہضمہ کی صحیح کیفیت دریافت کرے اور ایسا کرتے وقت اُن سطحی اور عارضی خصوصیات کو سرسری نظرانداز کردینا چاہیے جو گو ملحق ہوکر ضروری ہوگئے ہون مگر اسلام کے اعلیٰ جوہر نہین مانے جا سکتے۔ مین چاہتا ہون کہ آپ تھوڑی دیر کے لیے اس مسئلہ پر نہ صرف مذہبی خیال سے بلکہ فلسفیانہ نظر سے بھی غور فرمائیے تو بلاشبہ آپ اُن ہر دو صورتون سے ایک ہی نتیجہ پر پہونچین گے خدائے رحیم وکریم کی وحدانیت کا اعتقاد اسلام کا اصل اصول ہی۔ اور آپ میرے ساتھ اس امر پر اتفاق کرین گے کہ دو عظیم الشان خدمات جو اسلام نے کین یہ تھین ۔

اول۔ اُس نے عقل انسانی کو اوہام اور باطل پرستی سے بالکل آزاد کردیا اور

دوم۔ اس کے آئین وقوانین نے بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کا عملی سبق سکھایا۔

اسلام نے جو دنیا کی اول الذکر خدمت کی اُسکو زمانۂ حال کی مادی اور عقلی انکشافات نے دنیا کی نظرون سے ایک حد تک اوجھل کردیا ہی۔ لیکن فی الحال ہماری یہ غرض نہین ہی کہ اپنی گُزری ترقیات اور کمالات پر فخر کرین۔ بلکہ اسوقت ہمارا اصل فرض یہ ہی کہ اُسکی پوری اور منصفانہ تحقیقات کرین کہ کیا فی زمانہ خود مسلمان اُن مہلک اثرات کا شکار نہین ہورہے ہین جو ایام جاہلیت کے اوہام پرستی سے مشابہت رکھتے ہین۔

آپ اس بارے مین ضرور میرے ہم خیال ہون گے کہ اسلام عقل پر مبنی ہو لیکن یہ کیا یہ سچ نہین ہو کہ ہم نے مدت دراز سے اس پر عمل کرنا ترک کر دیا ہو اور برخلاف اس کے ارسطو اور اسکے مقلدین کی منطق کو عقل پر ترجیح دیکر اسلام کی اصلیت سے بہت دور جا پڑے ہین۔ اس سے کون انکار کرسکتا ہو کہ عقل انسانی جو خداے تعالی کی بزرگ ترین نعمتون مین سے ہو اور بالطبع ایک لاانتہا ترقی کی قابلیت رکھتی ہو۔ وہ بہ نسبت زمانۂ وسطی کی منطق و بلاغت سے زیادہ کارآمد شی ہو۔ اب وقت آگیا ہو کہ ہم اس حقیقت کو پوری طرح اور نہایت صاف دلی سے تسلیم کرلین کہ عقل کے لیے حدود مقرر کرنا یا ایسے ایک خاص دائرے مین مقید کرنے کی کوشش کرنا اسکے وسعت ونشر کے ملکہ کو نیست و نابود کردینے کی ہم معنی ہو۔ اگر کسی کو صداقت پرستی کا دعوی ہو تو وہ ہرگز اس سے انکار نہین کرسکتا کہ اب سے تین چار صدی قبل مسلمانون مین تحقیق و تدقیق کا مادہ بالکل سلب ہوچکا ہو۔ آج ہماری دماغی حالت یہ ہو کہ گویا ابتک زمانۂ قدیم ہی مین ہین۔ ایسی قوم کی ترقی کی کوئی امید نہین ہوسکتی جو اپنے زمانے کے حقایق امور اور حالات اور کیفیات سے دیدہ ودانستہ ناواقف رہے جو اپنی زندگی کو ایسے اقوال کے مطابق بنانے کی کوشش کرے جو اب سے ایک ہزار سال قبل کسی کے قلم سے نکلے تھے وہ علما اور حکما خواہ وسیع تخیلات رکھتے ہون لیکن بیسوین صدی عیسوی کے حالات زندگی کا اندازہ ہرگز نہین کرسکتے میرے ان الفاظ سے آپ کو کسی قسم کی غلط فہمی نہونی چاہیے۔ حاشا وکلا میرا منشا قدح زنی نہین ہو بلکہ برعکس اسکے تمام علماے سلف کی میرے دل مین نہایت درجہ عظمت ہو۔ اور نہ آپ یہ خیال کیجیے گا کہ مین ان کے اقوال کو کم قدر سمجھتا ہون۔ مگر کیا یہ سچ نہین ہو کہ ہم فی الواقع اپنی حد سے بہت تجاوز کرگئے ہین اور اُن کو ہر امر مین حقیقتہً مبرا از خطا تصور کرتے ہین حالانکہ ہم اسکے مجاز نہین ہین سواے خداے پاک کے اور دینی امور مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور ذات کو مبرا از خطا

سمجھین المجتهد یخطی ویصیب ہمارے دینیات کا اصول ہو پھر اسکی کیا وجہ ہو کہ ہم اپنی روزانہ زندگی مین اپنے ہر فعل و عمل کے لیے نوین یا دسوین صدی کے کسی نہ کسی منصف کے اقوال کو اپنا نصب العین بنا لیتے ہین اور اپنی زندگی بھر اُسی پر عمل پیرا رہتے ہین اور اُسی سے اسناد کرتے ہین؟ اکثر اوقات تو اُن کے ذاتی اور صحیح اقوال دستیاب ہوتے ہین اور نہ ہو سکتے ہین تب ہم یہ وہ اختیار کرتے ہین کہ مکڑی کی طرح عجیب و غریب منطق سے غیر موزون اقوال کے تار و پود کے استدلات کا ایک خاصہ جال اپنے ارد گرد قائم کر لیتے ہین مگر آپ کو خوب علوم ہو کہ ان ا وھن البیوت لبیت العنکبوت تو کیا یہ کچھ تعجب انگیز امر ہو کہ ہم خود کو اتنی صدیون تک منطقی ابحاث و جد و جدل کے بے فیض اور بے سود بلکہ مضر اثرات مین مقید رکھنے کی وجہ سے ہمارے عقل و ادراک کے قوی بالکل تلف ہو گئے ہ یاد رکھیے کہ جب تک خیالات مین آزادروی نہوگی اور جب تک کہ وہ زندگی کے حقائق امور او واقعات سے اپنا تعلق قائم نہ رکھین گے وہ نتیجہ خیز نہین ہو سکتے۔ وقت یہ ہو کہ ہر طرح اسکی کوشش کی جاتی ہو کہ تمام خوبیان زمانۂ ماضی ہی سے منسوب کی جائین حال کو حقیر و ذلیل فرض کیا جائے اور قوم کے مستقبل کو محض غیر ضروری سمجھ کر نظر انداز کر دیا جائے دینیات کو چھوڑ کر ادبیات مین علوم و فنون مین صنعت و حرفت مین طرز معاشرت مین یہانتک کہ لباس اور شکل و شباہت کی تفصیل مین جدت طرازی کرنا اور اسی طرح گویا اس بات سے انکار کرنا کہ ہر چیز کی تکمیل کا طریقہ اب سے ہزار برس پہلے بتا یا گیا ہو بعض لوگون کے نزدیک بدعت اور امر مذموم سمجھا جاتا ہو جب کسی قوم کی دماغی حالت اس طرح ہر تغیر کے خلاف ہو جائے تو سوائے انجماد اور تدریجی انحطاط و زوال کے اُس قوم سے اور کچھ امید رکھنا سخت غلطی ہو وہی بزرگان جنکی پیروی کا ہم دعویٰ کرتے ہین ہمیشہ اس بات کے لیے آمادہ و مستعد تھے کہ اگر وہ کسی سے کچھ بھی اخذ کر سکتے ہین تو اسے ہاتھ سے نہ جانے دین۔ خواہ وہ استاد کسی قوم و ملت و ملک کا ہو اس بارے مین وہ یونانی

رومی۔ زرتشتی اورچینی مین کوئی فرق وامتیاز نہین کرتے تھے۔اس کا یہ نتیجہ ہوا کو وہ خود جلد ہی تمام دنیا کے استاد ہو گئے اب کیا وقت نہین ہی کہ ہم زمانے سے اس علیحدگی اورکنارہ کشی کو جسمین قوم آجکل گرفتار ہی اورجس سے یہ خطرناک اورمضر نتائج پیدا ہورہے ہین اپنے سے دور کرنے کی کوشش کرین اور آوازہ لاتسبوا الدھر فانی انا اللہ ھر پر عمل کرین اورپھر دوبارہ اُسی قوت اخذ اور مادۂ تحصیل کو اپنے مین پیدا کرلین جو اسلام کی اعلی ترقی کے زمانے کے خصائص اولین تھے۔ارباب فہم اور اصحاب غور وخوص جس نتیجے پر پہونچے ہین وہ یہ ہی کہ ہم نے اسلام کی آزادخیالی اوروسیع نظری کے جوہر بے بہا کو ضائع کردیا ہی۔ اوراب جو مسئلہ آپ کے سامنے پیش ہی وہ یہ ہی کہ قوم کے لیے اُسے دوبارہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہی۔ آزادخیالی اوروسیع نظری اسلام کا ایک ایسا جزو ہی کہ جو اُس سے کسی طرح علیحدہ نہین کہا جاسکتا اورجسکے بغیر ہم امید نہین کرسکتے کہ اسلام سے قوم کی حالت کی درستی مین بہت کچھ مدد ملے گی۔ اورنہ ہم یہ دعوی کرسکتے ہین کہ اسلام کی قوت ماسکہ آجکل پورے طورپر اپنا اثر کررہی ہی۔ ہمارے مذہب کے دشمن بھی اس بات سے انکار نہین کرتے کہ اسکی تعلیمات کا میلان زیادہ تر اس پر ہی کہ اسکے پیروان مین ارتباط واتحاد کو ترقی دیجائے لیکن ہمین یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام کا اعلان اوراسکی تبلیغ پہلے پہل اہل عرب مین ہوئی تھی اوروہ ایک ایسی قوم تھی کہ جس قوم کے خصائل مین خصومات قبائل کے علاوہ غایت درجہ کی شخصیت ونفسانیت کا مادہ کہ جو طبعًا ہرقسم کی معاشرتی ترقی کا نقیض ہی نہایت محکم طورپر جاگزین تھا۔ ہرشخص جس نے تاریخ عالم کا مطالعہ کیا ہی اسلام کی اُس شان دار کامیابی کا اعتراف کریگا جو اُسنے اہل عرب کی اُن ناقص متواتر خصایص کو کئی صدیون تک مغلوب رکھنے سے حاصل کی تھی بلکہ یہ اسلام کا ایک الٰہی معجزہ ہی اسکے علاوہ ایشیا اور افریقہ کی اوراقوام کا کہ جو سطوت اسلام کے ماتحت آگئی تھین قریب قریب ایسا ہی حال ہوا لیکن طاقت جسمانی کی طرح روحانی اوراخلاقی قوی کو بھی متواتر امداد اور تقویت کی ضرورت ہی ورنہ وہ ایک ایک دن بالکل

نیست ہو جاتے ہین۔

اب پھر وہی اصلی شکستگی کے آثار مسلمانون مین شد و مد کے ساتھ اپنا رنگ جما رہے ہین پس ایک اور ضروری کام جو آپ کی پوری توجہ کا محتاج ہے یہ ہے کہ آپ مسلمانون کی اس حالت سقیم کے لیے کوئی مناسب علاج تجویز کرین میری رائے مین فقط اُس کی بُرائیان بیان کرنا کافی نہین ہے بلکہ آپ کا تجربہ اور معلومات اس بات کے شاید ہون گے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت مین جبکہ یہان ایک قومی اور باقاعدہ حکومت کا دور دورہ ہے لوگون مین معاشرت و عصبیت کے خیالات کو رواج دینا ہی اُن کے افعال و اعمال کو متحد اور یکسو کر دینے کا سب سے عمدہ طریقہ ہے۔

اب مین اُن چند خاص خاص امور کا بیان کرون گا کہ جن کے انصرام مین آپ کو اپنی طاقت و ہمت صرف کرنی ہو گی۔ ندوۃ العلما کے گزشتہ اجلاس مین اُسکے ایک مقتدر رکن نے علما کی تعداد مین جو سرعت کے ساتھ تنزل ہو رہا ہے اس کا نہایت دردناک خاکہ کھینچا تھا۔ ان کا بیان حقیقت پر مبنی تھا۔ اور ہمارے لیے یہ امر باعث فکر و تشویش ہے۔ پہلے ہم کو اصل حالت کا اندازہ کرنا چاہیے۔ گزشتہ زمانے مین علما کے خاص فرائض محکمۂ قضا اور دینیات سے متعلق تھے۔ لیکن ہمین اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب ان کو معاملات سے بالکل سروکار نہین۔ اور آجکل حکومت کسی خاص مذہب سے علاقہ نہین رکھتی علیٰ ہذا القیاس آپ یہ بھی امید نہین کر سکتے کہ لوگ ایسے قانونی امور مین آپ سے مشورہ طلب کرین گے جو عدالتون کے احاطۂ اختیار مین ہین۔ ہماری فقہ اب صرف چند ہی شعبون مین نافذ ہے۔ مثلاً نکاح۔ طلاق۔ ترکہ۔ ہبہ۔ وقف اور وصیت اور اس قسم کے مقدمات مین بھی نظائر اس کثرت سے جمع ہو گئے ہین کہ کسی طرح یہ توقع نہین ہو سکتی کہ کوئی قانونی مشورے کا متلاشی اُن لوگون کے پاس جائے گا کہ جنھون نے اینگلو انڈین قانون کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ اب علما کا دائرۂ عمل صرف امور دینی تک محدود ہے البتہ عبادات کے متعلق اگر کوئی مسئلہ

پیدا ہوگا تو اسمین لوگ ضرور آپ حضرات سے فتویٰ طلب کرین گے لیکن ایسے مواقع جن مین کسی کو خالص دینی مسائل مین فتوی طلب کرنے کی ضرورت ہو شاذ و نادر ہی رہ گئے ہین میرا تو خیال یہ ہو کہ آپ کو اپنے قیمتی وقت کا بہت کم حصہ دینی مسائل کے جزئیات کے حل کرنے مین صرف کرنے کی ضرورت ہوگی۔ مگر حاشا اللہ میرا اس قول سے یہ مطلب نہین ہو کہ اب ہمین علوم دین و روایات کی حفاظت کے لیے علما کی ضرورت باقی نہین ہی بلکہ جیسا کہ مین نے ابھی اپنا خیال ظاہر کیا ہو حق یہ ہو کہ قوم کو ہمیشہ علما کی ایک زبردست جماعت کی ضرورت رہیگی اور مین وثوق کے ساتھ کہسکتا ہون کہ اگر ہمارے یہان ہر زمانے مین اعلی قابلیت اور خصائص حمیدہ رکھنے والے علما نہ رہے تو من حیث القوم ہم کو سخت نقصان پہونچے گا لیکن جیسا کہ آپ خود بآسانی سمجھ سکتے ہین اب وہ وقت آگیا ہو کہ ہمارے علماے دین کی بہترین لیاقت اور سعی بجاے اسکے کہ محض پیچیدہ اور دقیق مسائل حل کرنے مین صرف ہو اس سے زیادہ وسیع اور مفید امور مین کام آئے اگر وہ چاہتے ہین کہ وہ قوم کی نگاہ مین اس مرتبہ اور دبدبہ کو دوبارہ حاصل کرلین جسے وہ کھو چکے ہین تو انھین چاہیے کہ قوم کی معاشرتی حالات کی درستی اور اصلاح مین اور بھی زیادہ کوشش کرین مجھے معاف کیجیے گا اگر مین اس ضمن مین یہ عرض کرون کہ جو حضرات اس پیشہ کو اختیار کرنا چاہتے ہین انھین یہ امید نہین رکھنی چاہیے کہ اور لوگ اپنی حاجتین اُن کے پاس لائین بلکہ اُن کا فرض ہو کہ وہ خود اُن کے پاس جائین اور اُن کی ضروریات کی تفتیش کرین۔ جو لوگ قومی رہنما بننے کی متمنی رہتے ہین اُن سے اکثر یہ شکایت سُنی جاتی ہو کہ لوگ اُن کی اصلی قدر و منزلت کا اندازہ کرنے سے قاصر رہتے ہین لیکن اگر اس پر محض سرسری نگاہ سے بھی غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہو کہ خود یہ امر کہ ایک شخص اپنی قوم کا راہبر بننے کی تمنا رکھتا ہو۔ مگر وہ اس کی پیروی نہین کرتی اس بات کا کافی ثبوت ہو کہ یا تو اُس شخص مین وہ اوصاف نہین ہین جو ایک رہبر قوم مین ہونا ضروری ہین

اور یا اس مین اتنی قابلیت نہین ہو کہ اپنے خیالات قوم کو سمجھا سکے یا اُن کی حاجتون و ضرورتون کا اندازہ کر سکے گو کہ مسلمانان ہند مین بہت سی کمزوریان ہین۔ مگر وہ اسلام کے نام کے اب بھی دلدادہ ہین۔ اور اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اگر علماے اسلام متفقہ طور پر باقاعدہ اپنے تمام مساعی کو اصلاح معاشرت کے اہم کام مین صرف کرین تو قوم فوراً انھین اپنا پیشوا اور رہنما تسلیم کر لیگی۔

ندوۃ العلما نے دار العلوم قائم کر کے ایک قابل تحسین کام کیا ہو اور سکی رودادون سے معلوم ہوتا ہو کہ اسکی بنا اور قیام صحیح طرز پر ہو۔ اور ہندوستان کے تمام حصون کے مسلمانون سے نہایت فیاضانہ امداد کا مستحق ہو۔ مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ دار العلوم تسلیم کرتا ہو کہ عربی زبان کے قواعد کے پیچیدہ اور دقیق مسائل کے ضبط کرنے مین تمام عمر صرف کرنا اور یہ بھول جانا کہ یہ ایک زندہ زبان ہو اور دنیا کی ایک بڑی آبادی مین مستعمل ہو۔ انسانی عقل و طاقت کی ایک افسوسناک تضییع ہو اور میری یہ رائے ہو کہ منطق اور علم بلاغت کا مطالعہ صرف اس حد تک محدود رکھا جائے کہ جس سے فقہ اور اصول کی کتب کے جملے اور اصطلاحات کے سمجھنے مین مدد مل سکے ان کو اس سے زیادہ اہمیت دینا بیکار ہو۔ یہ دونون علوم اہل عرب نے اہل یونان اور ارسطو کے عیسائی مقلدین سے اسلیئے اخذ کیئے تھے کہ علماے اسلام اُنھین کے حربہ سے مذہبی مباحثات مین کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر سکین لیکن اس قسم کے طول طویل مناظرات دنیا کی نگاہ مین عرصہ سے بے قدر و قیمت ہو چکے ہین۔ بیسوین صدی کے لوگون کو صرف وہی دلائل پسند آتے ہین جو عقل عامہ اور حقیقت پر مبنی ہون۔

آپ کو یہ نہین سمجھنا چاہیے کہ لکھنؤ کا ایک دار العلوم تمامی ہندوستان کی ضروریات کو پورا کریگا۔ آپ کو نہ صرف اس صوبہ مین بلکہ دیگر صوبجات مین بھی ایسے باقاعدہ مدارس کی ضرورت ہو کہ جو اُن لوگون کو تعلیم دے سکین جو اپنے آپ کو مذہب و قوم کی خدمت کے لیے وقف کرنا چاہتے ہین

مین نے دانستہ ان دونون کا ذکر سنا تھا ہی کیا ہے۔ کیونکہ مین خدمت ملت و خدمت دین کو جدا گانہ نہین تصور کر سکتا۔ ہمین اس بات کو بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ اب وقت نہین رہا کہ ہندوستان مین طلبہ کی ایک بڑی تعداد عربی مدارس کی طرف راغب ہوگی۔ بلکہ اگر ہم اس خیال پر عمل کرین تو گویا ہم اپنے مساعی کو ضائع کرین گے۔ مین تو آپ کو یہی مشورہ دونگا کہ آپ اپنی کوششون کو چند خاص مہمات پر مصروف رکھین۔

ہمین ہر صوبہ مین کم از کم ایک ایسا مدرسہ چاہیے جہان دینیات اور تاریخ اسلام کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دی جاسکے۔ اور ان مختلف علوم و فنون کے متعلق تحقیقات کی جاسکے جن کو عرب۔ اندلس۔ اور افریقہ مین اہل عرب نے اور اہل ایران و مغل نے ایران ہندوستان اور دیگر ممالک مین مشہور و معروف ترقی دی۔ ان ذرائع سے آپ علم کے اُن بیش بہا خزانون کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہین جو آجکل عربی کے قدیم قلمی نسخون مین مخزون ہین اور جو تلاش کرنے سے ایشیا یورپ اور افریقہ کے کتب خانون مین مل سکتے ہین۔ علامہ شبلی مرحوم نے ایک نہایت عمدہ مثال قائم کی ہے اور اس صیغہ مین قابل قدر کام کیا ہے۔ اس قسم کا مدرسہ جیسا کہ مین تجویز کر رہا ہون اُن لائق فائق داعیان اسلام کو پیدا کرنے مین مفید ہو سکتا ہے کہ جو اُن قومی مسائل کو حل کرنے مین ہم کو مدد دے سکتے ہین جن کا مین نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی امید ہے کہ اُن مدارس مین دینیات الٰہیات کے ایسے علما ہون گے جو ان مضامین اور علم اصول پر لکچر دیا کرین گے۔ ان سے فن قانون کے گرایجوئیٹون کو بھی قانون اسلامی کے علم کی تکمیل مین مدد ملے گی۔ مین یہ بھی امید کرتا ہون کہ ان مین سے بعض اساتذہ قانون اسلام کے مسائل پر عدالتون کے فیصلہ جات سے ضرور واقف و ماہر ہون گے ان مدارس یا دار العلوم کا ایک ضروری کام یہ ہوگا کہ ادبیات عربی و فارسی کی جدید اور بیش قیمت کتابون کا اردو زبان مین اضافہ کرے۔ ان مدارس کو ایسے علما پیدا کرنے چاہیین جو مقبول عام کتب کے ذریعے سے تمام

ملک مین مفید معلومات کی اشاعت کر سکین ہر شخص جو ہندوستان کی تعلیم سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے محسوس کرتا ہے کہ زبان اردو مین اس نوع کے تعلیمی رسائل کس قدر کم ہین۔ مزید بران ان مدارس کے ایک خاص شعبہ کا کام یہ ہوگا کہ وہ لایق واعظین پیدا کرے۔ ہمین پرجوش اور سرگرم داعیان اسلام کی سخت ضرورت ہے۔ ہندوستان کی مسلم اور غیر مسلم آبادی کا ایک بڑا حصہ ایسے واعظون کے وعظ سے بہت کچھ روحانی فائدہ حاصل کریگا۔ علما کے اس جلسے کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کی آبادی کا ایک بڑا حصہ نہایت پستی کی حالت مین ہے اور "نیچ ذات" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ گو کہ وہ تمام ملک مین پھیلے ہوئے ہین لیکن اس صوبہ مین اُن کی تعداد کثرت سے ہے۔ اُن مین عیسائی مشنری نہایت مفید کام کر رہی ہے مفید اس لحاظ سے نہین کہ اُنکے مذہب کی توسیع ہوتی ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے کہ ان غریبون کی تعلیمی و تمدنی ترقی ہو جاتی ہے۔ تعلیم یافتہ ہندوؤن نے بھی ان طبقون کی اصلاح حال کے لیے متعدد انجمنین قائم کی ہین۔ ہماری قوم اور بالخصوص علما پر یہ الزام عائد ہو سکتا ہے کہ انھون نے رفاہ انسانی کے اس وسیع کام مین حصہ نہین لیا۔

ہمارے اس صوبہ مین کئی مدارس اور کثیر التعداد مکاتب ہین۔ زیادہ تر مکاتب مالابار مین واقع ہین۔ سررشتہ تعلیم مدراس کے ڈائرکٹر کی رپورٹ کے مطابق اس صوبہ کی خاص اسلامی مدارس کی تعداد سنہ ۱۶-۱۹۱۵ع مین ۲۷۱۹ تھی۔ اور سال گزشتہ مین ۱۴۱۹۱۱ طالب علم اُن مین تعلیم پا رہے تھے علاوہ اس کے لڑکیون کے لیے عام ابتدائی مدارس کی تعداد ۱۶۷ تھی جن مین ۱۹۱۰۲ لڑکیان تعلیم پاتی تھین۔ ۳۶۲۳۷ لڑکے عربی فارسی کی اعلی تعلیم حاصل کر رہے تھے ۱۷۴۳۳ لڑکے اور ۵۳۴۴۴ لڑکیان خانگی ابتدائی مدارس مین قرآن شریف پڑھتی تھین۔ جہانتک ہمین معلوم ہوا ہے اس موخر الذکر نوع کے مدارس کی تعداد ڈائرکٹر کی بتائی ہوئی تعداد سے بہت کچھ زیادہ ہے۔ مین نے سنا ہے کہ صرف مالابار مین اس قسم کے ابتدائی مدارس چار ہزار سے کم نہین ہین۔ وہان کے مسلمان باشندے ماپلا کہلاتے ہین

بہ حیثیت ایک جماعت کے وہ نہایت پختہ مسلمان ہین یہان تک کہ یہ گمان کیا جاتا ہو کہ گاہ بگاہ اُنکا مذہبی جوش اپنی حد سے تجاوز کر جاتا ہو۔ وہ قوت عملی اور ہمت وجرأت کے اوصاف سے موصوف ہین۔ میرا خیال ہو کہ اگر ان کی صحیح تربیت کی جائے تو وہ قوم کی طاقت اور رعب وداب بڑھانے مین بہت کارآمد ثابت ہون گے۔ اُن کے مذہبی علما تانگل کہلاتے ہین۔ اگر ہمارے روشن خیال علما ان سے روابط قائم کرلین تو یہ نہایت مناسب اور مفید ہوگا۔ ویلور کا مدرسہ باقیات الصالحات اس صوبہ کے بہترین مدارس عربیہ مین سے ہو۔ اور جن جن کے نام مجھے معلوم ہوئے ہین مدرسہ لطیفیہ ویلور مدرسہ محمدیہ رائی پیٹھ مدراس۔ مدرسہ معدن العلوم وانیم باڑی اور مدرسہ عربیہ تناولی ہین۔ یہ ان مدارس کے منتظمین کا کام ہو کہ وہ اس پر غور کرین کہ اُن کے درجے اور اہمیت بڑھانے کے عمدہ ترین ذرائع کیا ہین میرا خیال ہو کہ اگر تمام امور کو صحیح صحیح طور پر گورنمنٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا تو گورنمنٹ بھی ان عربی مدارس کی بہت کچھ مدد کرے گی۔ لیکن یہ بتانا آپ کا کام ہو کہ ایسے عطیات کے لیے جو شرائط مقرر ہین وہ کیسے پورے کیے جا سکتے ہین۔ باقی رہے مکتب اُن کے متعلق بھی آپ کو غور کرنا چاہیے کہ ہمارے لیے ان کا سرکاری ابتدائی مدارس سے علحدہ رکھنا کہان تک مناسب ہو۔ اور کیا یہ اچھا نہو گا کہ بشرط امکان اُن کو سرکاری قواعد اور ضروریات کے ماتحت کر دیا جائے۔

مین نے آپ کے سامنے اُن ضروری مسائل کا ایک مختصر سا خاکہ کھینچ دیا ہو کہ جن پر ندوۃ العلما کے اس اجلاس کے دوران مین آپ کی توجہ صرف ہونی چاہیے مگر اُن کے متعلق مناسب تجاویز کرنا آپ کا کام ہو مسلسل اور باضابطہ کام اور سرمایہ ہماری اہم ضروریات مین سے ہو۔ لکھنو کے دارالعلوم کو اس طرز کے مدرسہ کلیہ کے درجے تک ترقی دینا چاہیے کہ جس کا مین نے ذکر کیا ہو اور پھر اُسی صنف کا ایک مدرسہ آپ کو مدراس مین بھی قائم کرنا چاہیے۔ علاوہ اس کے جو مکاتب موجود ہین اُن کو اچھے اصول پر چلانا اور اُن کی تعداد مین اضافہ کرنا چاہیے۔ مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لیے اس صوبہ مین

ایک فنڈ قایم کیا جائے جسکو "اشاعت اسلام فنڈ" یا کسی اور مناسب نام سے موسوم کیا جائے۔ اس جلسے کے سرکردہ مہتممون نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ اس موقع پر ایک ایسے کام کی بنا ڈالین گے جو مستقل اور پایدار رہوگا۔ یہ اُس وقت سے قبل کا ذکر ہی کہ جب مجھے کمیٹی کی صدرات سے ممتاز کیا گیا ہی۔ مین نے اس صوبہ کے مسلمانون کو ایفائے وعدہ مین کبھی سست نہین پایا۔ اور مجھے یقین ہی کہ وہ ایک ایسے معاملے مین جو اُن کو دل سے عزیز ہی ہماری امیدون کو نہایت فراخ دلی سے پورا کرین گے۔

حضرات! مین نے آپ کا بہت سا وقت صرف کیا۔ اور مین نے ایسے امور پر بحث کی ہی کہ جو شاید ایک استقبالیہ کمیٹی کے صدر کے فرائض مین شامل نہین ہین۔ اس کی ایک وجہ تو دوستون کا یہ اصرار تھا کہ مین اُن بعض امور پر جو اس اجلاس مین پیش ہونے والے ہین اپنی راے بھی ظاہر کرون اور دوسرا سبب یہ تھا کہ مجھے خود بھی ان امور مین دلچسپی ہی جو قوم کے معاملات مین نہایت اہم ہین۔ مین دوبارہ مسلمانان مدراس کی جانب سے اُن ممتاز حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون جو اس اجلاس مین شریک ہونے کے لیے دور دراز مقامات سے تشریف لائے ہین اور ہماری تمنا ہی کہ وہ دوران قیام مین آرام و آسایش سے رہ کر اس صوبہ کے متعلق ایسے خیالات لیجائین جو یہان کی خوشگوار یادگار ہوسکین۔ آخر مین میری دعا ہی کہ آپ کی سعی مشکور ہو اور خدا کی برکتین ہماری اُن کاروائیون کے شامل حال ہین جو اب شروع ہونے والی ہین **شعر**

بخت خواب آلود ما بیداری خواہد شد مگر　　زانکہ زد بر دیدہ آب از روی رخشان شما

آنریبل جسٹس عبدالرحیم کے خطبہ افتتاحیہ کے بعد جناب مولانا **عبدالسبحان** صاحب صدارت کی تحریک پیش کرنے کے لیے اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ ایک ایسے جلسہ مین جسمین ہندوستان کے مشاہیر علما و مشائخ شریک ہین کسی تحریک کے لیے آپ لوگون کے سامنے میرا آنا مناسب نہ تھا لیکن بمصداق الامر فوق الادب مجبوراً آنا پڑا۔ مین اسوقت آپ کے سامنے جو تحریک پیش کرنے کے لیے

آیا ہون اس مین ایک پہلو رنج کا ہی اور ایک خوشی کا رنج اس کا کہ اس مجلس کے صدر درحقیقت مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی تھے لیکن ہماری بدقسمتی سے جناب ممدوح علیل ہوگئے اور شرکت سے عذر فرمایا۔ اور خوشی کا سبب یہ ہی کہ جب یہ مسئلہ سبجکٹ کمیٹی مین پیش ہوا تو ایک ایسے بزرگ کا نام تجویز کیا گیا جن کا نام زبان سے لینا میرے رتبہ و منزلت سے باہر ہی لیکن چونکہ مین اس مسئلہ کی تحریک کے لیے کھڑا ہوا ہون اسلیے مجبوراً نام لیتا ہون یعنی وہ محترم بزرگ جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری ہین، آپ حضرات سے جناب ممدوح کا تعارف کرانے کی حاجت نہین۔ ہمارے اکثر برادران مرید آپ کے مرید ہین اور عام طور پر لوگ حضرت سے واقف ہین، اسلیے مین امید کرتا ہون کہ جناب ممدوح کی صدارت اجلاس ندوۃ العلما کے لیے خصوصیت سے مفید و مبارک ہوگی۔

اس کے بعد جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج (بمبئی) نے اسکی تائید فرمائی اور باتفاق حاضرین جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب صدر قرار پائے، اور جناب ممدوح نے حسب ذیل خطبہ صدارت پڑھ کر سنایا۔

خطبۂ صدارت

جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب

قادری چشتی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

(صدر انجمن)

اللھم صلے علی محمد و آل محمد و بارک وسلم

حضرات! یہ میرا پانچوان دفعہ ہی کہ مین صدارت اجلاس ندوۃ العلما کی کرسی پر بیٹھا ہون

دو سال تو لگاتار لوگون نے مجھے صدر بنایا۔لکھنؤ مین مین ہی صدر نشین تھا پونا مین مین نے ہی صدارت کی اور اس کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پایا کہ پھر آج بھی مجھے مجبور کیا گیا۔

صاحبو! ہر چند مین اس سے بہت بھاگتا ہون اور ہر سال معذرت کرتا ہون کہ میرے قویٰ کمزور ہو گئے ہین اب پہلے جیسا دل و دماغ نہین پیری اور ناتوانی نے بالکل نحیف و لاغر کر دیا۔ مگر جانے ندوۃ العلما کو مجھ سے کیسا لگاؤ ہے اور اُس کے کیسے پُر زور جذبات ہین کہ کشان کشان مجھے کھینچ لاتے ہین اور اس بار گران کا مجھے بدقت متحمل ہونا پڑتا ہے۔اس سال مین بہت خوش تھا کہ مجھے صدارت جیسے عظیم الشان بار گران سے سبکدوشی حاصل ہو گئی ہے کیونکہ اس جلسہ کے صدر میرے عزیز دوست مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور مقرر ہو چکے تھے جو ایک دولتمند اہل علم ہین اور ہمیشہ علمی خدمت کرتے رہے ہین۔مگر نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہون کہ وہ اپنی کمزور کرنے والی علالت کے باعث جلسہ کی شرکت نہ کر سکے اور پھر مجھے قوم کی دی ہوئی اُس عزت کو قبول کرنا پڑا جسکا مین حقیقۃً قابل نہین اور اپنی پیری کی وجہ سے ہمیشہ جس سے بھاگتا رہا اس سال بھی جب ایک بڑی جماعت نے مجھے صدر ہونے کے لیے کہا تو مین نے اس کے لیے سخت معذرت پیش کی تھی۔مگر کسی کو کیا معلوم کہ اللہ کو کیا منظور ہوتا ہے آخر وہی ہوا جو ہونے والا تھا

رضینا بقضاء اللہ وھو انعم المولیٰ ونعم النصیر

حضرات! ندوۃ العلما کا یہ سالانہ جلسہ یہان دوبارہ ہے۔بارہ برس کے بعد اس ندوۃ العلما کو پھر یہان کشان کشان آنا پڑا بجز اپنے مرکز (لکھنؤ) کے کسی شہر مین اس مجلس کو دوبارہ رونق افروزی کی نوبت نہین آئی آخر یہ کیون؟ اس کے لیے تھوڑی تفصیل درکار ہے۔

حضرات! اسلامی بارھوین صدی سے تیرھوین صدی تک یہ شہر (مدراس) مشرقی علوم کا مرکز رہا ہے ملا محمد باقر آگاہ نایتی فاضل محقق و علامہ ہُوا سی کرناٹک کے باشندے اسی شہر مین

جلوہ افروز تھے ان کی تالیف و تصنیف انھین کے زمانے مین شہرہ آفاق ہوئی اور ان کے حلقہ درس مین دور دراز سے لوگ یہان آیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا سید عبد القادر فخری فخر المحققین اسی شہر کے عزلت نشین تھے۔

حضرت ملک العلما مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی یہان آکر مقیم ہوئے اور انھون نے اس بحر جنوبی کے کنارے علم کا دریا بہا دیا۔

پھر فاضل محقق قاضی ارتضا علی خان گوپاموی کی جلوہ افروزی نے اس شہر کو اور بھی زینت بخشی۔

مولوی محمد سلم صاحب عالم متبحر اسی سرزمین کے علمی باغ کے گل سرسبد تھے۔

مفتی بدر الدولہ کا خاندان اپنی فقاہت و تبحر فن و حدیث و وسعت نظر مین یکتائے روزگار تھا اور ہنوز اس مقدس دودمان کے علمی آثار کچھ نہ کچھ موجود ہین۔

اور وہ مقدس خاندان جو اس جنوبی ہند مین روشن چراغ تھا جس کی روشنی دور دراز ملکون تک پہونچتی تھی وہ اس علاقہ مدراس کے شہر ویلور کا لطیفیہ قطبیہ خاندان ہے۔

اس مقدس دودمان کے بہترین اور روشن یادگار ہمارے شمس العلما شاہ عبد اللطیف صاحب سجادہ نشین زینت بخش مجلس ہین۔

حضرات! میرا خیال ہے کہ لکھنؤ اور دہلی کے بعد پچھلے دور مین علمی جواہرات کی بارش خاصکر اسی شہر مدراس مین ہوئی اب آپ ہی حضرات انصاف فرمائین کہ جب اس قدر روحانی جذبات اور علمی کشش ہون تو پھر ندوۃ العلما دوبارہ کیونکر یہان نہین آتا بالخصوص ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ بحر العلوم تو لکھنوی ہین اور ندوہ کا ہیڈ کوارٹر بھی لکھنؤ ہے۔ پھر ان کے علمی جذبات کیونکر ہمین یہان نہ بلاتے اور وہ اہل مدراس سے ندوہ کی کیونکر سفارش نہ کرتے پس گویا وہ فرماتے ہین

۱؎ افسوس ہے کہ آپ جلسہ مین شریک نہو سکے۔

ھو الست مأکر دتہ یتضوع

حضرات! مدراس انگریزی ابتدائی شہر ہے اور انگریز علم دوست و علم پرور ہین پس اس شہر کی بنیاد کے ساتھ اس کا نام ہی مدراس مشہور ہوا عربی لٹریچر کے قاعدے سے اس کا مادہ درس ہے پس پڑھنے پڑھانے کا ہمیشہ یہان چرچا ہونا چاہیے، پھر نہ وہ بار بار یہان کیونکر نہ آئے کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر

لب شیرین کی چاٹ پر اُن کے ۔۔۔ آشنا بار بار آستے ہین

تصویر کا دوسرا رخ

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے مدراس کی اگلی ترقی اور مرکز علمی کو یاد دلایا مگر یہ بتاسیئے کہ موجودہ رفتار کیسی ہے، اور یہان کے مسلمانون کی دینی دنیوی تعلیم کی کیا حالت ہے؟

اس کا جواب مین نہایت ہی دردناک لہجہ مین دیتا ہون کہ موجودہ زمانے مین دینی و دنیوی تعلیم یہان کی نہایت ہی افسوسناک ہے دینی تعلیم کے متعلق یون انقلاب ہوا کہ جو بزرگان کامل و مکمل تھے جب وہ گور مین تشریف لے گئے تو اپنا فضل و کمال بھی اپنے ساتھ لیتے گئے اور کوئی ان کا ایسا بہتر جانشین ہوا جو زمانے کے رخ کو دیکھ کر چلتا الا ماشاء اللہ

اگلے علما علمی میدان مین تنگ خیال نہ تھے جس فن کی جیسی ضرورت ہوتی نصاب تعلیم مین داخل کرتے مولانا عبد العلی بحر العلوم ہی کو دیکھیے کہ کرناٹک کے قدیم عربی درس پر فلسفہ و معقولات کا کس قدر آپ نے اضافہ کیا۔

اسی طرح ہر عالم متبحر مروجہ و مفیدہ علوم کو رواج دیتا رہا مگر رفتہ رفتہ تنگ نظری و بیجا تعصب نے ایک ایسے حد پر لا کر ان کو کھڑا کر دیا کہ اس سے انھون نے ایک قدم بھی آگے بڑھنا چاہا پس جس

علم و فن کی وہ سو برس قبل ضرورت تھی اب ترقی علوم کے زمانے مین بھی اسکو وہ کافی سمجھنے لگے بریانی، مزعفر کے ہضم کرنے کے لیے وہ سرکہ و آب شورہ کو کافی سمجھتے تھے اور واقعی وہ اس کے لیے کافی تھا مگر اب جب بیف و مٹن کا زمانہ آیا تو اس کے ہضم کے لیے سوڈا آئس اور سلفورک ایسڈ سے کام لینا چاہیے تھا مگر وہ رفتار قدیم کی طرح عرق نعناع پر ڈٹے رہے آپ سمجھ سکتے ہین کہ وہ کہان تک کام دے گا ہمارے گزشتہ علوم گزشتہ زمانے مین اتنے مفید تھے کہ غیر اقوام بھی اس کی قدردانی پر مجبور تھین پس اسی علم کے ذریعہ سے ہم ابتدائے انگریزی زمانے مین سررشتہ دار و پیشکار قاضی و مفتی و منصف و صدراعلی و صدر الصدور ہوتے تھے مگر اب علم نے ایک دوسرا ہی لباس بدلا اور زمین و آسمان کا رنگ ہی دوسرا ہو گیا اگر ہم یہ سمجھتے ہین کہ صدرا اور شمس بازغہ و شرح مقاصد و امور عامہ اب بھی ہم کو ان خاص معزز عہدون کی مستحق کر سکتی ہین ع

این خیال است و محال است و جنون

اس مدراس کے قاضی القضاۃ ایک زمانے مین قاضی ارتضا علی خان تھے اب اس جگہ پر اپنی زور آور تقدیر سے اگر کوئی مسلمان ہو بھی تو مسٹر جسٹس عبد الرحیم ہو سکتے ہین نہ کہ میرے دوست مولوی محی الدین صاحب چیدہ۔

اے کاش اس قدیم عہد حکومت مین اگر انگریزی زبان دانی کو بھی سکنڈ لینگویج کی طرح سے اپنے مدرسون مین ہم داخل کیے ہوتے اور مغربی جدید علوم کو مشرقی ٹکسال مین ڈھال لیتے تو یہ روز سیاہ نہ دیکھنا پڑتا اور اپنے اعزاز قومی کو نہ کھوتے۔

حضرات! اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

تلک الایام نداولها بین الناس۔

پس ایک زمانے مین فضل ادب تہذیب و حانیت مذہب و رسالت سب کا آفتاب مشرق ہی سے

طلوع ہوتا تھا۔ اور ہمارے علم و فضل و ہنر کے استفادہ پر اہل مغرب مجبور تھے مگر زمانے نے دوسرا پلٹا کھایا یعنی علوم و فنون حکمت و سائنس کا آفتاب مغرب سے طلوع ہو کر ظل گستری کرنے لگا تو کیا وجہ ہے کہ ہم اہل مشرق اس سے مستفید نہون اور اپنے تعصب کی ہٹ دھرمی پر اڑے رہین بالخصوص ہم مسلمانون کو تو یہ ارشاد ہوا کہ

وللہ المشرق والمغرب

پس نعمت مغربی و مشرقی سب خدا ہی کی ہے کیا مغرب مین ہمارے خدا کی قدرت نہین ہے کیا وہان کوئی دوسرا خدا ہے ہرگز نہین ہرگز نہین بلکہ:-

رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا

پس علوم قدیمہ ہون یا جدیدہ، فلسفہ قدیم ہو یا جدید اپنے اپنے موقع پر سب خدا ہی کی نعمت ہے اس سے ضرور فائدہ اُٹھاؤ اور ان علوم کے ذریعہ سے علام الغیوم کو پہچانو اور حکمتون سے حکیم مطلق کو جانو

من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

ہمارے اگلے علما امام غزالی و امام رازی وغیرہ ہمانے فلسفہ قدیم سے واقف ہو کر کتنا فائدہ اُٹھایا اور شریعت کو کیا کچھ مستحکم کیا اصول فلسفہ سے اور انھین کے مسلمات سے تمام ملحدانہ خدشات کو دور دفع کیا جس کی قبولیت مین کسی غیر قوم کو اندکے بھی تامل نہ رہا چنگیز خان اور ہلاکو نے اسلامی دنیا کو تہ و بالا کر دیا اور سلطنت و حکومت اُن کی چھین لی مال و زر و زمین سب کچھ لے لی مگر علمی جواہرات جو اُنکے دلون میں تھے انھین نہ نکال سکا پس ہر سلطنت ہر چیز مین مسلمانون کی محتاج رہی بالخصوص طبابت حکمت فلسفہ ہیئات نجوم وغیرہ مین اس لیے کہ ان علوم مین تمام دنیا مین کوئی ان کا ہمسر تھا پاک روحانیت و دلی جذبات انھین کے پاس تھے پس سلطنت کو ضرور ہوا کہ وہ ان کی طرف مائل ہو پھر رفتہ رفتہ اس کو اسلام قبول ہی کرنا پڑا اور فاتح نے مفتوح کے مذہب کو اختیار کیا۔ شاید دنیا مین اسکی

دوسری نظیر نہو گی۔

حضرات! مغربی علوم سے بعض مقدس لوگون نے یون بھی کنارہ کشی کی، کہ مغربی علوم کے ساتھ کہین مغربی طرز معاشرت بھی نہ آجائے، اور جبہ وعمامہ کفش کی جگہ پس شگافتہ کرتہ جسے کوٹ کہتے ہین اور بے ازاربند کا پائجامہ جسے پتلون بولتے ہین اور ایک نیم ذراع کی ٹوپی جسے ہیٹ کہتے ہین اور نعل اسود جسے بوٹ کہتے ہین پہننا نہ پڑے، اور خمر عتیق ولحم خنزیر نوش جان نہ کرنا ہو مین کہتا ہون کہ یہ کس قدر کمزوری تھی، کیا جب ہم نے یونانی فلسفہ وعلوم وفنون اخذ کیا تھا تو یونانی طرز معاشرت بھی اختیار کی تھی، شراب وکباب کے بھی عادی ہوگئے تھے؟ ہرگز نہین، پھر آج ایسے چھوئی موئی کیون بن گئے۔

حضرات! مین ان مُلّاؤن مین ہون کہ بارہا برسر منبر کہہ چکا ہون کہ اسلام طرز معاشرت لباس وپوشاک مین نہین اٹکا ہوا ہے ع

درویش صفت باش کلاہ تتری دار

مگر آج آپ لوگون کو ایک فتویٰ پڑھ کر سناتا ہون جو میرے خیال مین نہایت ہی قابل قدر ہے اور اب مین بھی کہتا ہون علیہ الفتویٰ "خاطر جمع رہے وہ کسی عبا پوش مولوی کا فتویٰ نہین ہے۔ کہ شیم شیم کی صدا بلند ہو بلکہ ایک لائق وفائق گریجویٹ ومعزز عہدہ دار کا فتویٰ ہے یعنے میرے مخلص دوست مسٹر حیدری بی اے ہوم سکریٹری سرکار آصفیہ نظام دکن کا فتویٰ ہے اور مدلل باقوال فقہائے زمانہ ہے وہ اپنی تقریر صدارت وُ امبا ڑی مین فرماتے ہین۔

مین چاہتا ہون کہ آپ مغرب کے تمام مادی فواید کو حاصل کرین لیکن اسکے ساتھ مین یہ بھی چاہتا ہون کہ آپ اپنے مذہب اپنے لباس اور اپنی صنعت کو قائم رکھین، مین مسٹر ایل ہرن کی پُر لطف کتاب "اوٹ آف دی ایسٹ" مین سے چند جملے سناتا ہون جو اُس نے اُس کے متعلق لکھے ہین وہ لکھتا ہے کہ

جو کچھ اُس نے (جاپان نے) کیا ہے اور کر رہا ہے اس کے لکھنے کے لیے دفتر چاہیئے مگر اس قدر کہنا کافی ہے کہ اس نے ہماری صنعت و دستکاری ہمار علمی سائنس ہماری اقتصادی مالی اور قانونی تجربات مین سے بہترین حصہ انتخاب اور اختیار کیا ہے اور ہر صورت مین اعلیٰ نتائج حاصل کیے ہین اور ہمیشہ ہمارے مستعار حصہ کو اپنی ضروریات کے مطابق نئی صورت مین ڈھال لیا ہے لیکن اُس نے ہمار۔۔۔ مغربی لباس مغرب کی معاشرتی عادتین مغربی فن تعمیر یا مغربی مذہب اختیار نہین کیا، کیونکہ ان کے داخل ہونے سے اسکی قوت بجاے بڑھنے کے ضعیف ہو جاتی ہے لباس کے متعلق وہ کہتا ہے کہ غیر ملکی لباس جاپانی عہدہ دارون نے اختیار کیا ہے لیکن وہ اسے صرف دفتر کے اوقات مین مغربی طرز کی عمارتون مین پہنتے ہین جہان جدید زمانے کی میزین کرسیان موجود ہین ایک بار ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جاپانی نے میرے ایک دوست سے کہا کہ ہم نے مغربی لباس صرف عارضی طور پر اختیار کیا ہے جیسے بعض جانور اپنی حفاظت کی غرض سے بعض موسمون مین خاص رنگ اختیار کر لیتے ہین۔ مین خاص طور سے اپنے لباس اور عادات پر ثابت قدم رہنے کے لیے زور دیتا ہون کہ اس مین زیادہ کفایت شعاری ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ اپنے لباس اور عادات پر قائم رہنے سے ہم درحقیقت اپنی سوسائٹی کے لیے زیادہ مفید ہو سکتے ہین اور بیجا اصراف سے بچکر اپنی قوت اور روپیون کو اچھے کامون مین لگا سکتے ہین مین اس موقع پر یہ بھی بتانا چاہتا ہون کہ اس طریق سے نہ ہم صرف اسراف سے بچتے ہین بلکہ ہمارے اخلاق بھی برے اثرات سے محفوظ رہتے ہین جو لوگ محض نقالی کے طور پر دوسرون کی معاشرت اختیار کر لیتے ہین ان کے اخلاق و اطوار پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ انھین اپنی قوم و ملک سے ایک اجنبیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس فتوی کو سنانے کے بعد مین عرض کرون گا:۔

فاعتبروا یاگو ایجوٹیس و یا اسٹوڈنٹس

نصیحت گوش کن مسٹر کہ از جان دوست تر دارد　　　جوان نیک اسٹوڈنٹ پسند پیر مُلّا را

حضرات! مین کہان سے کہان چلا گیا اب پھر لوٹتا ہون اور مختصر یون عرض کرونگا کہ مسلمانان مدراس کے تنزل کے اسباب وہی توہمات ہین جو عموماً ہر حصہ ہندوستان کے ہین مگر فرق اتنا ہی کہ وہ لوگ کچھ سنبھلے اور سنبھل رہے ہین اور یہ ابھی فی طغیانھم یعمھون مین ابھی بہت کم احساس ہوا ہی

زمانے کی پُرزور طاقت سے کوئی لڑ نہین سکتا ع

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

جب یہ لوگ ایک پرزور طاقت سے لڑ گئے اور مغربی علوم سے متنفر رہے تو مشرقی علوم بھی گویا اُن سے کھو گئے اس علاقہ مدراس مین ابتدائی مکاتب کے سوا عربی کے کئی مدرسے ہین اس شہر مین ایک جناب قاضی صاحب کے یہان بھی قدیم وضع کا درس ہی اور شہر کے کنارے جناب جمال محی الدین صاحب کا ایک مدرسہ ہی جس کی عمارت نہایت ہی پُرفضا ہی پھر ویلور کے دو مدرسے ہین، ان مین اگلی وضع کی تعلیم اچھی طرح سے ہوتی ہی اور باقیات الصالحات کی فیاضی سے کوئی انکار نہین کر سکتا اسیطرح اور بھی مدرسون کی مجھے خبر ہی۔

مگر معاف فرمائیے کہ کسی مدرسے مین اشاعت اسلام کا کام نہین سکھایا جاتا اور اس کی سخت ضرورت ہی۔

علم کلام کی جدید روش ابھی کہین بھی پیدا نہوئی جس کی اس وقت مسلمانون کو سخت ضرورت ہی۔

عربی زباندانی اس وضع کی کہ اس مین تقریر و تحریر کر سکین، عربی اخبارون مین اپنا منشا ظاہر کرین اسکی طرف توجہ نہین ہی اگر یہ حضرات تھوڑی سی توجہ فرمائین تو سب کام بآسانی ہو سکتا ہی۔

یہان مدراس مین دنیوی تعلیم کی کیا حالت ہی وہ بھی نہایت ہی مایوسی بخش ہی میرے دوست مسٹر حیدری نے اس پر مبسوط لکھ دیا ہی۔ اسلیئے مین اسوقت اس پر تقریر نہ کرونگا۔

حضرات! ہم شمالی ہندوستان کے مسلمانون کو اپنی غفلتون کا احساس ہوا اور تلافی مافات کے لیے علما کا ایک مشورہ گاہ قرار پایا جس کو ندوۃ العلما کہتے ہین اور باتفاق رائے یہ امر طے پایا کہ موجودہ نصاب تعلیم کی تھیوری بدلنا چاہیے مگر ہم بوڑھون کی پرانی مشق کا چھوٹنا اور جدید طرز پر آنا ایک امر محال سمجھا گیا اسیلیے ایک دارالعلوم کی ضرورت پڑی کہ جسکے ذریعہ سے نئے پودے لگائے جائین، اور حسب منشا و مراد ہمارے وہ بار آور ہون اور پھولین پھلین اور ملک و ملت کو فائدہ پہونچائین یہ وہی دارالعلوم ندوۃ العلما ہی جسکے چند فرزند آپکے سامنے موجود ہین۔ اس دارالعلوم کے چار چیز اہم مقاصد ہین۔

(۱) مغربی علوم کو مشرقی جامہ پہنانا۔

(۲) عربی لٹریچر کو اعلیٰ پیمانے پر پہونچانا جس سے عربی زبان مین اپنی دیسی زبان کیطرح سے لکھنے پڑھنے کی قدرت ہو اور قرآن و حدیث کو محققانہ طور سے سمجھنے لگین۔

(۳) جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی جائے تاکہ اسلام پر جو بیرونی حملہ ہو اسکو بخوبی روک سکین۔

(۴) تاریخ و سیر اور اپنے بزرگون کے کارنامے سے آگاہی۔

مین ہر ایک مقصد پر اور ضرورت پر کافی بحث کرسکتا ہون مگر قلت کی معذرت کرتا ہون ع

این زمان بگذار تا وقتے دگر

معہذا کچھ کچھ عرض کیئے دیتا ہون۔

(۱) مغربی اور مشرقی علوم کے ایتلاف کی ضرورت میری تمہیدی تقریر مین موجود ہے۔

(۲) اب عربی لٹریچر کی ضرورت کو سنئے ایک مدت سے ہندوستان مین علم معقولات کا وہ غلغلہ بلند ہوا کہ لوگون نے عربیت کی طرف توجہ کم کردی، عالم و فاضل ہوجاتے ہین مگر چار سطر عربی لکھنا اور بولنا ان کو نہین آتا بجز قال اقول اور کان یکون کے مصر کے عربی اخبارات اگر پڑھنا چاہین تو

اس کی سمجھ سے قاصر اب عربی کی زبان کے مختلف انداز ہو گئے ہین بولنے چالنے کی اور زبان ہے۔ لکھنے پڑھنے کی اور زبان ہے اخبار کے آرٹیکلون کی اور زبان ہے، فقط کتابی عربی اور تاریخی تھیوری اور مقامات حریری کا پڑھا ہوا آدمی ان نئے اندازون پر قادر نہین ہو سکتا علاوہ ازین یورپ کے اصطلاحات اور اُن کے طرز معاشرت کے خلط ملط سے عربی زبان مین نئے الفاظ و محاورات کا ذخیرہ جمع ہو گیا پس ہمین ضرور ہے کہ تبادلہ خیالات کے لیے تمام عربی شعبون سے واقفیت ہو اور خدا کے فضل سے ہمارے دار العلوم کو اس مقصد مین کامیابی ہوئی اور امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہمارے ابنائے دار العلوم بے تکلف عربی زبان مین وعظ کر سکتے ہین، لیکچر دے سکتے ہین اور نظم و نثر مین بہت اچھی طرح سے وہ مہارت رکھتے ہین اسوقت بھی اگر آپ چاہین تو ہم نمونہ پیش کر سکتے ہین۔

جدید علم کلام

حضرات! اسلام وہ مدلل و مبرہن مذہب ہے جسکو عقل سلیم بہت جلد قبول کر سکتی ہے بخلاف دیگر مذاہب کے کہ ان کو تاویلات کے ساتھ بھی اپنی بے عقلی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اسیلیے اسلام نے کبھی کسی مذہب و اہل مذہب کو مُنھ نہین لگایا کیا تثلیث والے توحید کے مقابلہ مین پانچ منٹ بھی ٹھہر سکتے ہین ایک صاف دماغ مین نکتہ توحید کے سوا ایک مثلث غیر متساوی الاضلاع خدائی سما سکتی ہے لا واللہ لا وبعد علی ہذا القیاس بچھتر کرور معبودون کے ماننے والے کیا ایک ذات واحد کی پرستش کرنے والون کے مباحثہ مین ٹھہر سکتے ہین لا واللہ لا واللہ۔

اسی لیے ہمارے اسلام نے اُن کو قابل خطاب نہ سمجھا ہان اگر اسلام کے مقابلے مین اپنے پُر زور دلائل کے لشکر لے کر کوئی سامنے آ کر کھڑا ہو تو وہ فلسفہ اور سائنس ہے بس اسی لیے ہمارے حکمائے اسلام اس کے دوش بدوش ہوئے اور کبھی اس کے زیر کرنے کی فکر سے غافل نہ رہے

جسنے امام غزالی اور امام رازی کے تصانیف پڑھے ہین وہ خوب سمجھتے ہین کہ ان لوگون نے فلسفہ پر کیسا معقول قبضہ کیا اور اس کو اپنا بنا لیا پھر کوئی وجہ نہین ہی کہ اس زمانے کا موجودہ سائنس اور فلسفہ ہمارے قبضہ مین نہ آسکے اور اس کو ہم اپنا نہ بنالین۔

اسلام ایک وہ مضبوط مذہب ہی۔ کہ

العروۃ الوثقی لا انفصام لھا

کچا دھاگا نہین ہی کہ جھٹ سے ٹوٹ جائے۔

اکتشافات جدیدہ اگر اس پر غور کیا جائے اسلامی عقاید اور قواعد کی بنیاد دین مضبوط کر رہے ہین بیس برس قبل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کی وہ سیر کہ قرآن نے جسکو فرمایا

غدوھا شھر و رواحھا شھر

اسکو سیاہ و سفید موٹی عقل جھٹلاتی تھی اور طبیعیات کے قاعدہ سے یہ واقعہ غلط بتایا جاتا تھا۔ مگر آج ایروپلین کی جھون جھون اور ٹن ٹن نے ان کی عقل کے کان کھول دئے افسوس میرے بزرگ سر سید احمد خان اس زمانے مین زندہ نہ رہے ورنہ مین جھک جھک کر سلام کرتا اور دیگر منکرین کو اب بھی مین یہ کہتا ہون کہ ذرا جنگ کو ختم ہونے دیجئے آپ کو تخت سلیمان پر بہت سویرے برک فاسٹ کے بعد پائے تخت دہلی سے سوار کرون گا، اور پشاور مین تھوڑی دیر ٹھہر کر لنچ پر بٹھاؤنگا پھر آگے لیجا کر بخارا مین ڈنر پر بٹھا دون گا، اور اسیطرح سے چوتھے یا پانچوین دن آپ کو لندن پہونچا کر بلند آواز سے آپ کے کان مین کہونگا،

انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

غدوھا شھر و رواحھا شھر

اسپر بھی کوئی نہ مانے تو مین یہ پڑھون گا

صم بکم عمی فھم لا یرجعون

الغرض آج علمی دنیا کے اکتشافات اسلام کی صداقت کو صاف بتارہے ہین جیسے جیسے سائنس اور فلسفہ ترقی کرے گا، اور نئے نئے اکتشافات ہوتے جائین گے، اسلام کی بنیاد مضبوط ہوتی جائے گی، اور مخالفین کے بیجا حملے سست پڑجائین گے، پس ملاحدہ آریہ و نیچریہ کے بیجا شبہات سے بچنے کے لیے ہم کو جدید کلام کی ضرورت ہی مگر مین نہایت افسوس سے کہتا ہون کہ ہمارے دار العلوم کو اِس مقصد مین ابھی نصف کامیابی بھی نہین ہوئی ہی، اور اِس تعویق کی وجہ کو مین اِس وقت بیان کرنا غیر مناسب سمجھتا ہون،

ولعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا

تاریخ و سیر

حضرات! دنیا مین کوئی قوم ہو اُس کے اُبھرنے کا بہترین طریقہ یہ ہی کہ اُس کے اگلے بزرگون کے کارنامے اُس کے سامنے پیش کیے جائین۔ اور ان کی محنت اور جانفشانی اور حریت اور صبر و استقلال اُن کو بتایا جائے اور میرے خیال مین اِن امور مین جسقدر ذخیرہ ہم مسلمانونکے پاس ہی کسی دوسرے کے پاس نہین مگر وائے بدبختی او رہمارے بدنصیبی کہ ہم اپنے رسول کی سچی لائیف سے بھی واقف نہین، آگرہ مین دو مولوی صاحب اِس بات پر لڑ رہے تھے کہ غزوہ بدر پہلے ہی غزوہ احد ایک صاحب فرما رہے تھے کہ دیکھو۔ صحیح بخاری مین پہلے بدر کا ذکر ہی دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ تقدیم ذکر کی وجہ سے وہ حقیقت مین مقدم نہین ہوسکتا بخاری نے کہین صاف لفظون سے نہین کہا ہی کہ اول الغزوۃ بدر، مین نے کہا آپ دونون بھولے اول الغزوۃ یرموک اِس پر بھی وہ نہ سمجھے۔ اور میرے اِس جملہ کو بھی کوئی روایت نا معقول سمجھے، اللہ اللہ! یہ ہمارے تغافل کی انتہا ہی۔

صاحبو! اب البتہ چند دنون سے احوال اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف توجہ ہو چلی ہے اور اُس طرف میرا رجحان پیدا ہوا ہے، مگر ابھی تک یہ بالکل ناکافی ہے، خدا سے پاک اس مین اور زیادہ ترقی دے حقیقت یہ ہے کہ اس طرف ہمین توجہ دلانے والے انگریزی دان برادر ہین ورنہ اس علم کو تو ہم مولوی بالکل کھو بیٹھے تھے، اور اس لیے ہمین اُن انگریزی دانون کا شکرگذار ہونا چاہیے۔ برادران اِسی سلسلہ مین یہ بھی سُن لو کہ ہم سے تاریخ ابھی تک بالکل گم ہے مختصر توجہ ہرگز کارآمد نہین ہو سکتی ہم لوگون کو اسطرف بہت زیادہ توجہ کرنا چاہیئے۔

حاضرین جلسہ، مین ڈھاکہ یونیورسٹی کمیٹی کا ممبر ہوا، اثنائے کمیٹی مین جب عربی نصاب کے متعلق بحث چھڑی ہوئی تھی تو پرنسپل صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ ہندوستان کی تاریخ جو زبان عربی ہو نصاب مین داخل کیجیئے، اب مین علامہ شبلی کا مُنھ دیکھتا، اور وہ مجھے دیکھتے! آخر مین جب دو بارہ سہ بارہ پرنسپل صاحب نے کہا تو مجبوری مین نے اُٹھ کر اُن سے کہا، کہ افسوس عربی زبان مین کوئی تاریخ ہندوستان کی ابھی تک نہین لکھی گئی، جسپر وہ سخت متعجب و متحیر ہو کر رہ گئے!

انا للہ وانا الیہ راجعون

مسلمانو! یہ کیسے سخت صدمہ کی بات ہے کہ آٹھ سو برس تک یہان مسلمان برسر حکومت رہے مگر اب تک باوجود عربی درس وتدریس کے کوئی تاریخ ہندوستان عربی زبان مین نہین لکھی گئی، خیر جو کچھ ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوات اب ہمین اُسکی طرف توجہ کرنی چاہیئے مشکل کام انسان سے حل ہوتا ہے۔ اسی لیے صاحبو ہم جماعت علماء و مولویان نے ندوۃ العلماء کے ذریعہ اس بات کی ہمت کرلی ہے کہ جہانتک ممکن ہو تاریخ دانی کو اور خاصکر مذہبی تاریخ سے قوم کے ہونہار بچون کو آراستہ و پیراستہ کردین تاکہ تاریخی غلط الزام جو غیر قومین ہم کو دیا کرتی ہین اُس کا بخوبی دفعیہ ہو سکے، الحمد للہ کہ ہمارے دار العلوم کو اس مقصد مین بہت جلد کامیابی ہوئی اور ہمارے لڑکے تاریخ وسیر مین محققانہ پایہ رکھتے ہین جسطرح چاہیئے اس کا امتحان کر لیجیے،

خطبۂ صدارت کے ختم ہونے پر محترم صدر نے بعض دوسرے مسائل پر بھی گفتگو کی اور اسی سلسلہ مین قدیم و جدید تعلیم کا موازنہ کیا اور یہ نصیحت کی کہ قدیم و جدید تعلیم یافتہ اصحاب کو باہم مل کر کام کرنا چاہیئے تاکہ دونون ایک دوسرے کے معلومات سے فائدہ حاصل کرین اور ہر شخص باہمی مصالحت سے اپنے منصب کے فرائض انجام دے یعنی علما بحیثیت ایک مذہبی رہنما و لیڈر کے تسلیم کیئے جائین اور جدید تعلیم یافتہ اصحاب دنیوی امور مین مسلمانون کی رہنمائی کرین آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ دونون گروہ ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہین گے اور معاندانہ نکتہ چینی و مخالفت کا سلسلہ جاری رہیگا اس وقت تک مسلمانون کو کسی قسم کا فائدہ نہین پہونچے گا بلکہ قوم کی رفتار ترقی رک جائے گی۔

غرض محترم صدر نے اسی مسئلہ پر دیر تک تقریر کی جو اپنی روانی و سلاست کی وجہ سے قلمبند نہ کی جاسکی، اُس کے بعد جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے حسب ذیل سالانہ رپورٹ اجلاس مین پیش کی جسکو مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما نے نہایت بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔

رپورٹ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ وسلم

جناب صدر انجمن!! ارکان ندوۃ العلما!! اعیان مدراس!!! ندوۃ العلما کا یہ سولھوان سالانہ جلسہ ہی جو آپ کے شہر مین منعقد ہوا ہی اس سے پہلے ۱۳۲۱ھ مین ندوۃ العلما کا اجلاس دہم اسی شہر مین ہوچکا ہی اور جو واقعات اُس زمانہ مین پیش آئے تھے وہ ابتک ہماری آنکھون کے سامنے ہین آپنے باوجود عام مخالفت کے جو حقوق میزبانی ادا کیئے تھے اور جس طور پر اپنے عزم و استقلال کا ثبوت دیا تھا اُس کی یاد ہمارے دلون سے کبھی دور نہین ہوسکتی آپ کی محبت و ہمدردی کا ہم نے دوسرے

مقامات پر بارہا تذکرہ کیا ہی اور آپ کے معین الندوہ نے ابتداے قیام سے ابتک جو وقتاً فوقتاً ہم کو
مدد دی ہی اُس کو ہم نے ہمیشہ بطور نمونہ کے دوسری جگہ پیش کیا ہی۔

ہم کو اس بات سے بہت مسرت ہی کہ اِس مرتبہ ہمارا مدراس کا آنا پہلے بار کے آنے سے بہت سی
باتون کے لحاظ سے مختلف شکل رکھتا ہی،

پہلے بار جب ہم آئے تھے تو گو ہمارے عزیز ترین مقصد "اصلاح و ترقی تعلیم" نے عملی شکل اختیار کر لی تھی
مگر اُس وقت دار العلوم ابتدائی حالت مین تھا، شہر لکھنؤ کے بعض تنگ کوچون مین ایک ذرا سا کرایہ
مکان تھا جس مین مدرسہ بھی تھا اور دار الاقامہ بھی، درجہ ابتدائی کھل چکا تھا، اور درجہ متوسط کی صرف
دو جماعتین اُس وقت تعلیم پا رہی تھین، عربی کے ساتھ اُس وقت انگریزی زبان لازمی نہین کی گئی
تھی، آمدنی کا مدار غیر مستقل چندون پر تھا، جسکی مقدار چھ سات ہزار روپیہ سے زیادہ نہ تھی، ملک مین ندوۃ العلما
کے خلاف ایک عظیم الشان طوفان موجزن تھا، ارکان ندوۃ العلما نے ایسی اہم ذمہ داری اپنے سر لی تھی
جو بجاے خود امید و بیم کی حالت پیدا کر دینے والی تھی، نصاب درس و طریقہ تعلیم کا جو تقریباً دو سو برس سے
عمل مین آرہا ہو دفعتہً بدل دینا بڑی ذمہ داری کا کام تھا، مگر چونکہ اُن کو اِس بات کا پورا یقین ہم اسا
ہو چکا تھا اور احساس کے بعد اطمینان بھی حاصل تھا کہ قوم کی فلاح دنیا کا مدار زیادہ تر اِس بات پر ہی
کہ اب ایسے علما ملک مین پیدا ہون جو اپنا اعتبار از سرِ نو قائم کرین اور کافی طور پر مسلمانون کی رہبری
کر سکین، جس وقت تک افراد قوم مغربی علوم و فنون سے واقف نہین تھے اُس وقت تک پُرانے مدرسون کے
نکلے ہوے فاضل ملک و قوم کو مخاطب کرنے کی اہلیت رکھتے تھے آج جبکہ ایک ایک بچہ علوم جدیدہ کو
حاصل کرنے پر تُلا ہوا ہی تو یہ ناممکن ہی کہ وہ پُرانے طریقہ استدلال پر قانع ہو سکے،

یہ ایسا منصوبہ تھا جسپر خدا کی عنایت سے ہم قائم رہے، آندھیان آئین، طوفان اُٹھے زلزلون نے
ہمارے منصوبون کو خاک مین ملا دینا چاہا یہان تک کہ خود آپکے شہر مدراس مین کیا کچھ نہین ہوا، ان واقعات

کو آپ بھولے نہون گے اور ہم تو اُسکو بھول نہین سکتے اِس واسطے کہ ہماری زندگی کا یہ ایک قابل فخر کارنامہ ہی مگر صاحبو! ان طوفانون کا ہم نے مقابلہ کیا اور بارہ برس کے بعد ہم پھر آپ کے شہر مین آئے ہین اسوقت ہماری حالت پہلے سے کسی قدر بہتر ہی،

ہم کو عمارت دار العلوم کے واسطے شہر کے بہترین حصّہ مین جو لکھنؤ کا علمی مرکز سمجھا جاتا ہی تقریباً تیس بگہ زمین گورنمنٹ عالیہ کی عنایت سے حاصل ہوئی اور جناب بیگم صاحبہ بھاولپور دام اقبالہا نے پچاس ہزار روپیہ عمارت دار العلوم کے واسطے عنایت فرمایا جس سے ایک عالیشان عمارت تیار کی گئی اور تقریباً اسی ہزار روپیہ اُس پر صرف ہو چکا ہی یہ عمارت اگرچہ ابتک نامکمل ہی اور تقریباً تینتیس ہزار روپیہ اُس کی تکمیل کے لیے ہنوز درکار ہی مگر جسقدر حصّے اسکے تیار ہو چکے ہین وہ کام دے رہے ہین یہ عمارت دو منزلی ہی جسمین تیئیس کمرے اور ایک نہایت شاندار ہال ہی جو باعتبار وسعت کے علیگڈہ کے اسٹریچی ہال سے کسی قدر زیادہ ہی اور اگر لکھنؤ مین ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کبھی ہون تو صرف دار العلوم کی عمارت مہمانون کی آسائش اور اجلاس کے لیے کافی ہو سکتی ہی۔

تقریباً تین سال سے دار العلوم اُسی عمارت مین ہی اور چونکہ ابتک دار الاقامہ تیار نہین ہوا لہذا اُسکے نصف حصّہ مین طلبہ رہتے ہین اور نصف مین تعلیم ہوتی ہی، دار العلوم سے کچھ فاصلہ پر ایک عارضی مکان باورچی خانہ اور کھانا کھلانے کے لیے تیار کرا لیا گیا ہی اور ہم کو خوشی ہی کہ مدراس کے نامور ممبر آنریبل مسٹر یعقوب حسن صاحب سیٹھ چند روز پیشتر لکھنؤ جا چکے ہین اور وہ اسکی تصدیق کر سکتے ہین، دار العلوم کی عمارت کا نقشہ ملاحظہ ہو۔ جسقدر سیاہ روشنائی سے بنایا گیا ہی یہ سب مکمل عمارت کا نقشہ ہی اور جسقدر سُرخ روشنائی سے کھینچا گیا ہی وہ ہنوز نامکمل ہی اور اِس بات کا محتاج ہی کہ اولو العزم اور فیاض طبیعت مسلمان اُس کو نظر توجہ سے ملاحظہ فرمائین (یہ نقشہ جلسہ گاہ مین مناسب موقع پر آویزان تھا)

ہم جسوقت پہلے بار آپ کے یہان آئے تھے تو اسوقت دار العلوم اور ندوۃ العلما کے تمام صیغون مین مصارف سالانہ تقریباً دس ہزار روپے تھے اور اب اس سال جو تخمینہ جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۱۰ء مین طے ہوا ہی وہ بتیس ہزار ایک سو چھبیس روپیہ تین آنہ پانچ پائی کا ہی جو سنہ گذشتہ سے کچھ زیادہ ہی ہی اُسوقت ہماری آمدنی کا مدار تمامتر غیر معین چندون پر تھا، اگرچہ اب بھی مصارف کا زیادہ حصّہ غیر معین چندون سے پورا ہوتا ہی تاہم ہمکو شکر گذاری کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ تقریباً سترہ ہزار روپیہ کی آمدنی مستقل ہی جسمین ہماری مہربان گورنمنٹ عالیہ برطانیہ دامت سلطنتہا چھ ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ کی شکل مین ہم کو عنایت فرماتی ہی اور علیا حضرت سرکار عالیہ بھوپال خلد اللہ ملکہا تین ہزار روپیہ سالانہ دار العلوم کو عنایت فرماتی ہین اسکے علاوہ کچھ مستقل چندے وظائف طلبائے غیر مستطیع کے لیے ہم کو فیاض مسلمانون سے حاصل ہوتے ہین، جنمین آپکے مدراس کے چندے بھی شریک ہین اور ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہین کہ آپ کے چندے ہم کو اُسوقت سے مل رہے ہین جبکہ پہلے بار ہم آپ کی مہمان نوازی سے مسرور ہوے تھے کچھ روپیہ ہم کو جائداد ون کی آمدنی سے حاصل ہوتا ہی اور اگر وقف کرنال کے مقدمہ مین پریوی کونسل سے بھی کامیابی ہوگئی تو ہماری مستقل آمدنی مین کسی قدر اور اضافہ ہوجائے گا،

گر صاحبو! مجھ کو اجازت دیجیے کہ مین اسی موقع پر آپ سے یہ بھی عرض کر دون کہ ایسی حالت مین جبکہ ندوۃ العلما کا تخمینہ مصارف مبلغ ۳۲۱۲۶/۳/۵ کا قرار پایا ہی یہ امر کسی طرح تشفی بخش نہین ہو سکتا کہ اُس کی مستقل آمدنی کم و بیش تین ہزار روپیہ ہو، اسکے یہ معنی ہین کہ تقریباً بیس ہزار روپیہ کے واسطے ہم کو مسلمانون کی جیب و دامن کی آزمائش کرنی پڑے گی اور ممکن ہی کہ اُسکے کرنے مین ہم کو سخت زحمتین برداشت کرنی پڑین جیسا کہ سال گذشتہ کا تجربہ ہم کو بتا رہا ہی جب تک کہ ندوۃ العلما کی مستقل آمدنی اس قدر نہو جائے کہ اسکی روز افزون ضرورتون کو پورا کر سکے اسوقت تک اطمینان نہین ہو سکتا۔

بہرحال ندوۃ العلما نے باوجود چند در چند رکاوٹون کے اپنی علمی زندگی مین برابر پیشقدمی کی اور سنین گذشتہ مین اُسنے دار العلوم کو ایک اسکول کے درجہ سے ترقی دے کر کالج کے درجہ تک پہونچا دیا، مین نے ابھی بیان کیا ہی کہ جب ہم پہلے بار مدراس مین آئے ہین تو اُس وقت تک درجہ ابتدائی کھل چکا تھا اور درجہ متوسط کی صرف دو جماعتین کام کر رہی تھین اُسکے بعد سے سال بسال درجے بڑھتے گئے یہان تک کہ ہشت سالہ خواندگی کا پورا انتظام مکمل ہو گیا یعنی درجہ ابتدائی کی تین جماعتین اور درجہ متوسط کی پانچ جماعتین قائم ہو گئین اور چند روز مین خدا کے فضل سے درجہ تکمیل بھی کھول دیا گیا جسکی خواندگی دو سال کی ہی اور اُس درجہ مین مختلف فنون ادب، حدیث اور کلام کی تکمیل جاری ہی

اسوقت تک بہت سے طلبہ فارغ التحصیل ہو کر نکل چکے ہین اور انھون نے خود اپنی علمی قابلیت اور ضرورت شناسی کی وجہ سے اپنے آپ کو ملک مین روشناس کرا دیا ہی اُنکے لیے اسبات کی ضرورت نہین کہ اُن کا تعارف آپ سے کراؤن، وہ دار العلوم سے نکلتے ہی اپنی علمی کارگذاریون کی بدولت معروف و مشہور ہو چکے ہین۔ آپ نے سُنا ہو گا کہ اعظم گڈھ مین **دار المصنفین** کے نام سے ایک انسٹیٹیوشن قائم ہوا ہی وہ ہمارے مدرسہ کے متخرجین کا کارنامہ ہی، **مولوی سید سلیمان صاحب ندوی** اُسکے سکرٹری ہین، **مولوی مسعود علی صاحب** منتظم ہین، اور **مولوی سید سلیمان صاحب و مولوی عبد السلام صاحب و مولوی حاجی معین الدین صاحب** وغیرہ تصنیف و تالیف کے کام مین مصروف ہین، **سیرۃ نبوی** کا کام علامہ شبلی مرحوم نے شروع کیا تھا پانچ جلدون مین سے صرف ایک جلد وہ تیار کر چکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنے کا وقت آ گیا، اب اُس کی تکمیل کا دار المصنفین نے بیڑہ اُٹھایا ہی، دو جلدین اسکی انھون نے اور تیار کر لی ہین سیر الصحابہ کے نام سے ایک بڑی ضخیم کتاب لکھی جا رہی ہی جس کا مقدمہ مولوی عبد السلام

عبدالسّلام صاحب نے ایسا لکھا ہی جو اشاعت کے بعد زمانہ حال کی بہترین تصنیف سمجھا جائیگا مولوی عبدالسّلام صاحب نے اِسکے علاوہ سَرتطور الامم کا ترجمہ بھی کیا ہی جو عنقریب شائع ہوگا، مولوی سید سلیمان صاحب نے دروس الادبؔ لغات جدیدہؔ ارض القرآن وغیرہ تصنیفات کے علاوہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت لکھی ہی جو عنقریب شائع ہوگی علاوہ اِسکے المعارف کے نام سے ایک ماہوار رسالہ بھی وہان سے نکلتا ہی جو علمی مضامین کے اعتبار سے ہندوستان کا بےنظیر رسالہ ہی۔

چند لوگون نے سرائے میر ضلع اعظم گڈہ مین ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہی جو دارالعلوم کے نصاب درس وطریقہ تعلیم کا نمونہ ہی اُسکے مدرس اول ہمارے دارالعلوم کے متخرج مولوی شبلی صاحب ندوی ہین اور اب مولوی عبدالرحمان صاحب نگرامی متخرج دارالعلوم بھی اُسی مدرسہ مین بُلالیئے گئے ہین کچھ زمانہ گزرتا ہی کہ یہ لوگ ہندوستان کے نامور مدرسین مین شمار کیے جائین گے۔

ہمارے دارالعلوم کے ایک متخرج مولوی ضیاءالحسن صاحب ایم اے ہین جنھون نے شروع سے آخر تک دارالعلوم مین تعلیم پانے کے بعد علیگڈھ کالج مین ایم اے تک کامیابی حاصل کی۔ اب اُن کو گورنمنٹ عالیہ نے ممالک متحدہ کے عربی مدارس کا انسپکٹر مقرر فرمایا ہی۔

دارالعلوم کے چند فارغ التحصیل رنگون مین ہین اور انھون نے علوم وفنون اسلامیہ کی ترقی کے خیال سے اُردو زبان کی ترویج کی کوششین کین جسمین وہ ایک حد تک کامیاب ہوچکے ہین اور اُسکے بعد لائبریری قائم کی ہی اُنمین سے ایک مولوی سید ابوظفر صاحب بہاری آجکل برہمی زبان سیکھ رہے ہین تاکہ اُس مُلک مین اشاعت اسلام کی خدمت انجام دین علاوہ اُنکے مفتی محمد یوسف صاحب انصاری، مولوی محمد یوسف صاحب منطقی

حافظ فضل الرحمن صاحب اور مولوی عبدالودود صاحب دار العلوم سے فارغ التحصیل ہوکر اُسی دار العلوم کے مدرس مقرر کیے گئے ہین اور اپنے کار مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہین، مولوی عبدالغفور صاحب نے دفتر ندوۃ العلما کی خدمت پسند کی اور مُجھکو خوشی ہی کہ وہ اِس خدمت کا حق نہایت محنت اور جانفشانی سے پورا کررہے ہین، مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب الندوہ کے اڈیٹر ہین اُن کو روشناس کرنے کی ضرورت نہین جنھون نے اُنکے مضامین دیکھے ہین وہ خود اِس بات کا اندازہ کرسکتے ہین کہ وہ کِس قابلیت سے اِس کام کو کررہے ہین،

مولوی خواجہ عبدالواجد صاحب اپنے زمانہ طالب علمی مین ہمارے دار العلوم کے بہترین طلبہ مین شمار کیے جاتے تھے وہ آجکل کلکتہ کے امپیریل لائبریری مین کام کررہے ہین۔ مولوی عبدالباری صاحب پونہ کالج مین اسسٹنٹ پروفیسر ہین۔ مولوی سید نجم الہدیٰ صاحب بہاری مولوی قمرالدین صاحب الوی، مولوی سید عبدالمتین صاحب دسنوی۔ مولوی سید عبدالحفیظ صاحب وبعض دیگر متخرجین دار العلوم مختلف مقامات کے گورنمنٹ اسکولون مین ہیڈ مولوی وسیکنڈ مولوی ہین اور ہمارے دار العلوم کے ایک پُرانے طالب العلم مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب مدرسہ عالیہ کلکتہ مین فن ادب کے مدرس ہین اور مسٹر ہارسلے پرنسپل مدرسہ عالیہ نے جس وقت لکھنؤ آکر دار العلوم کا معائنہ فرمایا ہی تو مولوی خلیل صاحب کا خاص طور پر معائنہ کی کتاب مین تذکرہ کیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے عزیزون نے کس طور پر علمی کامون مین اپنی دلچسپی کا اظہار کیا ہی اور بغیر کسی خارجی اثر کے خود اپنے علمی شوق کی وجہ سے اُنھون نے اپنے لیے کیسی راہین پیدا کری ہین۔ کچھ ایسے بھی ہین جو یہان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد طب کی طرف متوجہ ہوے اور چند روز کی مشق وتجربہ کے بعد مختلف مقامات پر کامیابی کے

ساتھ اس خدمت کو انجام دے رہے ہین از انجملہ مولوی حکیم رکن الدین صاحب سہسرامی کلکتہ مین مولوی حکیم عبدالباری صاحب پورنیہ مین مولوی حکیم محمد یعسوب صاحب مونگیر مین مولوی حکیم مظہر قدیم صاحب ملے بریلی مین مولوی محمد خلیل صاحب رنگون مین اور مولوی حکیم سید ممیز الدین صاحب انبالہ مین نہایت ہوشمندی اور قابلیت سے مطلب کر رہے ہین -

مین نے چند ایسے متخرجین دار العلوم کا آپ کے سامنے تذکرہ کیا ہی جو یہان سے نکلنے کے بعد علمی خدمتون مین مشغول ہو گئے ہین ورنہ اُنکے علاوہ بہت سے فرزندان ندوہ ہین جو ضروریات زندگی کی مختلف شاخون مین مصروف کار ہو گئے ہین کچھ ایسے ہین جو یہان سے نکل کر انگریزی اسکولون اور کالجون مین داخل ہو گئے ہین وہان سے کامیاب ہونے کے بعد اگر زمانہ نے مساعدت کی تو یہی لوگ ہندوستان کے درخشندہ گوہر سمجھے جائینگے -

حضرات و ارکان ندوۃ العلما کو اس بات کا سخت افسوس ہی کہ اس بارہ برس کے عرصہ مین بہت سے ناگوار تغیرات بھی ظہور پذیر ہوے ہین کتنے حضرات تھے جنھون نے ہمیشہ ندوۃ العلما کا کام دلاویزی کے ساتھ انجام دیا اور اسکو بقدر امکان ہر طرح کی مدد دی وہ اب ہم مین نہین ہین -

اسی مدرسہ کے تعلقات کے لحاظ سے الحاج عبد الملک بادشاہ صاحب کو ہماری آنکھین ڈھونڈھتی ہین اور اُنکی نمایان خدمتین ہم کو یاد آتی ہین مگر افسوس ہی کہ وہ اب ہم مین نہین ہین -

ہمارے ارکان خاص مین علامہ شبلی شمس العلما مولوی عبد الحق مولوی مسیح الزمان خان وغیرہ جو مدرسہ کے پچھلے جلسہ مین شریک تھے اور ندوۃ العلما کے دست و بازو سمجھے جاتے تھے وہ ہم سے جدا ہو گئے - یہ لوگ اب ہم مین نہین ہین مگر اُنکی یاد ہمارے دلون مین تازہ ہی اور ندوۃ العلما کے صفحات تاریخ ہمیشہ اُنکی یاد تازہ رکھینگے، ہم اُنکے لیے دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ اُن کو اپنے جوار رحمت مین رکھے،

جناب صدر انجمن ۹ مجھ کو بحیثیت ناظم ندوۃ العلما کے صرف سال گذشتہ کے کارروائی اس موقع پر بیان کرنی چاہیئے تھی مگر جو واقعات مدراس سے ندوۃ العلما کو بارہ برس پیشتر حاصل ہو چکے ہین ان کا اقتضا یہ تھا کہ اس بارہ برس کی مدت مین ندوۃ العلما نے اپنے فرائض مین جو تھوڑی بہت کامیابی حاصل کی ہو اُس کا مختصر سا تبصرہ کر دیا جائے تاکہ میزبانان مدراس کو یہ معلوم ہو کہ اس مدت مین ہم خاموش نہین رہے اور ہم نے جو وعدے اُن سے کیے تھے اُن کو نہین بھولے‘ اِس معذرت کے ساتھ مین سال زیر بیان کی کارروائی جناب کی خدمت مین پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہون۔

ندوۃ العلما

سال گذشتہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس پانزدہم پونا مین ۲۲-۲۳-۲۴-اپریل سنہ ۱۹۱۶ء کو منعقد ہوا تھا اور اسمین علاوہ تعزیت وتہنیت کی تجویزون کے تین تجویزین نہایت ضروری منظور ہوئی تھین

(۱) یہ جلسہ تجویز کرتا ہو کہ پونہ مین ایک انجمن معین الندوہ کے نام سے قائم کی جائے اور اُس انجمن کی ماتحتی مین ایک ابتدائی اسکول قائم کیا جائے جسمین ندوۃ العلما کے تجویز کردہ نصاب کے مطابق تعلیم ہو اور بعد کامیابی رفتہ رفتہ اسی نمونہ کے اسکول دیگر مقامات پر قائم کیے جائین

(۲) یہ جلسہ احاطہ بمبئی کے مسلمانون کو توجہ دلاتا ہو کہ اپنے احاطہ کے چند ہونہار مسلمان بچون کو دار العلوم لکھنؤ مین عربی و دینی علوم کی کامل تحصیل کے لیے بھیجین اور اُسکے لیے ایک چندہ وظائف قائم کرین تاکہ وہ وہان سے واپس آکر اپنے ملک کی بہترین خدمت انجام دے سکین۔

(۳) یہ جلسہ اُن تجویزون کی تجدید کرتا ہو جو اجلاس چہاردہم ندوۃ العلما مین بابتہ تکمیل دار العلوم وتعمیر دار الاقامہ ومسجد وکتب خانہ کے منظور ہو چکی ہین۔"

یہ تجویزین جیسی کچھ ضروری اور اہم ہین وہ آپ کو معلوم ہین مگر افسوس ہو کہ عملی کارروائی ان کی

بمنزلہ نہونے کے ہوئین نے جلسہ کے بعد خود عمائدین پونہ سے معین الندوہ کے قائم کرنے کے متعلق گفتگو
کی اور وہان سے آنے کے بعد مولانا غلام محمد صاحب شملوی کو بھیجا وہ کئی مہینہ تک مسلسل
اس کی کوشش کرتے رہے، مولوی عبدالباری صاحب اسسٹنٹ پروفیسر پونا کالج
کو جو ہمارے دارالعلوم کے متخرج ہین توجہ دلائی گئی وہان کے حضرات کو خطوط بھیجے گئے مگر کئی مہینون
کے جد و جہد کا بھی کوئی نتیجہ نہین نکلا۔

تجویز نمبر ۲۔ ایک حد تک ہم لوگون کے کرنے کی تھی اسواسطے ہم نے مولانا غلام محمد صاحب
مدوح کو جبکہ وہ پونا مین تھے اُس کی طرف توجہ دلائی اور انھون نے دو لڑکے وہان سے منتخب کر کے بھیجے
جن کو ہم نے وظائف دیکر دارالعلوم مین داخل کر دیا ہی اور وہ زیر تعلیم ہین۔

تجویز نمبر ۳ کے متعلق جلسہ مین بہت کم چندہ ہوا کچھ نقد کچھ موعود اور افسوس ہی کہ موعودہ رقم ابھی
تک کچھ باقی ہی جو وصول نہین ہوئی، جلسہ کے بعد وکلائے ندوۃ العلما نے مختلف مقامات کے دورے کئے
مگر جنگ کے اثر نے کچھ مفید نتیجہ نکلنے نہین دیا ان مسلسل ناکامیون کا نتیجہ یہ ہی کہ دارالعلوم ہنوز نامکمل ہی،
دارالاقامہ کی تعمیر شروع نہین ہوئی مسجد کا کام شروع ہونے کو تھا مگر سرمایہ کی کمی سے اُسمین بھی
ابھی تک ہاتھ نہین لگایا گیا۔

آپ کو معلوم ہی کہ دارالعلوم جس زمین پر بنایا گیا ہی وہ ہم کو گورنمنٹ عالیہ نے چھ روپیہ بیگہ کے
حساب سے لگان پر عطا کیا ہی چونکہ ایسی زمین پر شرعاً مسجد نہین بنائی جا سکتی اسواسطے ہم نے پہلے
اس بات کی کوشش کی کہ اُسکے متصل کوئی قطعہ زمین کا بقیمت ہم کو مل جائے تو اُسپر مسجد بنائین
مگر اُس مین ناکامی ہوئی اِس واسطے ہم نے گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی کہ وہ اس قدر
قطعہ زمین کا جو مسجد کی ضرورتون کے لیے کافی ہو ہم کو ہبہ فرمادے چنانچہ عالیجناب نواب
لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ دام اقبالہ نے ہماری درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور

۲۲۲ فٹ زمین ۳۵ فٹ طول مین ۸۰ فٹ عرض مین ہم کو عنایت فرمائی اور اُس کا نقشہ اور استمیٹ تیار کر لیا گیا ہے اور داغ بیل پڑ چکی ہے۔ اب اہل کرم کی فیاضی کا انتظار ہے مین نے سال گذشتہ کی رپورٹ مین بیان کیا تھا کہ ۵ مارچ ۱۹۱۶ء کو جناب نواب سر جیمس مسٹن لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ بہ نفس نفیس دار العلوم کے معائنہ کے واسطے تشریف لائے تھے جناب ممدوح نے روانہ ہوتے وقت ناظم ندوۃ العلما کو حاضر ہونے کے لیے ارشاد فرمایا تھا۔ اُس زمانہ مین جلسہ پونا کا کام چھڑا ہوا تھا اِس وجہ سے مین حاضر نہین ہو سکا۔ پونہ سے واپس آنے کے بعد مین نے حاضری کی اجازت چاہی اور جناب ممدوح کی اجازت سے جناب خان بہادر کرنل محمد عبد المجید خان صاحب حامی ندوۃ العلما جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رکن انتظامی اور خاکسار نینی تال مین باریابی سے مشرف ہوے جناب ممدوح نے ندوۃ العلما اور دار العلوم کے ساتھ اپنی دلآویزی کا اظہار فرمایا اور اُنکے مقاصد و اغراض سے کامل ہمدردی ظاہر کرتے ہوے ہر طرح کی مدد دینے کا اقرار فرمایا اور دار العلوم کو جلد سے جلد تکمل کر دینے کی خواہش فرمائی اور ارشاد کیا کہ تکمیل دار العلوم کا اسٹمیٹ و نقشہ اُنکی خدمت مین بھیجا جائے جو محض ضروری ضروری کامون پر مشتمل ہو جس کا مقصد یہ تھا کہ ہز آنر نے دار العلوم کی تکمیل مین کافی مدد دینے کا ارادہ فرما لیا تھا مگر ذرائع امداد کے متعلق گفتگو ہونے کے بعد فرمایا کہ لکھنؤ مین مجھ کو یاد دہانی کیجاے۔

اسی سفر مین صاحب ڈائرکٹر ممالک متحدہ کی خدمت مین بھی مجھکو اور جناب منشی محمد احتشام علی صاحب کو حاضری کا اتفاق ہوا تھا اور اُن سے بھی دار العلوم پر دیر تک گفتگو رہی، ۹ جون ۱۹۱۶ء کو میرے پاس ایک چٹھی نمبری ۲۳۹ صاحب ڈائرکٹر صیغہ تعلیم کی موصول ہوئی اُسمین جناب ممدوح نے اس بات پر آمادگی ظاہر فرمائی کہ اگر ارکان ندوۃ العلما اس بات کو منظور کرین کہ وہ ایک خاص نقشہ کے موافق بائیس ہزار روپیہ کی لاگت سے دار الاقامہ تیار کرین گے

تو گورنمنٹ اُن کو ازراہ مہربانی پندرہ ہزار روپیہ عنایت فرمائے گی یہ چٹھی ۹ ستمبر ۱۹۱۶ء کے جلسہ انتظامیہ مین پیش ہوئی اور یہ طے ہوا کہ ڈائرکٹر بہادر کی خدمت مین گورنمنٹ کی اس توجہ اور مہربانی کا شکریہ ادا کیا جائے اور یہ استدعا کی جائے کہ وہ اس عطیہ کو تکمیل دارالعلوم کے واسطے عنایت فرمائین چنانچہ اس مضمون کی چٹھی اُنکی خدمت مین بھیجدی گئی ہے اُس کا جواب ہنوز موصول نہین ہوا

جب ہز آنر بالقابہ لکھنؤ تشریف لائے تو جناب منشی محمد احتشام علی صاحب نے باریابی حاصل کر کے یاددہانی کی ہز آنر نے فرمایا کہ اُنکی خدمت مین میموریل بھیجا جائے چنانچہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۷ء کو منظوری جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۱ دسمبر ۱۹۱۶ء ارکان انتظامیہ کی جانب سے میموریل بھیجا گیا اور اُسمین تفصیل کے ساتھ اپنی تمام ضرورتین عرض کی گئین، ہم کو کامل توقع تھی کہ ہز آنر ہماری درخواست کو شرف پذیرائی عنایت فرمائین گے مگر افسوس ہے کہ جنگ کی وجہ سے اس قدر جلد جلد حالات بدلتے رہتے ہین کہ ائندہ کی کسی بات پر بھروسہ نہین کیا جاسکتا، ہز آنر نے ہمارے میموریل کے جواب مین دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے حالت موجودہ مین مدد دینے سے معذرت ظاہر فرمائی اور اس طرح ہماری یہ امید بھی جاتی رہی،

حضرات! باوجود ان تمام دشواریون اور مایوسیون کے ہم نے جدوجہد مین کوئی کمی نہین کی ندوۃ العلما کا اثر از سر نو پیدا کرنے کے لیئے ملک کے با اثر حضرات سے خط وکتابت کی گئی وکلا روانہ کئے گئے، ارکان انتظامیہ کو بار بار توجہ دلائی گئی، دوران سال مین تقریباً تین تین مہینہ کے بعد مجلس انتظامی کے چار اجلاس اور مجلس نظامت کے دس اجلاس منعقد ہوئے اور ارکان انتظامیہ نے توجہ اور دلچسپی سے سب کام انجام دیئے کبھی یہ نہین ہوا کہ کورم پورا نہونے کی وجہ سے جلسہ نہو سکا ہو، جیسا کہ ہندوستان کے دیگر مجالس مین اکثر ہوا کرتا ہے اور خود ندوۃ العلما مین اس سے پہلے کئی بار ہو چکا ہے یہ بات اس کی دلیل ہے کہ پہلے سے زیادہ ارکان کو ندوۃ العلما کے ساتھ دلچسپی پیدا

ہوگئی ہے۔

اِس سال جناب بابو نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کی توجہ اور مہربانی سے امرتسر مین از سرِ نو معین الندوہ قائم ہوئی اور خوشی کی بات ہے کہ ارکان و عہدہ داران معین الندوہ دلآویزی کے ساتھ کام کر رہے ہین۔

ندوۃ العلماء کے صیغہ تعمیر کا کام بہت عرصہ سے بند ہوا اور جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری سکرٹری تعمیرات اِس عہدہ سے بہت زمانہ ہوا مستعفی ہو چکے ہین اِس سال اِس عہدہ پر نواب سیّد علی حسن خان صاحب بہادر کا انتخاب کیا گیا اور اُنکی مدد کے واسطے خواجہ سیّد رشید الدین حسین صاحب جوائنٹ سکرٹری منتخب کئے گئے۔

نواب صاحب ممدوح نے بحیثیت معتمد مال و معتمد صیغہ تعمیر صیغہ مال و صیغہ تعمیر کے علیحدہ علیحدہ ضوابط تیار کئے ہین جنمین ضابطہ تعمیرات جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۹- مارچ ۱۹۱۷ء مین بعد غور و بحث کے طے ہو کر منظور ہو گیا ہے اور ضابطہ مال ایک مجلس ماتحت کے سپرد (بغرض غور و بحث) کر دیا گیا ہے نیز نقشہاے کتب حساب ایک دوسری مجلس ماتحت کے سپرد کیے گئے ہین امید ہے کہ آئندہ جلسہ انتظامیہ مین یہ دونون چیزین طے ہو جائینگی۔

ضابطہ تعمیرات کی منظوری کے علاوہ جو کام صیغہ تعمیر مین ہوے ہین وہ حسب مندرجہ ذیل ہین

(۱) جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۷- دسمبر ۱۹۱۶ء مین طے ہوا کہ آیندہ سے کام ذریعہ ٹھیکہ کسی ماہر انجینیر کی نگرانی مین ہوا کرے اور سامان مصالحہ بطور امانی خریدا جائے اِس سے مقصود یہ تھا کہ مستقل عملہ تعمیر کی بچت رہے گی اور کام اصولِ فن تعمیر کے موافق ہوگا، اِس تجویز کے موافق مسٹر محمد احسن الزمان سندیافتہ کویرزیل کالج سے جو دولت آصفیہ حیدر آباد مین مدت تک کار تعمیر انجام دے کر اب لکھنؤ مین کار و بار کرتے ہین خط و کتابت کی گئی اور جناب ممدوح نے از راہ ہمدردی کار ملنے قبل کی

انجام دہی کا معاوضہ پانچ فیصدی منظور فرمایا (الف) تیاری نقشہ جات ڈزائن اسکیچ و ٹمیٹ (ب) جانچ و نگرانی کار ٹھیکہ دار وغیرہ (ج) پیمائش کار ٹھیکہ دار (د) جانچ اشیاء تعمیر (ہ) تیاری بل، یہ بھی طے ہو گیا ہو کہ فیس ہمیشہ ختم کار کے وقت دی جائے گی

(۲) حسب ذیل نقشہاے عمارات دار العلوم نہایت محنت سے مرتب کیے گئے جنکی ساخت مین کفایت شعاری، استحکام، سادگی اور عربی طرز عمارت ملحوظ رکھی گئی ہو (الف) نقشہ تقسیم عمارات اراضی دار العلوم نقشہ مسجد، مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ و السلام کے نمونہ پر جو نہایت واضح و تفصیلی بنایا گیا ہو اور اُسکے اجزا، گنبد، مینار، محراب، اور پھاٹک کے جُدا جُدا نقشے بناے گئے ہین (ج) نقشہ کتب خانہ جو دار العلوم کے جانب شرق مسجد کے مقابل تجویز کیا گیا ہو (د) نقشہ دار الاقامہ مع عمارات ملحقہ مثلاً دیبشیہ وغیرہ دو منزلہ یہ عمارت تین حصون پر تقسیم کی گئی ہو، اُس کا درمیانی حصّہ دار العلوم کے محاذ مین ہوگا اور دو دیگر حصّے شرقاً و غرباً مین ہونگے سمت شمال پھاٹک مع بنگلہ ہو اور وسط مین حوض فوارہ، چمن اور سڑکین ہونگی، دار العلوم اور دار الاقامہ کی مابین اراضی طلبہ کی ورزش کے لیے چھوڑی جائے گی پوری تفصیل اُسکے ضمیمہ رپوٹ اور نقشون کے معائنہ سے معلوم ہو سکتی ہو جو چھپوا کر آویزان کر دیے گئے ہین (۳) سال زیر بیان مین منجملہ کارہاے تعمیر کے حسب مندرجہ ذیل کام انجام دیے گئے ہین۔ (الف) سفیدی دار العلوم و مرمت باورچیخانہ و دار الطعام وغیرہ (ب) کمرہ ہاے دار العلوم مین ۲۶ جوڑ دروازے لگائے گئے اور ۴۸ جوڑ کھڑکیان اور ۶ عدد چوکھٹ بازو اور ۴۲ عدد کھڑکیان روشندانون مین لگائی گئین۔

(ج) دار العلوم کے ہال اور برآمدہ مین گٹی کٹوا کر زمین کو فی الجملہ مضبوط کر دیا گیا ہو (د) بسلسلہ تعمیر مسجد مطبخ و دار الطعام کہنہ کی عمارت اپنے موقع سے ہٹائی گئی اور زمین ہموار کر کے مسجد کی داغ بیل ڈالی گئی اور اسی سلسلہ مین خدا کے بھروسہ پر آغاز کار کر دیا گیا ہو، اب ضرورت اس بات کی ہو کہ آپ ہماری

حوصلہ افزائی فرمائیے اور فراخ دلی سے ہم کو مدد دیجئے۔

دار العلوم

مثلِ سال گذشتہ کے اس سال بھی دار العلوم کی طرف ارکان انتظامیہ نے زیادہ توجہ مبذول کی سب سے پہلے نصاب درس پر غور کیا گیا ۱-۲ اپریل ۱۹۱۶ء کے جلسہ انتظامیہ مین مجلس علما اصلاح نصاب کے واسطے قائم کی گئی اور ہندوستان کے چیدہ اشخاص جو تعلیمی کامون مین مہارت رکھتے ہین اس مجلس کے ممبر نامزد کیے گئے قبل اسکے کہ مجلس علما کا کوئی جلسہ منعقد کیا جائے ناظم ندوۃ العلما نے مہتمم دار العلوم سے خواہش کی کہ وہ مدرسین دار العلوم سے نصاب زیر درس کے متعلق رپورٹین حاصل کر کے مع اپنی یادداشت کے بھیجین ان رپورٹون کے آنے کے بعد اُنکی متعدد کاپیان مع نصاب زیر درس کے ہر ایک ممبر کو بھیجدی گئین تاکہ وہ پہلے سے اُس پر تیار ہو جائین اُسکے بعد دسمبر ۱۹۱۶ء مین جلسہ منعقد کیا گیا اور تمام کتابین جن پر بحث ہونی چاہیئے تھی موجود کر دی گئی نیز مدرسین دار العلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اس مجلس مین شریک ہو کر اپنے خیالات ظاہر فرمائین چنانچہ اس طریقہ سے مسلسل کئی روز کی نشست اور غور و بحث کے بعد نصاب مرتب کیا گیا جو امید ہے کہ دار العلوم کے مقاصد و اغراض کے لحاظ سے بہترین نصاب ہو گا۔ اس نصاب کو دورانِ سال مین نافذ کرنا مناسب نہ تھا اس واسطے قرار دیا گیا ہے کہ شوال ۱۳۳۵ھ سے جو تعلیمی سال کے آغاز کا زمانہ ہے اُسکے موافق تعلیم دی جائے گی۔

اس نصاب کی متعدد خصوصیتون مین سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہشت سالہ خواندگی مین سے پہلے اور دوسرے درجہ سے انگریزی تعلیم نکال ڈالی گئی ہے کیونکہ دو دو مشکل زبانون کے سیکھنے کا بار چھوٹے چھوٹے بچون پر ناقابل برداشت تھا اور نتیجہ اُس کا یہ ہوتا تھا کہ ابتدا ذہنی کمزوری

تھی پھر آخر تک یہ بگاڑ انکی استعداد دن مین باقی رہتا تھا ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہی کہ اُسکو قابل تحمل بنانے پر زیادہ کوشش کی گئی ہی تاکہ عربی اور انگریزی کے ایکساتھ پڑھنے اور دونون پر برابر محنت کرنے سے اُنکے قولے دماغی پر مُضر اثر نہ پڑے جو زمانہ حاضرہ مین انگریزی تعلیم کا لازمی نتیجہ ہوگیا ہی ایک خصوصیت اسکی یہ ہی کہ باوجود اُسکے ہلکے کیئے جانے کے ادب اور دینیات کا معیار تعلیم بہت بلند کردیا گیا ہی ایک خصوصیت اس نصاب کی یہ ہو کہ بعض ضروری ضروری فنون جو اب تک کسی وجہ سے چھوٹے ہوے تھے کے لیے بھی اس مین گنجائش نکالی گئی اور فن مناظرہ و ہیئت کی تعلیم بھی داخل نصاب کردیگئی علاوہ اسکے اور بھی خصوصیتین ہین جو انشاءاللہ تعالیٰ ظاہر ہونگی۔

مگر صاحبو! صرف نصاب کی مناسب ترتیب کافی نہین ہی۔ اسکے ساتھ طریقہ تعلیم کو بھی دخل ہی اس لیے ارکان ندوۃ العلما نے مدرسین دار العلوم کے انتخاب مین پوری پوری جدوجہد کی ہی اور بہترین لوگون کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہی اور صرف ونحو کے درجہ کے لیے ایک مدرس کو کافی نہین سمجھا اس سال ایک مدرس کا اور اضافہ کردیا ہی جس سے امید ہو کہ چھوٹے بچون کی تعلیمی پرداخت بہ نسبت پہلے کے اب زیادہ ہوسکے گی۔

بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال طلبہ کی تعداد بھی بڑھ گئی ہی اور اگر ندوۃ العلما مین طالب علمون کے رہنے کی زیادہ گنجائش ہوتی اور دار الاقامہ بن چکا ہوتا تو دوچند وسہ چند طلبہ لیئے جاسکتے تھے۔ تاہم بہ نسبت سال گذشتہ کے اس سال چالیس طلبہ کا اضافہ ہوا ہی پچھلے سال اپریل ۱۹۱۶ء تک ستر طلبہ درج رجسٹر ہوے تھے اور اس سال اب تک ایک سو طالب العلمون کا نام درج رجسٹر ہوچکا ہی جن کی اوسط حاضری ۹۴ ہی ان مین ۵۹ طلبہ دار الاقامہ مین رہتے ہین اور ۲۵ طلبہ کو ندوۃ العلما کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہی۔

گوشوارہ حساب آمد وصرف ندوۃ العلماء ودار العلوم

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر	تفصیل مدات آمدنی	مقدار: روپیہ	آنہ	پائی
١	٢	٣	۴	٥
	بقایا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۶ء	[illegible]	٣	١٠ پائی
	تحویل بنک آف بنگال [illegible] ١٢/١٠			
	تحویل سرمایہ محفوظ [illegible] ٥/٦			
	تحویل معتمد صاحب ١/٦ پائی			
١	تعلیم دار العلوم	[illegible]	١٥	٠
٢	وظائف طلبہ	[illegible]	١١	٠
٣	انعام تفسیر وحدیث	[illegible]		
۴	چندہ تعمیر مسجد	[illegible]	٠	٠
٥	چندہ تعمیر دار الاقامہ	[illegible]	١٥	٧ پائی
٦	عام اغراض ندوۃ العلماء	[illegible]	١۴	٣ پائی
٧	چندہ رکنیت	[illegible]	٠	٠
٨	امانت	[illegible]	١٣	١ پائی
٩	زکوٰۃ	[illegible]	٠	٠
١٠	فروخت کتب۔ کتب خانہ	[illegible]	٨	٠
١١	فروخت کتب روئداد	[illegible]	٥	٠
١٢	رسالہ الندوہ	[illegible]	١٠	٠
١٣	چندہ تکمیل عمارت دار العلوم	[illegible]	١٢	٣ پائی
١۴	محمد ہاشم بہاری متعلم دار العلوم	[illegible]	٠	٠
١٥	متفرقات ندوۃ العلماء	٠	٩	٠
	میزان صفحہ	[illegible]	١	٢ پائی

نمبر	تفصیل مدات خرچ	مقدار: روپیہ	آنہ	پائی
١	٢	٣	۴	٥
٢	تنخواہ ملازمین دار العلوم	[illegible]	۴	٩ پائی
٢	وظائف طلبائے غیر مستطیع	[illegible]	١۴	٠
٣	ڈاک دار العلوم	[illegible]	١۴	٦ پائی
۴	طبع دار العلوم	[illegible]	١٣	٦ پائی
٥	خرید کتب درسیہ	[illegible]	٣	٠
٦	لگان اراضی نزول دار العلوم	[illegible]	١	٢ پائی
٧	دار الاقامہ	[illegible]	۴	٠
٨	طبع پرچہ امتحان دار العلوم	[illegible]	١	٠
٩	کتب خانہ دار العلوم	[illegible]	١	٠
١٠	مرمت وصفائی دار العلوم	[illegible]	١٣	٣ پائی
١١	تنخواہ وکلاء دار العلوم	[illegible]	٠	٦ پائی
١٢	تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء	[illegible]	٨	٨ پائی
١٣	سفر خرچ وکلاء	[illegible]	١	٩ پائی
١۴	سفر خرچ عہدہ داران	[illegible]	٨	٩ پائی
١٥	طبع ندوۃ العلماء	[illegible]	١١	٠
١٦	ڈاک ندوۃ العلماء	[illegible]	٦	٦ پائی
١٧	متفرقات وسائر خرچ ندوۃ العلماء	[illegible]	١۴	٩ پائی
١٨	مصارف جلسہ سالانہ ندوۃ العلماء	[illegible]	٣	١٠ پائی
١٩	مہمانداری ندوۃ العلماء	[illegible]	١٢	٦ پائی
	میزان صفحہ	[illegible]	١٠	٥ پائی

نمبر	تفصیل مدات آمدنی	مقدار روپیہ	آنہ	پائی
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان صفحہ سابق	[illegible]	۱/	۲
۱۶	دارالاقامہ	[illegible]	۸/	۱
۱۷	لگان اراضی نزول	[illegible]	۰	۰
۱۸	واپسی ڈاک	۰	۰	۰
	میزان اصل آمدنی	[illegible]	۱۰/	۱
	واپسی حسب الخرچ	[illegible]	۵/	۰
	میزان سال حال	[illegible]	۱۵/	۱
	میزان کل سال حال مع بقایا سابق تا ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	[illegible]	۲/	۱
	دستخط محمد علی معتمد مال			

نمبر	تفصیل مدات خرچ	مقدار روپیہ	آنہ	پائی
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان صفحہ سابق	[illegible]	۱۰/	۵
۲۰	امانت	[illegible]	۱۰/	۱۰
۲۱	سید محمد ہاشم بہاری متعلم	[illegible]	۰	۰
۲۲	متفرقات و سائر خرچ دار العلوم	[illegible]	۰	۹
۲۳	زکوٰۃ	[illegible]	۸/	۰
۲۴	رسالہ الندوہ	[illegible]	۷/	۰
۲۵	تعمیر دار العلوم	[illegible]	۱۴/	۱۱
۲۶	سفر خرچ دار العلوم	[illegible]	۴/	۲
۲۷	خرید فرنیچر دار العلوم	[illegible]	۹/	۰
۲۸	میزان کل اصل مصارف	[illegible]	۱/	۵
۲۹	حسب الخرچ	[illegible]	۱۱/	۱۱
۳۰	میزان کل مصارف	[illegible]	۱۳/	۴
۳۱	بقایا ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	[illegible]	۵/	۷
۳۲	تحویل بنک آف بنگال لکھنؤ [illegible]			
۳۳	تحویل معتمد صاحب مال ۱۵/ ۹			
	میزان کل	[illegible]	۲/	۱۱
	محمد علی حسن (معتمد مال)			

نقل تنقیح جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل منقح حسابات ندوۃ العلما

(متعلق گوشوارہ آمد و صرف ندوۃ العلما من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء)

گوشوارہ سالانہ بابتہ سنین ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷ء لغایتہ ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء حسب تنقیح من درست ہین جلد طبع ہوکر شائع کیا جائے

نظام الدین حسن بی-اے بی ایل
منقح حسابات ندوۃ العلما لکھنؤ۔

رپورٹ ختم ہونے پر جناب مولوی عبد اللہ احمد صاحب نے تحریک کی رپورٹ منظور کی جائے جسکی تائید آنریبل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے کی اور رپورٹ بالاتفاق منظور کی گئی، بعد ازان جناب صدر انجمن کی طرف سے تجویز نمبر ۱ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی گئی۔

"اس جلسہ کی رائے مین مسلمان باشندگان ہند کو جو گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہین لازم ہے کہ موجودہ زمانہ مین بھی اپنے وفادارانہ طریق عمل کو قائم رکھین"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے جناب صدر انجمن نے مختصر تقریر فرمائی جس کا ماحصل حسب ذیل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام نے ہم کو تہذیب و امتیاز مدارج کی تعلیم دی ہے اسی لیے بچے والدین کا اور چھوٹے پیرانہ سال بزرگون کا ادب کرتے ہین اگرچہ اس زمانہ کی یہ کیفیت ہے کہ بچہ ہر چیز کی علت و سبب دریافت کرتا ہے اگر یہی لیل و نہار رہا تو خدا حافظ ہے، بہرحال مسلمانون کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اُن کو حکام کی اطاعت و وفاداری کی تعلیم دی گئی ہے یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہو اُسکی اطاعت کرو اور اگر تمکو کوئی شکایت ہے تو اُسکو ادب و شائستگی سے پیش کرو واقعہ ہجرت حبشہ سے اسلام کے طریق عمل کا اندازہ ہوسکتا ہے غرض ہر حکومت و گورنمنٹ کے ماتحت وفادارانہ زندگی ہمارا طریق عمل

ہونا چاہیئے اسکے لیئے کسی رزولیوشن کی مطلق حاجت نہ تھی لیکن چونکہ آجکل زمانہ بھرمین آگ لگی ہوئی ہی اور عناصر اربعہ باہم مصروف پیکار ہین اور لوگ ترمیہم بحجارۃ کا مصداق بن رہے ہین اور گورنمنٹ کے مشکلات مین اضافہ ہوگیا ہی اس لیئے گورنمنٹ کی مصروفیت کے زمانہ مین امن وامان کا قائم رکھنا ہمارا فرض ہی یعنی اس موقع پر امن وامان قائم رکھنے مین ہم کو گورنمنٹ کی مدد کرنا چاہیئے. لہذا ہم اپنا فرض سمجھتے ہین کہ لوگون کو قیام امن و وفادارانہ طرزعمل اختیار کرنے کی ترغیب دین۔

مذکورۂ بالا تقریر کو لوگون نے عام طور پر پسند کیا اور تجویز نمبر(۱) بالاتفاق منظور کی گئی۔

اسکے بعد آنریبل یعقوب حسن سیٹھ صاحب نے منجانب آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب بیان کیا کہ ۳ بجے سہ پہر کو ندوۃ العلماء کے پنڈال مین انجمن تعلیمی جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس منعقد ہوگا۔ چنانچہ یہ اجلاس زیر صدارت آنریبل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب منعقد ہوا جسکے حالات ہم عدم گنجائش کی وجہ سے ندوۃ العلما کی سالانہ روداد مین شایع کرنے سے معذور ہین

افتتاحی اجلاس ختم ہونے سے پہلے لارڈ پنٹلینڈ گورنر مدراس کی چٹھی حاضرین کو سُنائی گئی جسکا ترجمہ حسب ذیل ہی۔

ترجمہ چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنر مدراس

مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۱۷ء

جناب من! بجواب اس عنایت آمیز دعوت کے جو آپ نے ہز اکسلنسی کو جلسہ ندوۃ العلماء کی شرکت یا اُسکے افتتاح کے لیے دی تھی، مین ہز اکسلنسی کے رنج کا اظہار کرتا ہون کہ پبلک کامون اور دوسرے کامون کا اتنا بار اُن پر ہوگیا ہی کہ اسمین اضافہ کرنا ممکن نہین۔

مین آپ سے استدعا کرتا ہون کہ آپ جلسہ ندوۃ العلما مین ہز اکسلنسی کی بہی خواہی اور اُنکی اس توقع کا اظہار کردین کہ ہز اکسلنسی یہ چاہتے ہین کہ اس جلسہ سے اراکین ندوۃ العلماء کے توقعات پورے ہون

مندرجہ بالا چٹھی سُنانے کے بعد ندوۃ العلما کا افتتاحی جلسہ ایک بجے ختم ہوا اس اجلاس مین مسٹر ایف آر ٹیج کمشنر پولیس اور مسٹر باوانندم سپلے اسسٹنٹ کمشنر پولیس آخر تک شریک رہے۔

شب کو حسب دستور عام جلسہ وعظ منعقد ہوا جسمین ہزارون مسلمان شریک تھے۔

دوسرا اجلاس

۸- اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ روز یکشنبہ

۹ بجے صبح سے ۱ بجے تک

سب سے پہلے مولوی حسین میان صاحب خلف مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے قرآن مجید کی تلاوت کی اُسکے بعد جناب مولوی حکیم سید فخرالدین صاحب فخری میلاپوری نے تجویز نمبر ۱ حسب ذیل الفاظ مین پیش کی۔

"یہ جلسہ جناب نواب وقارالملک بہادر کے انتقال پرملال کو قومی مصیبت خیال کرتے ہوئے اپنے دلی رنج وتاسف کو ظاہر کرتا ہوا یہ تجویز کرتا ہو کہ نواب صاحب مرحوم کے لیے دعاے مغفرت اور اُنکے پسماندون سے دلی ہمدردی ظاہر کیجاے"

اس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے نواب صاحب مرحوم کے فضائل ومحاسن کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ ہماری قوم کے نہایت ممتاز ونامور شخص تھے اور کالج مین مذہبی رنگ پیدا کرنے اور دینداری کے پھیلانے مین اُنھون نے نہایت سعی وکوشش کی۔

مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج نے اسکی تائید کی اور تمام حاضرین نے مرحوم کے لیے دعاے مغفرت مانگی اسکے بعد جناب مولوی محی الدین صاحب جیدہ نے تجویز نمبر ۲ حسب ذیل الفاظ مین

پیش کی :-

"یہ جلسہ جناب مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب علیگڈھی کی وفات پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوے تجویز کرتا ہو کہ اُنکے لیے دعاے مغفرت اور اُنکے پسماندون سے اظہار ہمدردی کیا جاے"

اِس تجویز کو پیش کرتے ہوے فاضل محرک نے بیان کیا کہ میرے ذمہ ایک دردناک فرض مقرر کیا گیا ہو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہماری زبان مین ایک لفظ احساس ہو جو ہمارے تعلقات رشتہ داری و شاگردی و استادی کو شامل ہو، اِس احساس کی بدولت انسان انسان بن سکتا ہو اور یہ احساس زندگی کے ساتھ منقطع نہین ہوجاتا بلکہ مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہو' اسی احساس کا اثر ہو کہ ندوۃ العلماء نے اپنا فرض خیال کیا کہ وہ مرحوم کی تعزیت کا رزولیوشن پاس کرے' اگر آپ مولانا مرحوم کے حالات زندگی پر غور کرین تو آپکو معلوم ہوگا کہ انکو ندوۃ العلماء سے کیا علاقہ ہو ندوۃ العلماء سے علاقہ رکھنا گویا تمام ہندوستان کے مسلمانون سے علاقہ رکھنا ہو۔ مولانا مرحوم کو تمام ہندوستان اور جنوبی ہند سے خاص تعلق تھا یہان جو علم کی نہرین جاری ہین اُن کا سرچشمہ مولانا مرحوم ہی کی ذات مبارک تھی' مدراس کے پہلے اجلاس کے موقع پر مجکو کچھ شکوک تھے ناظم ندوۃ العلما نے اُن کا عمدگی سے ازالہ کیا لیکن پھر مولانا ممدوح نے اِس طریقہ سے سمجھایا کہ مین سمجھ گیا، اگر مین مولانا ممدوح کی زیادہ تعریف کرونگا تو وہ سلسلہ تلمذ کی وجہ سے سمجھی جائے گی۔ لیکن مشک آنست کہ خود ببوید، علما ہماری قوم کی آباے روحانی ہین اِس لیے قابل عزت ہین۔ لہذا مین تحریک کرتا ہون کہ اِس تجویز کو پاس کیا جائے۔

مولانا غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوے فرمایا کہ فاضل ویلور نے جو تجویز پیش کی ہو مین اُسکی تائید کے لیے کھڑا ہوا ہون مین یہ بتانا چاہتا ہون کہ مولانا مرحوم کو ندوۃ العلماء سے کیا تعلق تھا؟ حضرت مولانا ممدوح درحقیقت بانیان ندوہ مین سے ہین' اور اُنکو ندوۃ العلماء سے جو تعلق تھا اُسکو الفاظ مین ظاہر کرنا دشوار ہو اگرچہ موت العالِم موت العالَم عام طور پر مشہور ہو لیکن مولانا مرحوم درحقیقت اسکے صحیح مصداق تھے

مین مدت تک اُنکی صحبت مین رہا ہون اور اُنکے محاسن و کمالات سے واقفیت حاصل کرنے کا مجکو موقع ملا ہی مین نے کبھی اُنکی مجلس مین بدگوئی نہین سنی جب کبھی کفر کا فتویٰ اُنکے سامنے پیش ہوتا تھا تو وہ اُسپر دستخط نہین فرماتے تھے۔ مولانا مرحوم بذات خود ایک یونیورسٹی تھے ہندوستان کے تمام نامور علما اُنکے سلسلۂ تلمذ مین داخل ہین و بانیان ندوۃ العلما مین بھی قریباً ہر شخص کو اُنکے سلسلۂ تلمذ مین داخل ہونیکا شرف حاصل تھا۔ اُنکی وفات پر اظہار رنج والم اس لیے کیا جاتا ہی کہ لوگون کے دلون مین احساس پیدا ہو۔ غرض مین نہایت جوش سے اِس تجویز کی تائید کرتا ہون، چنانچہ یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے تجویز نمبر ۲ پیش کی جسکے الفاظ حسب ذیل ہین:

"یہ جلسہ شمس العلما مولانا عبدالوہاب صاحب بہاری، شمس العلما مولانا غلام رسول صاحب مدراسی اور مولانا مرتضیٰ صاحب مدراسی کی وفات پر اپنے دلی رنج و ملال کا اظہار کرتے ہوے اُنکے لیے دعاے مغفرت کی تحریک کرتا ہی"

اِس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے بیان کیا " احضرات اگرچہ مخلوقات پر اللہ جل شانہ کی نعمتین بے شمار ہین لیکن سب سے بڑی نعمت علم ہی علم ایسی نعمت ہی کہ جس سے انسان خود بھی لطف و سرور حاصل کرتا ہی۔ اور دوسرون کو بھی فائدہ پہونچاتا ہی۔ ایک مفلوک الحال عالم جو کنج تنہائی مین بیٹھا ہوا مطالعہ کتب کرتا ہی یا مباحثہ و مذاکرہ سے جو لُطف حاصل کرتا ہی وہ سلاطین کو بھی میسّر نہین ہی۔ اِس لیے علماے ربانی کا دنیا سے اُٹھ جانا ایک ایسا واقعہ ہی جس پر ہر شخص کو ماتم کرنا چاہیے۔ چونکہ وقت کم ہی اسلیے مین کوئی طویل تقریر نہین کرون گا، مجکو اُمید ہی کہ آپ اِس تجویز کی تائید کرین گے،

مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے اِس تجویز کی تائید کرتے ہوے فرمایا حضرات! آج کا اجلاس صبح سے مجلس ماتم بنا ہوا ہی، داستان رنج والم کچھ اسطرح چھڑی ہی کہ ختم ہونے پر نہین آتی۔

ہمارے محترم علما جو اس مجلس کی زینت ہوا کرتے تھے ہم سے رخصت ہو رہے ہین، اب اُنکی صورتین کہین نظر نہین آتین ؎

ڈھونڈین اُنھی کس دیس بستیان ہین + اب جنکے دیکھنے کو آنکھین ترستیان ہین

مدراس کے دونون بزرگ علماء کے بعد مولانا عبدالوہاب صاحب بہاری تیسرے بزرگ تھے جن کا ہم ماتم کر رہے ہین، اُن کی وفات ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے، افسوس کہ ہم مین سے جو اُٹھ جاتا ہے وہ اپنا کوئی قائم مقام نہین چھوڑتا چونکہ اِن بزرگون کی وفات سے مسلمانون کو نقصان پہونچا ہے، اس لیے مین نہایت صدق دل سے اِس تجویز کی تائید کرتا ہون آپ حضرات بھی اِن بزرگون کے لیے دعاے مغفرت کیجیے۔

یہ تجویز بالاتفاق پاس ہوئی اور ان سب بزرگون کے لیے دعاے مغفرت مانگی گئی۔

بعد ازان مولوی عبدالمجید صاحب شرر ایڈیٹر قومی رپورٹ نے تجویز نمبر ۵ پیش کی جو پرچہ نظام اوقات مین نمبر ۵ پر درج تھی۔ اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہین۔

”ندوۃ العلما کا یہ جلسہ تحریک کرتا ہے کہ سرکاری اور امدادی اسکولون اور کالجون مین مسلمانون کی مذہبی تعلیم کا وقت دوران اوقات مقررہ مین معین فرمائے اور موجودہ مذہبی انتظامات مین سہولت عطا فرمائے نیز مشنری درسگاہون مین مسلمانون کو انجیل کی تعلیم سے علحدہ رہنے کا اختیار دے“

اِس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے بیان کیا کہ یہ تجویز پروگرام مین نمبر ۵ پر درج تھی اور مین اُسکا محرک نہ تھا لیکن محترم صدر کی تعمیل ارشاد کی بنا پر مین پیش کرتا ہون، اِس تجویز کے دو حصے ہین پہلا حصہ مسلمانون کی مذہبی تعلیم کے متعلق ہے دوسرا انجیل کی تعلیم کے متعلق اِس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانون کو مذہبی تعلیم کے لیے جو وقت دیا جائے وہ تعلیمی گھنٹون کے اندر ہو، ہمارے صوبہ مین تعلیم کا وقت ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہے۔ ہم گورنمنٹ کے شکرگذار ہین کہ اُس نے ہم کو اپنے مذہبی ضرور یات کے

انجام دینے کا موقع دیا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہین کہ موجودہ طریقہ تعلیم اس قابل ہے کہ جلد گورنمنٹ اُس پر نظر ثانی کرے' ماہرین تعلیم ہرگز یہ نہ کہین گے کہ مذہبی تعلیم غیر مفید ہے۔ بلکہ اکثر واقف کار صحاب نے تسلیم کیا ہے کہ موجودہ تعلیم کا اصلی نقص یہ ہے کہ اُس مین مذہبی تعلیم کا عنصر نہین ہے۔

لارڈ ہارڈنگ نے ایک موقع پر بیان کیا تھا کہ ہماری تعلیم مین ایک خرابی ہے' جو چیز ہمارے یہان نہین پائی جاتی وہ خدا ہے۔ لیکن یہ چیز ہمارے (مسلمانون کے) یہان موجود ہے' اور ہم اُس کو چھوڑنا نہین چاہتے لہذا ہم کو اجازت دیجاے کہ ہم مذہبی تعلیم کا مستقل انتظام کرین' جو گھنٹے اب دیئے جاتے ہین وہ ناکافی ہین' جو لڑکا ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ذمہ داری کے بوجھ اور احساس کے ساتھ کام کرتا ہے' وہ دینیات کی تعلیم کے لیے وقت نہین نکال سکتا۔ بلکہ دینیات کے مدرس اُسکو اجازت دے دیتے ہین کہ وہ انگریزی کے لیے تیاری کرے جو مستقل کام ہے لہذا ایسا وقت جو مذہبی تعلیم کے لیے مفید ہو صرف باضابطہ اوقات کے اندر مل سکتا ہے کیا سبب ہے کہ انجیل کی تعلیم کے لیے تو وقت ہے لیکن قرآن مجید کے لیے نہین ہے' کہا جاتا ہے کہ انجیل کی تعلیم ہمیشہ سے ہوتی ہے لیکن یہ کوئی دلیل نہین ہے۔

گورنمنٹ انگریزی علوم وفنون کو پھیلانا چاہتی ہے اور ہم اسکے ساتھ اپنی زبان مین مذہبی تعلیم بھی دینا چاہتے ہین اگر گورنمنٹ مذہبی واخلاقی تعلیم کا فیصلہ ہماری راے وانتخاب پر چھوڑ دے تو وہ ہماری اخلاقی خوبیان مشاہدہ کر سکتی ہے اگر مسلمانون کو مسلمان رکھا جاے تو وہ ہمیشہ وفادار رہین گے۔

اسی طرح ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ جو طلبہ انجیل نہ پڑھنا چاہین اُنکو اسکا اختیار دیا جاے۔

خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب نے اِس تجویز کے متعلق ترمیم پیش کی اور مختلف صحاب نے

اِس تجویز پر مباحثہ کیا آخرکار جناب صدر نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ تجویز نظر ثانی اور دوبارہ غور و فکر کے لیے جماعت استقبالیہ کے سپرد کردی جائے غرض یہ تجویز ملتوی کردی گئی۔

اسکے بعد تجویز نمبر ۶ جو پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ۲ پر درج ہی خود محترم صدر نے پیش کی اس تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہین۔

"یہ جلسہ دار العلوم حیدر آباد دکن کے اصلاحِ نصاب اور ترقی کو بہ نظر مسرت دیکھتا ہی اور امید کرتا ہی کہ حسب وعدہ دار العلوم حیدر آباد کو مشرقی یونیورسٹی کے درجہ تک جلد پہونچایا جائے"

محترم صدر نے مذکورہ بالا تجویز کو پیش کرتے ہوے ایک دلچسپ تقریر کی جسکا ماحصل یہ ہے کہ ناظم صاحب اور بعض دوسرے اصحاب کو معتبر ذریعہ سے یہ معلوم ہوا ہی کہ حیدر آباد کے نصاب مین اصلاح ہونے والی ہی، ریاستون کی خبرون کے متعلق جب تک صاف صاف معلوم نہو کچھ کہا نہین جا سکتا تاہم مجکو یہ خبر سُن کر نہایت خوشی ہوئی کہ اصلاح نصاب کی طرف اب ہر جگہ لوگ متوجہ ہو رہے ہین۔

ہم مولویون پر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ پُرانے نصاب کی اصلاح نہین کرتے ابتک پُرانی کتابین پڑھاتے چلے آتے ہین لیکن ہم ندوے والے اِس الزام سے بری ہین کیونکہ بمصداق

سوختم خود را و طرزِ سوختن شمع را پروانہ را آموختم

یعنی اصلاح نصاب کا اصلی محرک ندوۃ العلما ہی اور سب سے پہلے ندوۃ العلما ہی نے اُسکے لیے آواز بلند کی جسکی صدائے بازگشت گویا حیدر آباد و بھوپال بلکہ مصر و دیگر ممالک اسلامیہ تک پہونچی، اصلاح نصاب کے نام سے لوگ خواہ مخواہ گھبراتے ہین اور درس نظامیہ کو ناقابل تغیر سمجھتے ہین حالانکہ ہمارے بزرگ ملا نظام الدین نے یہ ہرگز نہین کہا تھا کہ اب اِس نصاب مین ہاتھ نہ لگانا یہ ہمیشہ قیامت تک یون ہی رہیگا لایمسہ الا المطھرون' نصاب مین برابر تبدیلیان ہوتی رہی ہین اور ہونگی اِس تبدیلی کا مقصد یہ ہی کہ روشن خیال علما پیدا ہون مین کل بھی عرض کرچکا ہون کہ زمانہ بدلتا

جاتا ہی اسلیے زمانہ کے ساتھ ہم کو بھی بدلنا چاہیئے۔ اور میرے خیال مین شیعہ سُنی اہل حدیث سب کو ایک نصاب پڑھانا چاہیئے۔ ان باتون کو سُن کر لوگ خیال کرتے ہین کہ ہم کوئی نیا مذہب بنانے والے ہین لیکن خدا جانتا ہی کہ یہ ہم لوگون پر اتہام ہی۔

ابتدا مین جب ندوۃ العلماء نے اصلاح نصاب کے مسئلہ کو چھیڑا تو کس قدر شور و غل برپا ہوا یہان تک کہ علماے ندوہ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور طرح طرح کے فتوے ہم لوگون نے دیکھے جنپر مربع مثلث، مستطیل، مدور مہرین لگی ہوئی تھین لیکن خدا جانتا ہی ندوہ ہٹا نہین آخرکار حق کو فتح ہوئی بعض اوقات لوگ جھوٹ بول کر فتح حاصل کر لیتے ہین اور سُرخرو بن جاتے ہین لیکن یہ فتح عارضی ہوتی ہی اسکا انجام بُرا ہوتا ہی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ آپ کے سامنے ہی وہ نہایت بے رحمی سے شہید کیے گئے، اور زن و فرزند قید کیے گئے لیکن آخرکار دنیا مین ڈنکا حسین کا بجا نہ کہ یزید کا۔

غرض اصلاح کے معاملہ مین ہم کو کسی کی پروا نہ کرنا چاہیئے، بلکہ ہمیشہ ثابت قدم رہنا چاہیئے، جب اصلاح کا کام شروع ہوتا ہی تو لوگ ہمیشہ شور و غل برپا کرتے ہین لیکن آخرکار زمانہ اُن کو تمام ضرورتین خود دکھا دیتا ہی اور جس کام سے ابتدا مین لوگ اعتراض کرتے ہین آخر مین اُسکو خود کرتے ہین۔ اور بعض ناعاقبت اندیش لوگ سب سے آخر مین کرتے ہین، غرض مین نہایت مسرت کے ساتھ اس تجویز کو پیش کرتا ہون امید ہی کہ آپ منظور کرین گے، چنانچہ تائید کے بعد یہ تجویز بالاتفاق پاس کی گئی۔

اسکے بعد جناب مولانا عبدالسبحان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے تجویز نمبر ۶ پیش کی جسکے الفاظ حسب ذیل ہین:-

"ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ تحریک کرتا ہی کہ مدراس مین ایک مرکزی مجلس اشاعت الاسلام کے نام سے باضابطہ قائم کی جاے وہ اپنا مستقل سرمایہ غربا کی تعلیم، مکاتب اسلامیہ کی اصلاح، اور عام مسلمانون کی بہبودی کے واسطے قائم کرے اور بذریعہ واعظین و مبلغین کے اُس کا انتظام کرے اور اس

مجلس اشاعت الاسلام کا دستور العمل زیر نگرانی معین الندوہ مدراس مرتب کیا جائے"

اس تجویز کو مولانا **عبد السبحان** صاحب نے نہایت جوش وخروش کے ساتھ پیش کیا، اور اشاعت اسلام کے مسئلہ پر پُرمغز تقریر کی جسکے سلسلہ مین آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگرچہ ہندوستان کی قریباً ہر اسلامی مجلس کے مقاصد مین ایک مقصد اشاعت اسلام بھی رکھا گیا ہو لیکن کافی سرمایہ نہونے کی وجہ سے اب تک یہ کام باقاعدہ طور پر نہین شروع کیا گیا۔ ہمارے صوبہ مین محدود سرمایہ جمع کیا گیا چھوٹی چھوٹی تنخواہون کے واعظ دورہ پر بھیجے گئے تو انھون نے اشاعت اسلام کو ترک کیا اور علیحدہ رکھا خود اپنا کام شروع کیا۔ اس لیے میرے خیال مین اس کام کو کافی سرمایہ سے باقاعدہ طور پر کرنے کی ضرورت ہو۔ یعنی اس کام کو جاری کرنے کے لیے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہو۔ لہذا اس کام کے لیے ہم کو پانچ لاکھ روپیہ بطور سرمایہ جمع کرنا چاہیے۔

مسلمانون کا اصلی کام امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہو اسلیے ہم مسلمان جب اشاعت اسلام کے فرض کو ادا کرین کیونکر مسلمان رہ سکتے ہین۔ اگر مدراس کے مسلمان اُس کی ضرورت کو محسوس کرکے اُسکو دل پر رکھ لین اور صرف ایک ایک روپیہ دین جب بھی ۴۲ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہو جس سے یہ ضروری کام نہایت آسانی سے شروع کیا جا سکتا ہو۔ خدا کے لیے ذرا دیہات کے مسلمانون کے حالات دریافت کیجیے جنکے واقعات سُنکر کلیجہ منھ کو آتا ہو۔ دوسرے مذاہب کے لوگ ان مقامات پر جاتے ہین اور اُن کو اپنے مذہب مین داخل کر لیتے ہین۔ لہذا ہم کو جلد ان دور اُفتادہ دیہات کے مسلمانون کی خبر لینا چاہیے۔ ہمارے پیغمبر **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کا اصلی کام اشاعت اسلام تھا۔ اسلیے ہم سچے مسلمان اسیوقت ہو سکتے ہین جب اس کام مین آنحضرت صلعم کی پیروی اختیار کرین لہذا مین تمام حاضرین سے درخواست کرتا ہون کہ وہ سچے اسلامی جوش سے اس تحریک کی تائید فرمائین۔

معز ز محرک کی تقریر کے بعد آنریبل سیٹھ **یعقوب حسن** صاحب نے ایک پُرمغز تقریر فرماتے ہوئے اس

تجویز کی تائید کی اور عالیجناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم نے نہایت پُرجوش و مؤثر لہجہ مین تائید مزید کی تقریر مین ایسا سوز و گداز تھا کہ جس نے حاضرین کے دلون کو جوش و اثر سے لبریز کر دیا۔ افسوس کہ یہ تقریر قلمبند نہین ہو سکی ورنہ ہم ناظرین روداد کی خدمت مین پیش کرتے، غرض کسی قدر تغیر الفاظ کے بعد عام رائے کی تائید سے یہ تجویز منظور کی گئی اور عملی ثبوت کے طور پر بزرگان مدراس نے قریباً ۴ ہزار روپیہ کے عطیات کا اعلان کیا۔

اس مبارک تجویز کے پاس ہونے کے بعد قریباً ۲ بجے اجلاس ختم ہوا۔

۴ بجے سہ پہر کو ندوۃ العلما کے پنڈال مین انجمن مشرقی اطبائے جنوبی ہند کا سالانہ اجلاس زیر صدارت جناب آنریبل خان بہادر میر اسد علی خان صاحب منعقد ہوا۔ اور جناب مولانا قاری شاہ محمد سلیمان صاحب نے مدرسہ طبیہ قدوسیہ کے کامیاب طلبہ کو اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم فرمایا۔

۹ بجے شب کو حسب دستور اجلاس عام منعقد ہوا، اور سب سے پہلے مدرسہ لطیفیہ ویلور کے دو عربی خوان طلبہ نے باہم عربی زبان مین مکالمہ کیا جس پر جناب صدر نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور کلمات تحسین سے اُن کا دل بڑھایا۔ بعد ازان جناب مولوی سید عبدالواحد صاحب متھراوی نے حقانیت اسلام پر نہایت مبسوط، مدلل، اور پُراثر تقریر کی جس کو تمام سامعین نے شوق و ذوق سے سُنا۔ آخر مین مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری نے وعظ بیان کیا جو بڑی دلچسپی سے سُنا گیا یہانتک کہ ۱۱½ بجے شب کو جلسہ برخاست ہوا۔



اجلاس سوم

۱۶ جمادی الاخری ۱۳۳۵ھ مطابق ۹ اپریل ۱۹۱۷ء روز دوشنبہ

۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

حسب دستور تلاوت کلام مجید سے اجلاس شروع ہوا بعدازاں جناب مولوی کنجی احمد صاحب نے اپنا عربی قصیدہ سنایا۔

القصیدة النخویة

انشدها المولوی کنجی احمد النخوی فی جلسة ندوة العلماء

رَوضُ المَقَالَةِ اِنَّمَا تَزدَانُ ۔۔۔ بِزُهُورِ حَمدٍ مَن هُوَ الرَّحمٰنُ
کَم نِعمَةٍ حَبَا مِنهُ مَعَ عِصیَانِنَا ۔۔۔ اَلعَدُّ یَقصُرُ عَنهُ وَالاَوزَانُ
اَلاَ رَفَعَ الاِرسَالُ لِلرُّسُلِ الاُلیٰ ۔۔۔ یَهدِی بِهِم لِصِرَاطِهِ المَنَّانُ
لَا کُلُّهُم بِالاِستِوَاءِ فَقَد اَتیٰ ۔۔۔ بِتَفَاضُلٍ مِن رَبِّنَا القُرآنُ
فَمُحَمَّدٌ خَیرُ الخَلَائِقِ کُلِّهِم ۔۔۔ مَانَالَ رِفعَةَ قَدرِهٖ اَحَدَانُ
نُورُ الوُجُودِ وَاَوَّلُ المَوجُودِ مِن ۔۔۔ مِنهُ الکِیَانُ اَتیٰ بِهِ البُرهَانُ
نُسِخَت بِمِلَّتِهِ المَذَاهِبُ وَالمِلَلُ ۔۔۔ وَجَمِیعُ کُتبٍ طَمَّهُ الفُرقَانُ
مِن اَوَّلِ الاَزمَانِ لَاحَ جَمَالُهٗ ۔۔۔ وَبِاٰخِرٍ اِظهَارُهٗ وَبَیَانُ
فَخِتَامُ کُلِّ الاَنبِیَاءِ مُحَمَّدٌ ۔۔۔ لَا لَا نَبِیَّ مِن بَعدِهٖ اِتیَانُ
صَلّٰی عَلَیهِ مُسَلِّمًا وَعَلَیهِم ۔۔۔ مِقدَارَ عَظمَةِ ذَاتِهِ الحَنَّانُ

مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْخَتْمِ جَاءَ كَاَنْبِيَا	عُلَمَاءُ اُمَّتِيَ اِذْهُمُ الْاِخْوَانُ
ظُلُمَاتُ جَهْلٍ فِي انْمَحَا بِسَنَاهُمُ	بِسَنَا بِهِمْ رَأْسُ الضَّلَالِ مُبَانُ
وَشَرَائِعُ الْاِسْلَامِ بَعْدَ مَمَاتِهَا	حُيِيَتْ لَهَا مِنْ رَوْحِهِمْ رَيْحَانُ
مِنْ هٰؤُلَاءِ جَمَاعَةُ الْعُلَمَاءِ فِيْ	نَانَدْوَةُ الْعُلَمَا لَهَا الْعُلْوَانُ
كُبَّارُ اَعْلَامٍ خِيَارُ الْكُمَّلِ	بَاهَتْ بِرَوْنَقِ نُوْرِهَا الْبُلْدَانُ
حِيْنَ انْتِدَاهُمْ اَنْجُمُ الْجَوْزَا تَرٰى	خَجِلَتْ نَظَرًا مِنْهُمْ لَهَا الْهَيَمَانُ
لِلْمُتَّقِيْنَ اَئِمَّةٌ فِيْهِمْ اَسَا	اَلْمُهْتَدُوْنَ وَمَنْ لَهُمْ اِيْمَانُ
الْاِقْتِدَاءُ بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ كَمَا	بِالنَّجْمِ يُهْدٰى مُنْتَهَا الْاَجْنَانُ
فَاِذَا ابْتَنٰى كُلُّ الْاُمُوْرِ لَهُمْ عَلٰى	شُوْرٰى فَهَلْ لِلشَّكِّ مِنْ شَكَّانُ
اٰرَاءُهُمْ بِاِصَابَةٍ مَشْهُوْدَةٌ	اَنْظَارُهُمْ بِدَلَائِلٍ اِمْعَانُ
بَاعِيْ قَصِيْرٌ فِي ثَنَاهُمْ عَاجِزٌ	بِمَدِيْحِهِمْ لَا لَا يُحِيْطُ لِسَانُ
مَقْصُوْدُهُمْ اِعْلَاءُ دِيْنِ اللّٰهِ وَالْــ	ـاِصْلَاحُ خَلْقِ اللّٰهِ وَالْاِحْسَانُ
بِحِسَانِ مَوْعِظَةٍ وَدَعْوَةِ حِكْمَةٍ	وَبِاَحْسَنٍ فَجِدَالُهُمْ تِبْيَانُ
وَجِهَادُهُمْ بِسَبِيْلِ رَبِّيْ دَائِمًا	بِمَحَاسِنِ الْحُجَجِ الْجَلِيَّةِ زَانُوْا
دَارُ الْعُلُوْمِ وَدَارُ فَتْوَاىَ دَارُهُمْ	تَصْنِيْفُ كُتُبٍ بِالصَّلَاحِ ضَمَانُ
دَارُ الْيَتَامٰى عَيَّنُوْهَا تَرْبِيَةً	اَيْتَامُنَا بَرَكَاتُهُمْ اَفْنَانُ
مِنْ فَوْقِ عِشْرِيْنَ السِّنِيْنَ لِنَدْوَةِ الْــ	ـعُلَمَا يَقُوْدُ زِمَامَهَا فُرْسَانُ
مَنْ اَخْلَصُوْا لِلّٰهِ دِيْنَهُمْ وَلَا	جَيْشٌ يُهَوِّلُهُمْ وَلَا طُوْفَانُ
يَبْقٰى مَا يَبْقٰى مَا تَرْتَقِيْ فِيْ قُوَّةٍ	وَمَتَانَةٍ يَعْلُوْ لَهَا الْاِتْقَانُ

جازاهمُ بالفضلِ والمأوى الحسن   دِيناً ودارينِ العليّ الدّيّانُ
فلِأجلِ حسنِ النّظمِ فيها والصّفا   وبها السّلامةُ منهجاً وأمانُ
جاها حكومةُ هندِنا عطفاً لها   بعِنايةٍ جادت لها المِعوانُ
بعطيّةٍ عاميّةٍ وببقعةٍ   مرضيّةٍ منّا لها الشّكرانُ
فالحقّ فيكم لازمٌ إمدادُها   يا أسخياءَ القومِ والشّجعانُ
بنواجذٍ عضّوا عليها واتركوا   ما عابكم في شأنِها أقرانُ
أسلافُكم جادوا بأرواحٍ لهم   في مثلِ هذا الخيرِ يا خلّانُ
ما بالكمُ أخلافُهم في مالكم   في أمرِ هذا الخيرِ ماذا الشّانُ
لا تهملوها عن معونٍ فاجهدوا   في أمرِها لا مسّكم نسيانُ
إنّا وقعنا في زمانٍ قد لعب   بفخارنا الماضي فيا خسرانُ
فالغفلةُ الخسرانُ وهي هلاكنا   فاللازمُ الإجماعُ لا الفرقانُ
والاعتصامُ بحبلِ ربّي فالسّعا   دةُ هذه يا أيّها الأعيانُ
هذا الختامُ حوالةُ الباقي على   أفكارِ أكياسٍ هُمُ الضّيفانُ
لا أطلبنّ بنفيسِ أوقاتٍ لكم   بالصّرفِ يعفي عن مسيّ عصيانُ
لابدّ من إفراطِ تشكرانِ الملك   ذا القيصرِ الهنديِّ والبرطانُ
شكريّةُ الحكومةِ المدراس جلّ   ولصدرِنا أشرافِنا الشّكرانُ
شكريّةً يا أهلَ الاستقبالِ وال   مدراسِ إكراماً لكم فوزانُ
واجعل إلهي جمعنا في رحمةٍ   والافتراقَ بعصمةٍ غفرانُ
لا تجعلن منّا شقيّاً بل سعيـ   ـداً كلّنا اجعل بالنّبيّ سلطانُ

وَعَلَيْهِ وَالْاٰلِ الصِّحَابِ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ السَّلَامِ الدَّائِمِ الْهَطْلَانُ

وَالْحَمْدُ لِلرَّحْمٰنِ خَتْمًا مَا ابْتَدٰى دَوْضُ الْمَقَالَةِ اِنَّمَا تَزْدَانُ

مولوی احمد صاحب کنجی کے قصیدہ کے بعد جناب مولانا شیخ محمد صاحب ادیب دار العلوم کا قصیدہ

مولوی محمد محسن صاحب متعلم دار العلوم نے پڑھ کر سنایا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وقلت فی ۱۳۳۵ھ عند ذهاب علماء الندوة وبعض ارکانها للاحتفال فی مدارس وارساتها من لکنأ ومع ناظم الندوة ذکرت فیها ان دار العلوم غیر تامة وترجیت منهم ان یجتهدوا فی اتمامها بقولی

شکت بلسان الحال طول جفاها ونادت ولکن من یجیب نداها

وشدت الی مدراس امراس حلها لتبلغ منهم ما یزیل عناها

وجاءت الیهم تستغیث من الاولی جفوها ولم یعنوا برفع بناها

ولم یکملوا ما قد بقی غیر کامل ولم یعبأوا ابا الطالبین ولاها

ولم یجهدوا فیها التتمیم فقد شکت بلسان الحال طول جفاها

عسا اهل مدراس ومن حل قربهم اولی همة علیا تشید سماها

فیا ندوة قد کدر الله صفوها وطال علیها کربها وعناها

خلیلی لم یبق الجفاء لناظر بکاء فهل عین تعیر بکاها

فنا بکی من هجر طویل وغربة بدار متی ادعو اجاب صداها

احاط بها الافلاس من کل جانب فطلابها هم یومها وصداها

یصیحون فیها کل یوم ولیلة جیاعا واظمأهم شدید صداها

فيا اهل دين الله قوموا فبادروا … لنصر عباد الله من علماءها
فجاؤا الى مدراس يستنجدونهم … يقودهم ابن الوصى وطاها
يقودهم حبر نبيل معظم … وذلك عبدالحى بدر سماها
فتى همه التقوى وهمة نفسه … اناقت على مريخها وسهاها
فتى قد جنى من كل فن ثمارة … وحاز من العليا رفيع ذراها
قريب الى اهل الشريعة والتقى … بعيد بمن يهدى بغير هداها
عفيف عن الاموال الا بحقها … يرى زهرة الدنيا يطير هباها
فيا عبد سبحان الذى شاع صيته … ونال من العليا على عُلاها
اليك فشمر ساعدا فى مرامهم … وجد لهم واجهد بنيل مناها
وليس لهم فيما ارى من مساعد … سواك فلا تحفل بغير سواها
خليلى هل من سامع لشكية … اذا انبثت الشكوى اليه دعاها
الم تر بالاعلام جاؤك للتى … وراظهرهم اضحت تمد يداها
الم تعلما ما قد اتوا الطلابه … لتشييد دار كى يتم بناها
بها غرف مبنية غير انها … ترى ناقصات من بعيد رُواها
سواكم اهل الفضل والبذل والندا … لها حاميا فيما ارى لن راها
فهل سامع قولا لصدر اتى بها … جيب لمن قام حو رحيماها
لشروان منسوب بالخان لقبوا … له العزة القعساء دام عُلاها
اذا عد اهل البذل عدوه اولا … وان نسبوا العلياء كان اباها
وهذا اليمانى بو خليل محمد … مدرس دار العلم دام بقاها

الی بقصیدکی ینوب منابہ	وقد عاقہ فی لکھنؤ رؤساھا
فقابل قصیدی بالقبول فانہ	الی سوحکم التی الجزان وفاھا
فصبرا علی مایصدع القلب دونہ	عساغارۃ تشفی القاو عساھا
فبالصبر تنحل الشدائد کلھا	وینجاب بالصبر الجمیل دجاھا
علیکم سلام اللہ ماھبت الصبا	فردت علی نفس المشوق صباھا

ناظم عقدھا وناسج بردھا

ابوخلیل محمد بن حسین الانصاری السعدی

الخزرجی الیمانی عفا اللہ عنہ

عرب صاحب کے قصیدہ کے بعد محترم صدر نے جناب مولوی محی الدین صاحب پھلواروی المتخلص بہ تمنا کا عربی قصیدہ اور فارسی ترکیب بند اجلاس میں پیش کیا لہذا دونوں کو بجنسہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

قصیدۃ عربیۃ میمیۃ

مالی ارانی مُطرِبًا بترنُّم	اَبَرءْتُ مِن داءِ الاَسٰی وتألُّم
اَم نِلتُ مِن هِندِ الملیحۃ وَصْلَها	فتُرٰی بوجهی نضرۃُ المتنعّم
اٰثارُ فرحی قدبَدَتْ من مُهْجَتی	بتهلُّلِی ونضادتی وتبسُّم
قدکنت قبل الیوم ابکی شدۃً	کابدتُّ من نار الاسی واللُّوَّم
جَذَلِی بانَّ سراۃ قومی کلّهم	جاءُوا جمیعا سائرین کانجم
قل للذی یرجو الفلاح لنفسہ	ونجاتہا من حرنار جھنَّم

جالس كرام القوم كن متعلما ... منهم كتاب الله تنج وتسلم
واشهد مجالسهم بصالح نية ... واسمع لما وعظوا به وتعلم

يا معشر البخلاء الآن قوموا وانهضوا ... حتى متى في غفلة والى كم
لا تزحموا اذيالكم جبرية ... جيئوا هداياكم بقلب مفصم
خير المدارس ندوة وكانها ... قد متت الى المدراس خير المقدم
فشمروا اذيالكم لاعانة ... بجوارح ومواعظ ودراهم
ايا كم ان تبخلوا وعليكم الانفاق لله الكريم المنعم
اهل السخاء لمكرمون واجرهم ... من انبتت سبع سنابل يعلم
اسفي على البخلاء هم لا يشترون جنة الفردوس وهي بدرهم
هل لا يرون الجود خير سجية ... ام لم يظنوا البخل شيمة اشأم
فعليكم ان تقدروا سراتكم ... اهل الكرامة والنهى كلهم
جاءوا الذكر الله بين يديكم ... فلذا الملائك ههنا غطتكم
ما احسن الاجماع اجماع الورى ... اكرم بهذا المجلس المعظم
لا ينسينك واحد من جنسنا ... يا محضر الاعيان خير المجمع
ذكرك يجري مدة في بيننا ... رؤياك منك مذكر للنائم

اسكت تمنا فالسكوت لا جمل ... اياك والطول الممل المولم

ع التنوين في كل من هذه المقامات الثلث للترنم۔ فلا تغفل ۱۲

اِرْفَعْ يَدَيْكَ الى السماء تَضَرُّعًا	اِنْ للقصيدة ذاكَ خَيْرُ الخاتم
قُلْ يا الٰهَ العالمين وربَّهم	لاغيرَكَ فى العالمين بِمُنْعِمٖ
ان تستقو فينا الحيات فمن يَمُتْ	ان شِئْتَ انت هلاكنا مَنْ يعصم
الاَمْرُ اَمْرُكَ والقضاءُ قضاءُكَ	ما للعباد هٰهنا مَسَاغُ تَكَلُّم
نحن عبادُكَ عابدوكَ ولو بَدَتْ	مِنَّا جرائمُ جَمَّةً فلنَنْدَم
اِنْ كان كالجَبَلِ العظيم ذنوبُنا	مِنْ عفوكَ اللهم ليس بِاَعظم
فاغفر لنا واسمع تَضَرُّعَنا برحمتك الوسيعِ وَتُبْ علينا وارحم	

وصل يا رب على من ذاته	كَهْفُ العصاةِ فِى النَّبَأ الاعظم
هو خيرُ خلق الله خيرُ خيارهم	هُوَ سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ مَوْلَى العالَم
اَلْمُرْسَلُوْنَ تَحَمَّلُوا بِمَجِيئِهٖ	نَعَمٌ ارتِفَاعُ الشمسِ مُخْفِى الانجم
هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالمين وجودُهٗ	وَلَسَوْفَ يُبْعَثُ فى المقام الاعظم
لو اَنَّنِى ادركتُهٗ لاطعتُهٗ	وخدمتُهٗ مَعَ من يُّطِيع ويخدم
مَنْ لَّمْ يَجِئْهُ مُطَاوِعًا مُتَذَلِّلًا	واللهِ عندَ اللهِ لَيْسَ بِاَكْرَم

وعليه سَلِّمْ ثُمَّ بارِكْ وعلى
اَصْحَابِهٖ وَاٰلِهٖ كُلِّهم

ترکیب بند

آه! پرسید کہ ما بے سر و سامانی را	بے خود انیم و ندانیم بخود شانی را

ما ندایم بدل حسرت سامانِ طرب	مانخواهیم سگے عیشِ تن وجانی را
مانجوئیم اہالی و موالی وحشم	مانخواهیم دَر دولت وایوانی را
مانکردیم نظر بر حشم وجاه وجلال	جاندادیم بدل مُلکِ سُلیمانی را
پیشِ من ہیچ نیرزند سلاطینِ زمن	در جہان ہیچ ندانیم جہانبانی را
خرقۂ کہنہ پسندیم وکلاہی زگلیم	مانخواهیم بسر افسرِ سلطانی را
ذوقِ باخانہ بدوشی کہ مراہست ببَر	از دلم حسرتِ بام و درِ ایوانی را
عرضه دارند اگر خلعت سُلطانی ہم	زیرِ بارش نکنم من تنِ عُریانی را

ماقلندر منشانیم۔ زما ہیچ مپرس
جز بتسبیح و مصلا و دُعا ہیچ مپرس

گر تو پرسی خبر از اہلِ وفا از ما پرس	ماجرائے دلِ اربابِ وفا از ما پرس
ماندانیم کہ اسپنسر واسکاٹ چہ گفت	ہان مقالات شہ ہر دوسرا از ما پرس
مانخواندیم ز اسکندر وسیر ز حرفے	ہمت حضرت فاروق بیا از ما پرس
ماندانیم کہ رستم کہ و سہراب کہ بود	قوت دستِ زبردستِ خدا از ما پرس
ماندانیم کہ نلسن، کہ ولنگٹن بود است	خبرے بادار از سعد ترا از ما پرس
ماندانیم چہ کرد ستم بوناپاٹ	ماجرائے ستم کرب و بلا از ما پرس
ماندانیم ز اَی بی دِ کرسٹل پیلیں	حالت مسجد و محراب دُعا از ما پرس
ماندانیم پیٹ وبرک وگلیڈسٹونی	حال آن ہا کہ گزشتند زما از ما پرس

کار در ہر دو جہان چون ز دگر ما نیست
بخدا از دگران ہیچ خبر ما نیست

حیف آنست شما تفرقه انداخته اید — مسجد خویش ز ما دور جدا ساخته اید
جان بفرسوده اسپنسر و بیکن دادید — دل ز ارشاد نبی صاف بپرداخته اید
بر گپ جانسل و مل همه دارید نظر — قدر قول نبوی حیف که نشناخته اید
حکمت باطل یورپ همه دانید صحیح — نظرے بر حکم شرع نینداخته اید
آه! آنجا که سر عجز نگون مے باید — علم کبر بصد فخر بیافراخته اید
وقر دین آه بباد از پے دنیا دادید — آبروے گہرے با خسکے باخته اید
حیف آنست که بگذاشته خود را ہم — وارمیده ز خود و سوی دگر باخته اید
صورت شمع ز شبهای تغافل ہر شب — دل ارباب وفا بود که بگداخته اید

آخر این خواب گران جیله راحت تا کے
غفلت ای اهل همم از غم ملت تا کے

آخر این جلسه که مستجمع افراد آمد — مجمع اهل صفا مرجع زهاد آمد
از پے چیست بگوئید ز ره انصاف — ہله لغو است و یا مستحق داد آمد
از تغافل بسر ندوه و هم بام درش — حالتے رفت که محراب بفریاد آمد
بعد این جلسه هم ار ماند تغافل بر حال — آه ز این محنت جانکاه که برباد آمد
ناظم ندوه و هم این علما و فضلا — ہر یکے پیش شما با دل ناشاد آمد
غایت الامر خود این مدرسه دین رسول — سائل لطف و کرم طالب امداد آمد
دل ملیان بهمه یاس امیدی دارد — وه چه ویران کده هست که آباد آمد
همت ای اهل کرم اصرف درم چیزی نیست — ہر که عالی همم است از غمش آزاد آمد

ہر که امداد کند روح نبی شاد کند
دین تمنای خرمیش بدعا یاد کند

اِسکے بعد جناب سیٹھ اسمٰعیل صاحب مغموم نے دو قومی نظمین پڑھین جو ذیل مین درج ہین۔

نظم

غم اُلفت کے سوا کچھ دل سوزان مین نہین — اور کوئی تازہ حکایت مری عنوان مین نہین
رو چکے قوم پہ اور پھر بھی وہی رونا ہے — کوئی مضمون نیا طبع پریشان مین نہین
ہے یہ ممکن کہ نہ ہو نالۂ و فریاد بلند — طاقت ضبط مگر دیدۂ گریان مین نہین
جوش ملت مین غم دل کی فراوانی ہے — بے سبب جوش مے اشک کے طوفان مین نہین
ہستی ملت عالم نہین جز شرع رسولؐ — قول باطل کی ہوا گلشن ایمان مین نہین
وقت تبلیغ ہوے مدعیان تثلیث — نور ایمان بھی کیا قلب مسلمان مین نہین
فیلسوفان جہان سے ہمین مطلب کیا ہی — دین و دنیا کی ہی کیا بات جو قرآن مین نہین
دونون عالم کے مقاصد کا یہی ضامن ہی! — گل رحمت کے سوا شرع کے دامان مین نہین
فکر عقبیٰ ہو کہ دنیا نہین کچھ جاے قیام — لطف جو اپنے مکان مین ہی وہ زندان مین نہین
آہ! وہ قوم زمانے مین ہوئی ہے رسوا — جسکے گلشن کی ہوا خلد کے ایوان مین نہین
خود شناسی ہی فقط معرفت حق کی سبیل — اور کچھ اسکے سوا قالب عرفان مین نہین
طرز اغیار پہ افسوس اسٹے جاتے ہین — دین احمد کی ضیا محفل یاران مین نہین
دور ہو علم کا اور جہل و تعصب برباد — بات کچھ اسکے سوا سوزش پنہان مین نہین
ہے عجب روح فزا علم کے گلشن کی بہار — بیخزان گل کوئی ایسا چمنستان مین نہین
سعی و ہمت سے ہوا کرتی ہی مشکل آسان — کونسی بات ہے جو طاقت انسان مین نہین
شرف علم سے انسان نے خلافت پائی — ورنہ کس شئے کا اضافہ ہی جو حیوان مین نہین

کیون نہ ہو جلوہ فردوس برین پیش نظر
چمن علم کا حظ سیر گلستان مین نہین

علم کے نور سے ہو آئینہ دل روشن
جسکی تمثیل کہین مہر درخشان مین نہین

یہی مقصد ہے جو فرماتے ہین ندوے کے بزرگ
اور ایسا نہین یہ کام جو امکان مین نہین

درد سے قوم کے بیچین ہوا دل اُنکا
کیا ہوا قدر جو انکی دل نادان مین نہین

مرض دل کے معالج ہین طبیب حاذق
جنکی تشخیص غلط درد کے درمان مین نہین

دین و دُنیا کی ترقی کا وسیلہ ہے علم
سخت بدنام ہے جو علم کے میدان مین نہین

یہی مقصد ہے کہ ہو علم کی تابندہ ضیا
اور کچھ اِنکے غم و حسرت و ارمان مین نہین

اِنکے اقوال گہربار سے دامن بھر لو
غیر ہمدردی اخوان دل نالان مین نہین

جسم مین روح نہین علم مین گر ہو نہ عمل
کہ کوئی وجہ فضیلت تن بیجان مین نہین

وقت رفتہ یہ ہے حسرت تو تلافی کر لو
یاس و حرمان کا گذر قلب پشیمان مین نہین

اپنی غفلت کا ہوا احساس تو ہی شرط عمل
چارۂ کار فقط اَشک کے طوفان مین نہین

پھر وہی لطف وہی رحمت حق کی ہے نوید
نا امیدی کی جھلک دامن عصیان مین نہین

چیخ اُٹھا جو غمِ قوم سے بےچین ہوا
بے نیازی دلِ مغمومِ سخندان مین نہین

نظم دیگر

فکر عقبےٰ نہین کوئی خوش و خرم بھی نہین
عمر برباد ہوئی جاتی ہے اور غم بھی نہین

دل تہی صدق سے اور وقف ہے سر بہر سجود
وہ جو بیگانہ نہین دین سے محرم بھی نہین

کیا مصیبت ہے زمانے کی ہوا بگڑی ہے
جو ہین دلسوز اِنھین چین کوئی دم بھی نہین

روش اغیار کی ہے ملت اغیار نہین
اور قدم جادہ توحید پہ محکم بھی نہین

غفلت و جہل مین ہوتی ہی بسر عمر اگر
منفعل قلب نہین دیدۂ پرنم بھی نہین

سعی و ہمت ہو ترقی کی ہی تدبیر یہی
چند روزہ غم دُنیا ہے جو پیہم بھی نہین

ہو کسیطرح سے زائل مرض روحانی
یہ نہ کہیئے کہ کوئی اِسکا مُعلم بھی نہین

بات بن بنکے بگڑ جاتی ہی حکمت کیا ہی
صدق و اخلاص نہین عزم مصمم بھی نہین

دل عبث تیغ جہالت سے جو مجروح ہوے
کیا جہان مین کوئی اِس زخم کا مرہم بھی نہین

رنگ تقلید کا مغرب کی چڑھا اور نہ مٹا
محفل علم مگر درہم و برہم بھی نہین

دین سے بیخبری نوک زبان علم فرنگ
شان اسلام نمایان ہو وہ عالم بھی نہین

قول ملسن کا ہے اور شکسپیر کی تعلیم
آہ کیا حرمت قرآن معظم بھی نہین

پھیلتے جاتے ہین مذہب مین بھی کچھ جرائیم
اور اگر غور سے دیکھو تو مجسم بھی نہین

نہ جھکا غیر کے آگے سرِ سرکش نہ سہی
طاعتِ حق مین سرِ عجز مگر خم بھی نہین

مجلس وعظ یہان اور وہان رقص و سرود
کیا ستمگر ہے یہ دل رام نہین رم بھی نہین

روکشی ہو گی جو ملت سے تو مِٹ جاؤ گے
جنگ قدرت سے ہو ایسا کوئی رستم بھی نہین

جو ہین مصروف عمل راہ عمل نا معلوم
خلد خواہان نہین اُنکی تو جہنم بھی نہین

بزم آرائی حکمت نہ ہو جز شرع رسول
وہ موّخر جو نہین ہین تو مقدم بھی نہین

اُوڑھنا اور بچھونا ہے ہمارا مذہب
اور پابندی مذہب جو نہین ہم بھی نہین

ہے ہر اک شے کو فنا علم کو حاصل ہے بقا
قصر کسرے نہین خسرو نہین اور جم بھی نہین

نور سے علم کے معمور ہو دل اے منعم
ورنہ کس کام کی دولت ہی جو دائم بھی نہین

چشمۂ علم تو ہے تشنگی علم کہان
یہ وہ ہے آب مصفا کہ جو مبہم بھی نہین

سنیئے کہتے ہین جو ندوے کے مقدس علما
ہم کہان اور کہان پھر یہ معزز مہمان؟
اُٹھتے جاتے ہین مقدس علما دُنیا سے
اُنکی کچھ قدر کرو قوم کے غمخوار ہین یہ!
بدنصیبی ہے جو ہون فیض سے اُنکے محروم
رو چکے قوم کو اور کھو بھی چکے اپنا شباب

اُنکے اقوال مین تلخی نہین اور سم بھی نہین
ساتھ قائم رہے ایسا کوئی موسم بھی نہین
جس کا احساس اگر بیش نہین کم بھی نہین
عمر دائم نہین اور یہ زمزمہ قائم بھی نہین
زندگانی کا بھروسا تو کوئی دم بھی نہین
طاقت گریہ نہین حسرت ماتم بھی نہین

طلب علم ہی مغموم رہے شام و سحر
کوئی مونس نہین ایسا کوئی ہمدم بھی نہین

اِن قصائد کے بعد مولوی **عبداللہ** صاحب متعلم درجہ تکمیل دارالعلوم ندوہ نے عربی زبان مین تقریر کی جسکو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سُنا، اِسکے بعد **مولوی منظور احمد** صاحب اور **مولوی محمد محسن** صاحب متعلمان درجہ عالیہ نے ترتیب اُردو و عربی مین برجستہ تقریرین کین۔ یہ تقریرین زیادہ دیر تک جاری رہتین لیکن جناب صدر نے طلبا کو روک دیا کیونکہ آج اجلاس کا آخری دن تھا اور ابھی کام کا بڑا حصّہ باقی تھا اور قصائد مین زیادہ وقت صرف ہو چکا تھا۔

طلبہ کی تقریرونکے بعد آنریبل جناب سیٹھ **یعقوب حسن** صاحب نے تجویز نمبر ۹ پیش کی جو پروگرام مین حسب ذیل الفاظ مین شائع کی گئی تھی،

"ندوۃ العلما کا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ جنوبی ہند کے اوقاف کا انتظام ایک کمیٹی کے حوالے کرے یعنے ایسے مذہبی اوقاف کو جو گورنمنٹ کی نگرانی مین ہین مسلمانون کی مقامی انجمنون کو اِن کا متولی بنایا جاے۔

اِس تجویز کے الفاظ حاضرین کو سنا کر معزز محرک نے ایک تقریر کی جس کا ماحصل یہ ہے کہ "جب اس تجویز کے الفاظ ترتیب دیئے گئے مین اُسوقت موجود نہ تھا، اسلیے مین الفاظ کا

ذمہ دار نہین ہون صرف تعمیل حکم کے لیئے کھڑا ہوا ہون اور مین جناب صدر سے اسکے الفاظ مین ترمیم کا خواستگار ہون۔ اس تجویز کے پہلے حصّہ مین اوقاف کی کوئی تفصیل و تشریح نہین۔ آخری حصہ مین مقامی انجمنون کو اور اصل تجویز مین کمیٹی کو ذمہ داری کی راے دی گئی ہے حالانکہ محرک کے لیے یہ بتانا ضروری ہو کہ وہ کون سے اوقاف ہین جن کا انتظام گورنمنٹ کے ہاتھ مین ہے اور اُن کا انتظام کس طریقہ سے اچھا ہو سکتا ہے؟ میرے علم مین گورنمنٹ کے ہاتھ مین چند اوقاف ہین اور اُن کا انتظام قابل اطمینان نہین ہے! اور مین اس معاملہ کو کونسل مین پیش کرنے والا ہون؟ -

اس تقریر کے بعد محرک نے بتغیر الفاظ اس تجویز کو پیش اور خان بہادر مولوی غلام محمود صاحب تاجر مدراس نے تائید کی میر سلطان محی الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے مزید ترمیم پیش کی اسپر مولوی **عبد المجید** صاحب شرر نے فرمایا کہ اس تجویز کے الفاظ درحقیقت آنریبل سیٹھ یعقوب حسن صاحب نے ترتیب دیے تھے لیکن سبجکٹ کمیٹی نے اس مین تصرف کیا جس سے اس تجویز کا مفہوم بدلگیا اسکے بعد جناب شرر نے اصل الفاظ سنائے تو میر سلطان محی الدین صاحب نے ترمیم کو واپس لیا جناب صدر نے بھی اس مباحثہ مین حصّہ لیا آخر کار یہ تجویز حسب ذیل الفاظ مین، منظور ہوئی -

"ندوۃ العلمار کا یہ جلسہ گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ جنوبی ہند کے ایسے اوقاف کا انتظام جواب گورنمنٹ کے ذمے مین ایک کمیٹی کے حوالے کرے"

اسکے بعد مولوی **عبد الغفور صاحب** تاجر چرم بنگلور نے حسب ذیل الفاظ مین تجویز نمبر ۹ پیش کی -

"یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کی خدمات کے اعتراف مین

وظائف سلیمانی کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے جس سے غیر مستطیع طلبہ کو دارالعلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے وظایف دیے جائیں"۔

مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے نہایت پراثر طریقہ سے اس تجویز کی تائید کی۔

تحریک و تائید کے بعد خود مولانا **شاہ سلیمان صاحب** ایستادہ ہوے اور آپنے یہ ترمیم پیش کی کہ اس فنڈ کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے انتساب سے **وظائف محمدیہ** رکھا جائے، اس موقع پر جناب ممدوح نے محبت رسول کریم اور اسلام کی اخلاقی و روحانی تعلیم پر ایسی پر اثر و دلگداز تقریر کی کہ ہر شخص کا دل فرط جوش سے تڑپ اٹھا اور تمام مجلس ماتمکدہ بن گئی۔ ہر شخص کی آنکھ سے بے اختیار آنسو جاری تھے، اور تمام مجمع پر ایک عجیب عالم بے خودی چھایا ہوا تھا، مولانا کی یہ تقریر مدراس مین ہمیشہ یادگار رہیگی افسوس کہ اس تقریر کی روانی، سلاست و سحرکاری نے اس عالم جوش وخروش مین کسی کو اسکے لکھنے کا موقع نہین دیا اسیلیے ہم اس کو ناظرین تک پہونچانے سے معذور ہین!"

اس تقریر کے بعد **وظایف محمدیہ** کے لیے مختلف عطیات کا اعلان کیا گیا بعض اصحاب نے مستقل سالانہ اعانت اس فنڈ کے لیے منظور کی اور اس تجویز کے محرک مولوی عبدالغفور صاحب نے پانچسو روپیہ نقد اور سو روپیہ سالانہ کا اعلان کیا۔

اس کارروائی کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ عالی جناب نواب غلام محمد علیخان صاحب بہادر **پرنس آف ارکاٹ** جلسہ مین تشریف لائے صدر دروازہ پر اعیان مدراس اور والنٹیرون کی جماعت نے آپکا خیر مقدم کیا۔ پرنس کی تشریف آوری کے بعد جناب ممدوح کے سکرٹری نے ایک دلچسپ دپرمعنی نظم بھی جلسہ مین پڑھکر سنائی"

اسکے بعد جناب **نواب غلام احمد صاحب** کلامی نے تجویز نمبر (۱۰) حسب ذیل الفاظ مین پیش کی -

"یہ جلسہ ان تجویزونکی تجدید کرتا ہے جو اجلاس گذشتہ ندوۃ العلماء مین بابت تکمیل دار العلوم و تعمیر دار الاقامہ و مسجد و کتب خانہ کی منظور ہو چکی ہین"

نواب صاحب ممدوح نے اس تجویز کو پیش کرکے ایک پر مغز تقریر کی جس مین دار العلوم ندوہ کی ضرورت و اہمیت اور اسکی تمام ضروریات کو بہ تفصیل بیان کیا اور آخر مین حاضرین سے چندے کے لیے اپیل کی ، آپکی تقریر سے غیر معمولی جوش و خلوص ظاہر ہوتا تھا

اسکے بعد مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس تجویز کی تائید مین تقریر کی اور دار الاقامہ کی ضرورت کو مفصل طور پر بیان کیا بعدازان محترم صدر نے اس تجویز کی تائید مزید کی اور عالی جناب مسٹر جسٹس **عبد الرحیم** نے ندوہ کے مفید مقاصد و خدمات کو بیان کرکے اہل مدراس کو ترغیب دی کہ وہ دل کھولکر اسکی اعانت کرین -

اسکے بعد جناب مولانا **عبد السبحان صاحب** اپنی کرسی سے اُٹھے اور آپ نے فرمایا تعجب ہے کہ اس تجویز کی تحریک کی تائید مین میرا نام کیون نہین رکھا گیا حالانکہ مین گذشتہ سال سے اس مفید تحریک کا زبردست حامی ہون - پھر آپنے اہل مدراس کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اے برادران مدراس جب مین گذشتہ سال مع چند بزرگان مدراس کے پونا مین ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس مین شریک ہوا تو مین نے ارکان ندوہ سے وعدہ کیا اور جلسہ مین بھی اعلان کیا کہ اگر ارکان ندوۃ العلماء آیندہ سال مدراس مین ندوے کا سالانہ اجلاس منعقد کرین اور اہل مدراس کی دعوت کو قبول کرین تو ہم مدراس کی طرف سے **دس ہزار روپیہ** تعمیر دار الاقامت کے لیے ندوہ کو دینگے آپ جانتے

ہین کہ یہ وعدہ مین نے آپکے اعتماد پر کیا تھا مجکو یقین تھا کہ جب آپکا ایک بھائی کسی سے وعدہ کریگا تو آپ اُس وعدے ضرور پورا کرینگے۔"

کل مسٹر جسٹس عبد الرحیم نے فرمایا تھا کہ اہل مدراس جب کسی بات کا وعدہ کرتے ہین تو اسکو ضرور پورا کرتے ہین پس ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کردین کہ ہم نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا - اگر آپنے میرے وعدہ کے مطابق دس ہزار روپیہ نہ دیا تو مین مدراس کے ایک ایک ضلع کا دورہ کرونگا اور پیسہ پیسہ مانگ کر دس ہزار روپیہ جمع کرونگا اور جو وعدہ کیا ہے اسکو انشاءاللہ ضرور پورا کرونگا۔

اے برادران اسلام! جلدی کیجیے ورنہ مین نیچے اُتر کر آپ لوگونکے پاس آؤنگا اور فرداً فرداً ہر شخص سے وصول کرونگا - مدراس کے اولوالعزم و باہمت مسلمانون کے نزدیک دس ہزار روپیہ کی کوئی حقیقت نہین ہے بس پر نہ کیجیے اُٹھیے!!! ۱۰ منٹ کے اندر دس ہزار روپیہ جمع ہوجانا چاہیے -

مندرجہ بالا تقریر کے بعد جسکو ہم نے اختصار کے ساتھ قلمبند کیا ہے مولانا عبد السبحان صاحب اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور مدراس کے فیاض مسلمانون نے درحقیقت نصف گھنٹے کے اندر مطلوبہ رقم کا اعلان کردیا اور جو وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کردکھایا - اسکے بعد ایک بجے کے قریب اجلاس ختم ہوا۔

اجلاس چہارم

۳ - بجے سے ۵ بجے تک

تلاوت کلام مجید کے بعد اجلاس شروع ہوا اور جناب صدر نے دار العلوم ندوہ

کے نتائج پر ایک پر اثر تقریر کی اسکے بعد عالی جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپنے نہایت جوش و اخلاص سے بحیثیت صدر جماعت استقبالیہ میزبانون کا شکریہ ادا فرمایا اور جن اصحاب نے ندوے کے جلاس کو کامیاب و شاندار بنانے مین حصہ لیا ان کا نام بنام ذکر کیا سلسلۂ تقریر مین آپنے فرمایا کہ ہمارے اجلاس کے صدر مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب باوجود پیرانہ سالی اجلاس سے دو تین ماہ قبل بنگلور تشریف لاے، اور برابر ندوے کا کام کرتے رہے شاہ صاحب کے متعلق زیادہ کہنے کی حاجت نہین تمام اصحاب اُن سے واقف ہین مین نے بہت سے خوش بیان واعظ وخطیب دیکھے لیکن ایسا نہین دیکھا اُن کا بیان عجب پر تاثیر ہوتا ہے اُن کو ہنسانے رُلانے دونون مین کمال ہے ہم مولانا کے شکر گذار ہین کہ ہم نے اُنکے مفید نصائح سے فائدہ اُٹھایا

مولانا حمید الدین صاحب پرنسپل دار العلوم حیدرآباد باوجود علالت حیدرآباد سے تشریف لائے اور ہم سب کو شکر گذار فرمایا۔ مولانا محمد اسلم صاحب فرنگی محلی علامہ بحر العلوم کے پوتے بمبئی آکر بیمار ہوگئے لیکن اُنھون نے اجلاس مین شریک ہوکر ہمکو شکر گذاری کا موقع دیا۔ مولوی عبداللہ احمد صاحب بمبئی سے تشریف لائے وہ ہمیشہ قومی کامون مین دلچسپی سے شریک ہوتے ہین اور ہر مفید کام مین حصہ لیتے ہین ہم ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال کا بھی شکریہ ادا کرتے ہین کہ ریاست کی طرف سے مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم۔ اے کو اجلاس ندوہ مین شریک ہونے کے لیے روانہ فرمایا۔ سرکار عالیہ کی ندوہ پر خاص توجہ ہے یعنی تین ہزار روپیہ سالانہ ندوہ کو عطا فرماتی ہین۔

ہمارے جلسہ مین مولانا ناظر حسن صاحب، مولوی شاہ نظام الدین صاحب جہری

مولوی عبدالسلام صاحب پانی پتی، اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری بھی تشریف لائے ہین جو پنجاب کی زندہ دلی کا ثبوت ہین۔ مولانا سید امیر علی صاحب پرنسپل دار العلوم ندوہ بھی یہان موجود ہین یہ تمام علما ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہین۔

سب سے زیادہ لائق شکریہ جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب ناظم ندوۃ العلما ہین جو اپنے خاص کامونکو چھوڑ کر باوجود کثرت مشاغل کے ایک مدت سے ندوۃ العلما کی خدمت کر رہے ہین اور انکی وجہ سے ندوے کا کام چلتا ہی وہ اپنے مشاغل کو چھوڑ کر یہان تشریف لائے ہین اور مدراس مین انکی تشریف آوری درحقیقت ندوے کی کامیابی کا ایک بڑا سبب ہے ہم اُن تمام سامعین کے بھی شکر گذار ہین جو ہزارون کی تعداد مین اجلاس مین شریک ہوتے رہے۔

یہ امر بھی ہمارے لیے قابل مسرت ہے کہ اجلاس ندوۃ العلما کی وجہ سے مدراس مین اشاعت اسلام کے کام کی بنیاد رکھی گئی اور خود دار العلوم ندوے کے متعلق جو کچھ کارروائی ہوئی وہ بھی قابل اطمینان رہی۔

آخر مین بحیثیت صدر جماعت استقبالیہ مین اسقدر ضرور کہونگا کہ مدراس کے خاندان بادشاہ کے معزز اصحاب نے اِس کام مین خاص حصہ لیا اس خاندان کے سربرآوردہ رکن جناب حاجی عبد العزیز بادشاہ یہان موجود ہین جو ندوے کے خاص ہمدرد ہین۔

مولانا عبد السبحان صاحب تین ماہ سے ندوے کا کام کر رہے ہین اُنکی وجہ سے ہم کو بہت کامیابی ہوئی، ہم اُنکے خاص طور پر شکر گزار ہین۔ اِس اجلاس نے تمام احاطہ مدراس مین خاص طور پر شہرت حاصل کی اور ہر جگہ اِسکا خیر مقدم کیا گیا خاصکر بنگلور و مالابار کے بہت سے مہمان یہان تشریف لائے اور ہمکو ممنون کیا۔

ہمارے نوجوان والنٹیر خصوصیت سے شکریہ کے مستحق ہین، اُنھون نے مہمانون کی

خاطر و مدارات کے فرایض کو نہایت خوبی سے ادا کیا اور کسی کو شکایت کا موقع نہین دیا - یہ تمام حسن انتظام اور کام کی باقاعدگی جو آپ دیکھ رہے ہین والنیٹرونکی سعی و کوشش کا نتیجہ ہے - اسلیے ہم خصوصیت سے اُنکے شکر گزار ہین، ہم سب لوگون کی خواہش تھی کہ جلسہ نہایت قابل اطمینان طریقہ سے منعقد ہو، ہم کو مسرت ہے کہ لائق و فرض شناس والنیٹرونکی مدد سے ہم کو اس معاملہ مین کامیابی ہوئی، یہانتک کہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہونچا"

عالیجناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم کی تقریر کے بعد جناب مولانا عبدالسبحان نے ایک مختصر تقریر کی جس مین آپنے اجلاس سالانہ کی کیفیت اور اُسکے انتظامات کی مختصر روداد بیان کی اور اُن تمام اصحاب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا جو آغاز عمل سے آخر تک جلسہ کے انتظامات مین اُن کو مدد دیتے رہے - خاصکر عالی جناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم کی توجہ اور دلچسپی کو خصوصیت سے بیان کیا -

بعد ازان مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما اسٹیج پر آئے اور آپنے نہایت جوش و خلوص سے بزرگان مدراس کی مہمان نوازی، فیاضی، اور حسن اخلاق کا شکریہ ادا کیا، اور نام بنام ان تمام بزرگان مدراس کا تذکرہ کیا جو درحقیقت مدراس مین اجلاس ندوۃ العلما کی شاندار کامیابی کا باعث تھے آپنے بتایا کہ کسطرح مولانا عبدالسبحان صاحب مسلسل چند ماہ تک ندوے کے کام مین مصروف رہے اور بعض اوقات ان کو کام مین اسقدر انہماک رہا کہ اپنے تجارتی کاروبار اور ذاتی مشاغل کے لیے بھی ان کو مہلت نہ ملی - آپنے یہ بھی بیان کیا کہ مولانا عبدالسبحان صاحب کی اہلیہ محترمہ اس عرصہ مین برابر سخت علیل رہین اور یہ سلسلۂ علالت ابتک جاری ہے لیکن مولانا کو

ندوے کے کام مین اسقدر مصروفیت رہی کہ وہ علاج و تیمارداری مین اپنا وقت نہ صرف کرسکے اور یہ فرض خاندان کے دوسرے لوگون کے ذمے رہا۔

اسیطرح آپنے عالی جناب مسٹر جسٹس عبدالرحیم جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب اور جناب سی عبدالحکیم صاحب کی غیر معمولی سعی وکوشش اور مالی اعانت کا تذکرہ کیا اور مقامی اخبارات کے محترم ایڈیٹرون کے خدمات بھی بیان کیئے آخر مین والنٹیرون کا شکریہ ادا کیا اور بہ تفصیل بتایا کہ انگریزی اسکولون اور کالجون کے طلبا نے محترم مہمانون کی کسطرح خدمت کی حالانکہ امتحانات کا زمانہ بالکل قریب تھا اور قدرتًا انکی مشغولیت غیر معمولی تھی، غرض مولا ممدوح نے اپنا پُرجوش سلسلہ تقریر بزرگان مدراس کے شکریہ پر ختم کیا اور دن کا جلسہ بھی اسی تقریر پر باقاعدہ طور سے ختم ہوگیا

شب کا جلسہ جو گویا اس مجلس سہ روزہ کا آخری اجتماع تھا، نہایت شاندار طریقہ سے شروع ہوا ہزارون برادران اسلام اس جلسہ مین شریک تھے ؛ مولوی حسین میان خلف جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب نے چند نعتیہ اشعار خوش الحانی سے سُنائے مولانا عبدالتواب صاحب علی گڈھی نے وعظ بیان کیا اور مولوی عبدالواحد صاحب سہسرامی نے بھی ایک زبردست تقریر کی - مولوی شاہ نظام الدین صاحب جہنجھری نے بھی اپنے دلچسپ و پرلطف بیان سے حاضرین کو محظوظ کیا اور آخرکار جناب صدر کی دُعائے دلگداز کے بعد نصف شب گذر جانے پر یہ صحبت سراپا برکت ختم کو پہونچی اور وہ چہل پہل جو مدراس کے شاندار پایہ تخت مین تین روز سے نظر آتی تھی سکون و خاموشی سے بدل گئی اور وہ شاندار مصنوعی قصر جو دور سے سنگ مرمر کا ایوان امارت معلوم ہوتا تھا اب سنسان نظر آنے لگا صرف

برقی روشنی اس برہم شدہ صحبت کی یادگار باقی رہ گئی تھی صبح تک وہ بھی خاموش ہوگئی۔ فقط

محمد اکرام اللہ خان ندوی

دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

۲۰ نومبر سنہ ۱۹۱۷ عیسوی

شذرات

رودادسے کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ کس طرح اہل مدراس نے ندوے کا خیر مقدم کیا اور مالی اعانت کا جو وعدہ کیا تھا کس مستعدی سے پورا کیا، خصوصاً جناب مولانا عبد السبحان صاحب کی مسلسل مصروفیت قابل ستایش ہے کہ جب تک دس ہزار روپیہ جمع نہ ہوگیا اُنھوں نے اپنی کوشش کو برابر جاری رکھا اسیطرح خان بہادر جناب عبد العزیز بادشاہ اور اُن کے معزز خاندان نے ہر موقع پر ندوے کی تحریک پر لبیک کہا اور اجلاس کو کامیاب بنانے کے لیے ہر ممکن طریقہ سے کوشش کی، ہم جناب جسٹس عبد الرحیم صاحب کے شکریہ سے بھی عہدہ برآ نہین ہوسکتے جو ہماری خوش قسمتی سے ندوے کے سرگرم معاون و مقتدر کارکن ثابت ہوے اور بہت سے معاملات مین ہماری رہنمائی کی اسی طرح جناب خان بہادر حاجی بدالدین صاحب

کی مسلسل محنت اور جوش عمل نے ندوے کو غیر معمولی فائدہ پہونچایا اگر ان کی کوشش نہ ہوتی تو ندوے کو اسقدر مالی کامیابی حاصل نہ ہوتی، جناب مولانا فخری صاحب اور ٹی امین الدین صاحب کی غیر معمولی توجہ آخر تک ہمارے حال پر رہی اور ان بزرگون کے وسیع اثر سے ندوہ نے پورا فائدہ اُٹھایا۔

جناب سعد اللہ پاشا جناب ولی اللہ پاشا کے حسن معاشرت اور عمدہ اخلاق نے مہمانون کو غیر معمولی آرام پہونچایا ان دونون صاحبونکے وسیع اور آراستہ بنگلے مہمانونکے لیے وقف تھے، جہان ضرورت کا تمام سامان ہر وقت مہیار ہتا تھا، جناب سی عبد الحکیم صاحب تو ہمیشہ سے ندوہ کے مخلص ہمدرد ہین اور ان کی فیاضی سے اسدفعہ بھی ندوے نے فائدہ اُٹھایا۔ جناب خطیب عبد الرشید صاحب اور جناب حاجی موسی اسیٹھ صاحب کی ضیافتین بھی ندوہ کے لیے آب حیات ثابت ہوئین، غرض اگرچہ مدراس کا اجلاس اب قصۂ ماضی ہو گیا لیکن مذکورۂ بالا بزرگون کی اسلامی محبت، مہمان نوازی، فیاضی اور حُسنِ اخلاق کی داستانین آج بھی ہماری زبانون پر ہین اور ہماری دعا ہے کہ خدا ان کو تمام مقاصد مین کامیاب کرے اور ملک وملت کی خدمت کی توفیق عطا فرماے،،

ہم جنوبی ہند کے علماء کے بھی شکر گزار ہین انھون نے اخوت اسلامی کا پورا ثبوت دیا اور اِس جوش وخلوص سے ہمارا خیر مقدم کیا جو ہماری توقع سے کہین زیادہ تھا، خاصکر ویلور کے علماء نے ہمارے مقاصد سے نہایت دلچسپی ظاہر کی اور ہماری آواز کو دور دور تک پہونچایا علماء کے طبقہ مین یہ واقعات نہایت حوصلہ افزا و قابل ستایش ہین۔ جنوبی ہند کے علماء نے ہمارے جلسہ مین شریک ہو کر عملی حصہ لیا قصائد پڑھے تقریرین

لیکن اور ہر موقع پر مفید مشورہ دیا، چنانچہ جناب مولانا مولوی احمد ابراہیم صاحب (پاک پٹن) نے تحریک اشاعت اسلام کے سلسلہ مین تامل زبان مین ایک زبردست ومعرکۃ الآراء تقریر کی جو اس زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہم قلمبند نہین کرسکے اور اسیلئے افسوس ہے کہ روداد مین درج نہین کرسکتے لیکن اس پُرجوش تقریر نے حاضرین پر زبردست اثر کیا ہر طرف سے صدائے تحسین وآفرین بلند ہوتی تھی چنانچہ جلسہ کے بعد خود مولانا عبدالسبحان صاحب نے ہم سے بیان کیا کہ یہ تقریر نہایت موثر تھی اور جو لوگ اس زبان سے واقف ہین اُنھون نے نہایت توجہ سے سُنا اور پسند کیا۔

افسوس! کہ جنوبی ہند کے مقدس ومحترم بزرگ حضرت مولانا شاہ عبداللطیف صاحب سجادہ نشین قطب ویلور اِس دفعہ علالت کی وجہ سے اجلاس مین شریک نہو سکے اور دعوت شرکت کے جواب مین آپنے مولانا عبدالسبحان صاحب کو ایک معذرت نامہ تحریر فرمایا اسکا اقتباس ذیل مین درج کیا جاتا ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علے رسولہ الکریم

اِس مین کوئی شک نہین کہ فقیر کے شریک جلسہ ندوۃ العلماء نہ ہوسکنے پر آپ سب دوستون کو بہت بیقراری ہوگی فقیر خود بھی چلنے پر مستعد تھا، مگر ناسازی طبیعت کی وجہ سے کسیقدر متردد تھا کہ عین وقت پر طبیعت کیسی رہے گی جانا ہوسکے یا نہین اسی لیے آپکے الطاف نامے اور ٹیلگرام کے ادا سے جواب مین بھی کچھ دیر کی کہ طبیعت کی حالت سے طمانیت ہو تو آپ کو اپنے آنے کی اطلاع کا تشفی بخش جواب دیا جاسے، مگر افسوس کہ میری طبیعت

اب تک نہین سدھری، اور قابل سفر نہین ہون - آپکو معلوم ہے کہ فقیر ندوۃ العلما کا موافق و مددگار رہے - ہرچند فقیر بھی شریک جلسہ ہونے کی خواہش رکھتا تھا مگر ناسازی مزاج نے فقیر کو مجبور و معذور کردیا - العذر عند کرام الناس مقبول

(مولانا) سید عبد اللطیف قادری

عفا عنہ اللہ - ۷ اپریل ۱۹۱۷ء ویلور -

دور و دراز سفر کی وجہ سے بعض اور علما بھی شریک نہ ہوسکے اور انھون نے معذرت کے خطوط تحریر فرمائے - چنانچہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین :-

گرامی نامہ دعوتی پہونچا اِنھین تاریخون مین حمایت الاسلام لاہور کا جلسہ ہے جس کی دعوت پہلے بغرض تقریر آئی ہوئی ہے - اسلیے بحکم اوّل من دعا مجبوری ہے مگر مین نے فیصلہ کرلیا ہے کہ دونون جگہ شریک ہون گا جسمانی طور سے لاہور روحانی طور سے مدراس مین - اللہ معکم حیثما کنتم والسلام -

(مولانا) ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری -

اسی سلسلہ مین حسب ذیل تار بھی موصول ہوے -

خدا جلسہ مین برکت دے عدم حاضری کا نہایت افسوس ہے -

(مولانا حبیب الرحمان (خان) شروانی

شرکت جلسہ کے قابل نہ ہونیکا نہایت افسوس ہے اور کامیابی کی دعا کرتا ہون -

سیٹھ محمود یوسف بھائی میان رنگون

مجکو جلسہ مین شریک نہونیکا افسوس ہے مین دعا کرتا ہون کہ جلسہ کامیاب ہو -

(مولوی) عبد الصمد ندوی رنگون -

اگرچہ ندوے کا باقاعدہ اجلاس صرف تین روز تک رہا لیکن علماء کے وعظ کا سلسلہ قریبًا ایک ہفتہ تک جاری رہا اور جناب مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جبھری ومولانا شاہ عبدالواجد متھراوی ومولانا عبدالتواب صاحب علیگڑھی اور دیگر علماء نے متعدد مقامات پر وعظ بیان کیا ۔ مدرسہ اعظم کی قدیم عمارت اور بعض مساجد مین بھی وعظ کی مجلسین منعقد ہوئین ۔

بزرگانِ مدراس نے علمای ندوہ کو دعوتین بھی دین اور نہایت احترام کے ساتھ مدعو کیا ! چنانچہ مولوی حاجی **ضیاء الدین محمد صاحب** نے علمای ندوہ کو شاندار دعوت دی ، اسی سلسلہ مین ایک جلسہ تہنیت بھی مقرر ہوا یعنی جناب ٹی این الدین صاحب رئیس اعظم وانمباڑی کو خطاب "خان بہادر" عطا ہونے کی تہنیت مین مسرس ای - ایم عثمان صاحب اینڈ سنس نے ۹ اپریل ۱۹۱۶ء کی شام کو گڈ نگ گلی مین ایک پُر تکلف دعوت دی جس مین مدراس و وانمباڑی کے معزز تجار کے علاوہ علمائے ندوے کو بھی مدعو کیا ، مہمانون کے جمع ہو جانے پر جناب ملیالم حاجی عبدالرحمان صاحب کے فرزند جناب عبدالشکور صاحب نے خان بہادر موصوف کی خدمت مین ایک تہنیت نامہ پیش کیا جس مین اُن کی قومی خدمات اور وسیع تجارتی تجربات کا ذکر تھا آخر مین جناب مولانا قاری شاہ سلیمان صاحب نے خان بہادر موصوف کو پھولون کا ہار پہنایا اور دعائے خیر وبرکت فرمائی ۔ ۹ بجے شب کو یہ جلسہ دعوت ختم ہوا ۔

جناب آنیربل مسٹر جسٹس عبدالرحیم صاحب نے اپنے وسیع و پُر فضا کوٹھی مین تمام علمائے کرام کو ایٹ ہوم دیا جہان ہر قسم کے فواکہات ومٹھائیان اور خورد ونوش کی دوسری چیزین مہیا کی گئی تھین ۔ یہ جلسہ بڑے لطف ومسرت کے ساتھ ختم ہوا علماء کے علاوہ

مدراس کے اعیان واکابر بھی ایٹ ہوم مین شریک تھے،

اب آخر مین ہم ایک دفعہ اور برادران مدراس کا شکریہ ادا کرتے ہوے روداد کو ختم کرتے ہین، روداد کے لکھنے مین حتی الامکان اختصار کا لحاظ رکھا گیا ہے تاہم کوئی قابل تذکرہ واقعہ بالقصد قلم انداز نہین کیا گیا ہے، ہم کو اپنے قیام مدراس کے زمانہ مین جن جن اصحاب کی خدمات کا علم ہوا روداد مین سب کا تذکرہ کر دیا ہے اگر سہواً کسی صاحب کا نام رہگیا ہو تو ہم اُنسے معافی کے خواستگار ہین، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم بزرگان مدراس کی مہربانی وحسن اخلاق کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہین۔

آخر مین ہم ناظرین کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہین! کہ مدراس سے واپسی کے چند روز بعد دارالاقامہ کا سنگ بنیاد رکھدیا گیا اور اب تعمیر کا سلسلہ شروع ہوگیا ہی خدا سے دُعا ہے کہ مسلمانون کو اسکی تکمیل کی توفیق عطا فرماے۔

محمد اکرام اللہ خان ندوی
دارالعلوم ندوہ
لکھنؤ

فہرست چندہ میزبانی اجلاس ندوۃ العلماء سنہ ۱۹۱۷ء منعقدہ مدراس

نمبر شمار	نام	رقم
۱	جناب آنریبل مسٹر جسٹس مولوی عبدالرحیم صاحب بہادر کالج برج ہاوز۔ مدراس	مار
۲	جناب ساہوکار حاجی محمد بادشاہ صاحب کمپنی۔ بادشاہ بلڈنگ جارج ٹون ״	ماصہ
۳	جناب خان بہادر حاجی بدالدین صاحب بہادر تاجر۔ ٹرلمیٹ ״	صلہ
۴	جناب سی عبدالحکیم صاحب بہادر تاجر ״ ״	صلہ
۵	جناب کے حاجی عبدالقادر صاحب لعل بادشاہ صاحب کمپنی ״	صلہ
۶	جناب باکتنی حاجی بادشاہ صاحب کمپنی ״ ״	صلہ
۷	جناب ملنگ حاجی عبدالرحمان صاحب کمپنی ״ ״	صلہ
۸	جناب یس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی ٹرمیٹ مدراس	ملہ
۹	جناب آلنجی عبدالرحمان صاحب کمپنی ״ ״ ״	مار
۱۰	جناب ایچ ـ اے عبدالشکور صاحب کمپنی ״	مار
۱۱	جناب روشن ایم اے من اللہ حسین صاحب کمپنی متال پٹھ ״	ٹار
۱۲	جناب جو حاجی زین العابدین صاحب کمپنی ٹرلمیٹ ״	صلہ
۱۳	جناب کو عبدالغفور صاحب کمپنی ״ ״ ״	صلہ
۱۴	جناب کے ایل پرمیا نامر کار کمپنی ״ ״	صلہ
۱۵	جناب ایم عبدالعزیز صاحب کے شیخ حیدر صاحب کمپنی ״	صلہ
۱۶	جناب واوتا ایم عثمان صاحب اینڈ سنس	صلہ

نمبر شمار	نام	رقم
۱۷	واوتاقادرحسین صاحب کمپنی گرنگ گلی ۔ مدراس	صہ
۱۸	جناب حاجی سعید حسین صاحب کمپنی " "	صہ
۱۹	جناب حاجی حیدر حسین خاصاحب کمپنی " "	صہ
۲۰	جناب خان بہادر ٹی امین الدین صاحب تاجر " " "	صہ
۲۱	جناب کے شیخ میراں صاحب کمپنی " " "	ماصہ
۲۲	جناب گرامنی عبدالعزیز صاحب کمپنی " "	عہ
۲۳	جناب ایم ان حاجی عبدالوہاب صاحب کمپنی " "	عہ
۲۴	جناب اے چندان میاں صاحب عبدالرزاق صاحب کمپنی "	عہ
۲۵	جناب جمبو حاجی عظیم الدین صاحب کمپنی " "	عہ
۲۶	جناب ایس اے قمرالدین صاحب کمپنی برلمیٹ مدراس	عہ
۲۷	جناب مارا حاجی بادشاہ میاں صاحب کمپنی " "	عہ
۲۸	جناب ٹی کے فقیر صاحب کمپنی	عہ
۲۹	جناب پی لعل بادشاہ صاحب کمپنی "	عہ
۳۰	جناب بی حاجی فقیر محمد صاحب کمپنی " "	عہ
۳۱	جناب سی تلے حاجی محمد قاسم صاحب کمپنی " "	عہ
۳۲	جناب ایس ۔ اے محمد عثمان صاحب کمپنی "	عہ
۳۳	جناب وی عبدالوہاب صاحب کمپنی " "	عہ
۳۴	جناب ایم محمد حسن صاحب کمپنی " "	عہ

نمبر شمار	نام	رقم
٣٥	جناب وی ایل محمد نواز خان صاحب کمپنی۔ ٹرمپٹ مدراس	عـه/
٣٦	جناب موکانم سلیمان صاحب کمپنی " "	عـه/
٣٧	جناب کوسٹے حاجی محمد یعقوب صاحب اینڈ سنس " "	اصه/
٣٨	جناب کورسٹے حاجی عبدالوہاب صاحب کمپنی " "	اصه/
٣٩	جناب بائگی حیات بادشاہ صاحب کمپنی میتال پٹھ "	عـه/
٤٠	جناب وی عثمان صاحب کمپنی۔ ٹرمپٹ "	عـه/
٤١	جناب نانا محمد میاں صاحب کمپنی " "	ما/
٤٢	جناب نواب عابد حسین خاں صاحب و نواب غلام احمد صاحب کلامی۔ کارو منڈل مینس کولار ڈسٹرکٹ " "	ما/

نمبر شمار	نام	رقم
٤٣	جناب مولوی مودی محمد ابراہیم صاحب۔ ٹرمپٹ مدراس	ما/
٤٤	جناب پی شمس الدین صاحب کمپنی " " "	ما/
٤٥	جناب اچی حاجی سماعیل صاحب کمپنی " " "	ما/
٤٦	جناب آ ای عبدالرحمان صاحب کمپنی " " "	ما/
٤٧	جناب ساہوکار محمد ولی اللہ بادشاہ صاحب بہادر۔ بادشاہ بلڈنگ جارج ٹون "	ما/
٤٨	جناب ٹی عبدالوہاب صاحب بہادر۔ میتال پٹھ "	ما/
٤٩	جناب دھابہ والے منجلے صاحب " "	عـه
٥٠	جناب الحاج آغا مرزا محمد خلیل صاحب شیرازی۔ " "	ما/

نمبر شمار	نام	رقم
۵۱	جناب ایچ۔ ایم۔ ناگپوریہ میران صاحب میتال سٹھ۔ مدراس	مار
۵۲	جناب ساہوکار حاجی محمد حنیف صاحب بہادر " "	مار
۵۳	جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم صاحب سیٹھ صاحب۔ گڑنگ گلی "	مار
۵۴	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر سکرٹری دفتر معین الندوہ و آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ " "	مار
۵۵	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب زین العابدین صاحب کمپنی " "	مار
۵۶	جناب اے آر کے عبدالرحمان صاحب کمپنی " "	مار
۵۷	جناب کے باقر حسین صاحب کمپنی " "	صعہ ر
۵۸	جناب ایم عبدالوہاب صاحب کمپنی ٹرمپیٹ مدراس	صعہ ر
۵۹	جناب ڈکوبہار الدین صاحب کمپنی " "	صعہ
۶۰	جناب ایس صفدر صاحب کمپنی۔ گڑنگ گلی۔ مدراس	صعہ ر
۶۱	جناب خطیب حاجی قادر بادشاہ صاحب کمپنی " "	صہ ر
۶۲	جناب ویلور حاجی محمد یوسف صاحب۔ کمپنی " "	صہ ر
۶۳	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب کمپنی " "	صہ ر
۶۴	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب ذاکر ہدایت اللہ صاحب کمپنی " "	صہ ر
۶۵	جناب سید زین العابدین صاحب کمپنی " "	صہ ر
۶۶	جناب الحاج مولوی ضیاء الدین صاحب محمد صاحب بہادر	صہ

نمبر شمار	نام	رقم
۶۷	جناب ٹی آر عبد المجید صاحب کمپنی۔ ٹرمیٹ مدراس	صہ ر
۶۸	جناب متو محمد یعقوب صاحب نے کریا صاحب کمپنی " "	صہ ر
۶۹	جناب سی ایس عبد الرحیم صاحب کمپنی "	صہ ر
۷۰	جناب کالی کی حاجی غلام محی الدین صاحب کمپنی " "	صہ ر
۷۱	جناب تنجاور بابو صاحب محمد عثمان صاحب کمپنی " "	صہ ر
۷۲	جناب نواب محمد عبد القادر صاحب بہادر محمود منزل رائے پیٹھ۔ مدراس	صہ ر
۷۳	جناب آونا محمد اسحاق صاحب کمپنی "	صہ ر
۷۴	جناب پی عبد الرحیم صاحب کمپنی "	للعہ ر
۷۵	جناب کے مدار صاحب کمپنی " "	للعہ ر
۷۶	جناب ساہوکار حاجی محمد جمیل بادشاہ صاحب بہادر۔ بادشاہ بلڈنگ جارج ٹون	عسہ ر
۷۷	جناب محمد اسماعیل سیٹھ صاحب بہادر منہوم پٹن چوک جارج ٹون "	عسہ ر
۷۸	جناب سید یوسف صاحب تاجر گوپہ طاہر صاحب مونٹ روڈ "	عسہ ر
۷۹	جناب سید عبد القادر صاحب بہادر جیلانی	
	راٹن بازار جارج ٹون۔ مدراس	عسہ ر
۸۰	جناب نواب عبد الحق صاحب بہادر محمود منزل رائے پیٹھ "	عسہ ر
۸۱	جناب نازی حاجی عبد الحمید صاحب کمپنی ٹرمیٹ "	عسہ ر
۸۲	جناب ملیا لم امین الدین صاحب کمپنی " "	عسہ ر
۸۳	جناب سی حاجی نظر صاحب کمپنی " "	عسہ ر
۸۴	جناب سی میران صاحب کمپنی " "	عسہ ر
۸۵	جناب تاپے محمد محی الدین صاحب مرکیائر " "	عسہ ر
۲۶	جناب کے ایس ایس محمد اعظم صاحب کمپنی " "	عسہ ر
۸۷	جناب وی پی لعل بادشاہ صاحب کمپنی گرٹنگ گلی "	عسہ ر
۸۸	دی ایم برہان الدین صاحب اینڈ سنس " "	عسہ ر
۸۹	جناب شجاوار ایم میر الدین صاحب کمپنی " "	عسہ ر
۹۰	جناب مولوی حاجی خضر محمود صاحب کمپنی "	عیسہ ر

نمبر شمار	نام	رقم
٩١	جناب شاہ پچا حاجی مدار صاحب کمپنی گرڈنگ گلی مدراس	عسہ/
٩٢	جناب توپے ساہوکار سید حسین صاحب کمپنی " "	عسہ/
٩٣	جناب کڑپہ رزاق میاں صاحب کمپنی "	عسہ/
٩٤	جناب نانا محمد شمس الدین صاحب کمپنی "	عسہ/
٩٥	جناب دانا محمد میران صاحب اینڈ سنس " "	عسہ/
٩٦	جناب ٹی ایس عبد القادر صاحب بی ایل محفوظ خان باغ "	عسہ/
٩٧	جناب خان بہادر قادر نواز خان صاحب بہادر پیرس ڈرائی پٹھ "	عسہ/
٩٨	جناب آنریبل نواب میر سید سلیمان بہادر " " "	عسہ/
٩٩	جناب مولوی محمد حسین صاحب صدیقی ضلع کڑپہ "	عسہ/
١٠٠	جناب نینا محمد صاحب نمبرا انگپانایک اسٹریٹ جارج ٹون "	عسہ/
١٠١	جناب حاجی اسمعیل سیٹھ صاحب "	عسہ/
١٠٢	جناب خان بہادر لالجی والجی سیٹھ صاحب بہادر	

نمبر شمار	نام	رقم
	مینتال پٹھ مدراس	عسہ/
١٠٣	جناب افضل محمد عبد الکریم صاحب فاروقی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس معرفت ایڈیٹر صاحب مخبر دکن	
	رای پٹھ مدراس	عسہ/
١٠٤	جناب سلطان علی راجہ صاحب کنیانور	عسہ/
١٠٥	جناب خان بہادر ڈاکٹر خواجہ عبد اللطیف الدین صاحب کڈلور	عسہ/
١٠٦	جناب حاجی مان عبد الوہاب صاحب "	عسہ/
١٠٧	جناب وی محمد اعظم صاحب کمپنی گرڈنگ گلی	عسہ/
١٠٨	جناب نواب بروف احمد خان صاحب افضل بہادر پرتو	
	سوئٹ ہاؤس میر صاحب پٹھ مدراس	عسہ/
١٠٩	جناب سوداگر میران صاحب ایلوکشنا ڈسٹرکٹ	عسہ/
١١٠	جناب حاجی محمد غوث صاحب شاہ صاحب کمپنی گرڈنگ گلی	عسہ/
١١١	جناب کے اے حاجی عبد الشکور صاحب "	عسہ/
١١٢	جناب ٹی عبد السلام صاحب "	عسہ/
١١٣	جناب ٹی ایم سید زین العابدین صاحب کمپنی	عسہ/
١١٤	جناب خان صاحب محمد بدل الدین صاحب بہادر پریسیڈنسی مجسٹریٹ رائے پٹھ	عسہ/
١١٥	جناب خان بہادر علامہ محمود صاحب	عسہ/
١١٦	جناب محمد حسین صاحب بہادر ڈسٹرکٹ رجسٹرار کڈلور	عسہ/
١١٧	جناب آنریبل خان بہادر مسٹر کے جی احمد تمبی مرکنا پگنن	عسہ/
١١٨	جناب حاجی عبد اللہ حاجی آدم سیٹھ صاحب کوچین	عسہ/
١٩	جناب سلیمان سیٹھ صاحب براڈوے مدراس	عسہ/

گوشوارہ آمد و صرف اجلاس شانزدہم ندوۃ العلما مدراس مرسلہ جناب مولانا عبد السبحان صاحب سکریٹری مجلس استقبالی

آمدنی

آمد از عطیات تاجران و دیگر حضرات [illegible]

آمد از فروخت ٹکٹ رکنیت و معاونت [illegible]

از جناب ٹی محمد ہدایت اللہ صاحب سید محمود صاحب کمپنی کانپور [illegible]

از مولانا عبد السبحان صاحب ۔ کمپنی [illegible]

میزان کل آمدنی [illegible]

صرف

مصارف چھپائی اشتہار وغیرہ [illegible]

خرچ متفرق و النیرس و دیگر اخراجات مزدوری وغیرہ ۔ [illegible]

خرچ ڈاک و تار [illegible]

نوٹ پیپر [illegible]

مصارف پنڈال و روشنی و کرایہ کرسی وغیرہ ۔ [illegible]

مصارف طبع و سفر خرچ علماے ہندوستان معرفت ناظم صاحب ندوۃ العلما [illegible]

مصارف صدر صاحب و دیگر علما [illegible]

مصارف مہمانداری علما وغیرہ [illegible]

میزان کل صرف [illegible]

نوٹ جناب مولانا عبدالسبحان صاحب سکرٹری معین الندوہ و سکرٹری مجلس استقبالی اجلاس شانزدہم ندوۃ العلما مدراس نے میرے پاس مندرجہ بالا گوشوارہ اور ایک مختصر سی فہرست چندہ رکنیت و معاونت کی بھیجی ہے جو اسکے ساتھ شایع کی جاتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ ظاہر کردینا ضرور ہے کہ چندہ رکنیت کی سابق فہرست اعسالہ سے اور چندہ معاونت کی فہرست باللعہ کی تھی،

اب یہ فہرست رکنیت و معاونت جو اس گوشوارے کیساتھ شایع کی جاتی ہے علی الترتیب ہعہ اور عہ روپیہ کی ہے لہذا کل رقم چندہ معاونت و رکنیت کی عہ ہوتی ہے اور اس گوشوارے مین کل رقم اس مد کی عہ کی دکھلائی گئی ہے جس سے عہ کا فرق ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) مصارف مین ہماری معرفت الیسالہ عہ کی رقم دکھلائی گئی چونکہ واپسی کے خرچ کے لیے علی الحساب روپیہ مولانا سے لیا گیا تھا اسوجہ سے للعہ اسمین بچ رہے اور دو سو روپیہ بعض علماے ندوہ کے تشریف لیجانیکی وجہ سے واپس ملے اسلیے منجملہ الیسالہ عہ کے باللعہ منجانب اہل مدراس صیغہ مال ندوۃ العلما مین جمع کرادیے گئے،

(۳) چونکہ صباللعہ چندہ بجاڑہ پہلے صیغہ مال مین نام بنام سیاہہ ہوچکا ہے اسلیے آمد و صرف سے اسقدر رقم حسب تحریر مولانا ممدوح خارج کردی گئی ہے۔

سید عبدالحی

ناظم ندوۃ العلما،

۳۱ دسمبر ۱۹۱۷ء

ضمیمہ فہرست چندہ رکنیت اجلاس ندوۃ العلماء ۱۹۱۷ء منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب حاجی تاج محمد ایوب سیٹھ صاحب برہامپور	صہ ر	۷	جناب میر سعادت اللہ صاحب برہامپور	صہ ر
۲	جناب حاجی نو حسین سیٹھ صاحب	صہ ر	۸	جناب کنجی کمال صاحب	صہ ر
۳	جناب حاجی جمال نور محمد سیٹھ صاحب	صہ ر	۹	جناب محمد یوسف خان صاحب	صہ ر
۴	جناب محمد حاجی پیر محمد سیٹھ صاحب	صہ ر	۱۰	جناب حاجی عثمان صاحب	صہ ر
۵	جناب ابراہیم حاجی عبد اللہ سیٹھ صاحب	صہ ر	۱۱	جناب محمد اعظم صاحب اسٹیشن ماسٹر	صہ ر
			۱۲	جناب اکبر حسین صاحب	صہ ر
۶	جناب حاجی احمد جانو سیٹھ صاحب	صہ ر	۱۳	جناب سید اگر عبد العزیز صاحب	صہ ر

ضمیمہ فہرست چندہ معاونت اجلاس ندوۃ العلماء ۱۹۱۷ء منعقدہ مدراس

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبد الحق صاحب برہامپور	عہ ر	۴	جناب محمد عبد اللہ صاحب برہامپور	عہ ر
۲	جناب فصیح الدین صاحب	عہ ر	۵	جناب سید کریم صاحب پوسٹ ماسٹر	عہ ر
۳	جناب شجاع الدین صاحب	عہ ر			
۴	جناب سید اکبر صاحب	عہ ر			

اسمای گرامی علما و مشایخ شریک جلسہ ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا قاری شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پٹنہ
۲	جناب مولوی شاہ حسین میاں صاحب خلف مولانا ممدوح الصدر ؍؍
۳	جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب جھجری - رہتک
۴	جناب مولانا قاری عبد السلام صاحب انصاری - پانی پت -
۵	جناب مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب ناظم ندوۃ العلما - لکھنو
۶	جناب مولانا محمد اسلم صاحب - فرنگی محلی - لکھنو -
۷	جناب مولانا سید امیر علی صاحب مہتمم دار العلوم ندوۃ العلما - ؍؍
۸	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری - پنجاب
۹	جناب مولانا عبد التواب صاحب علیگرھی - علیگڈہ -
۱۰	جناب مولانا مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات - منجانب ریاست بھوپال
۱۱	جناب مولانا عبد اللہ احمد صاحب محافظ حجاج - ممبئی -
۱۲	جناب مولانا حمید الدین صاحب بی اے پرنسپل دار العلوم سرکاری - حیدر آباد دکن -
۱۳	جناب مولانا ناظر حسن صاحب کلکتہ
۱۴	جناب مولوی عبد الواجد صاحب سوددی راجپوتانہ -
۱۵	جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی

اسمای گرامی علمای صوبہ مدراس شریک جلسہ ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام	نمبر شمار	نام
۱	جناب مولانا شیخ محمد ملج ہمدانی ٹانگل ملابار	۱۲	جناب مولانا الحاج محمد محمل حسین خان صاحب خان بہادر
۲	جناب مولانا کنجی احمد صاحب نخوی	۱۳	جناب مولانا حکیم بدر الدین حسین صاحب۔
۳	جناب مولانا مولوی محمد ہاشم صاحب وانمباڑی۔	۱۴	جناب مولانا سید بُرہان الدین صاحب۔
۴	جناب مولانا قطب الدین احمد صاحب	۱۵	جناب مولانا الحاج محمد مدار صاحب مدرسہ جمالیہ پرمبور۔
۵	جناب مولانا الحاج عبد المجید خان صاحب	۱۶	جناب مولانا عبد القادر صاحب
۶	جناب مولانا الحاج محمد فضل اللہ صاحب	۱۷	جناب مولوی حاجی قاری عبد الغنی صاحب۔
۷	جناب مولوی سید سلطان محی الدین صاحب۔	۱۸	جناب مولوی محمد قاسم صاحب آمبوری
۸	جناب مولانا مولوی الحاج محی الدین حسین صاحب قادری چیدہ۔ ویلور	۱۹	جناب مولوی محمد موسی میاں صاحب
۹	جناب مولوی سید محمد قاسم صاحب ویلور	۲۰	ولتوری
۱۰	جناب محمد ابراہیم صاحب بنولی بہند۔	۲۰	جناب مولوی حافظ عبد الرزاق صاحب
۱۱	جناب ابو العرفان مولوی عبد الرحمان صاحب فاروقی	۲۱	جناب مولوی شاہ عبد القدوس صاحب

نمبر شمار	نام
۲۲	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب احقر
۲۳	جناب غلام دستگیر صاحب پیش امام
۲۴	جناب مولوی حکیم سید شمس اللہ صاحب قادری حیدرآبادی۔
۲۵	جناب مولوی سید شاہ ولی اللہ صاحب حسینی قادری۔
۲۶	جناب مولوی سید کریم اللہ صاحب حسینی قادری۔
۲۷	جناب مشائخ حکیم سید شاہ محمد صبغۃ اللہ صاحب قادری حسینی نوز
۲۸	جناب مولوی حاجی محمد عتم صاحب
۲۹	جناب مولوی سید نور محمد آفندی
۳۰	جناب مولانا مولوی حاجی سید محمد فخرالدین صاحب نقوی فخری۔
۳۱	جناب سید شاہ تقی علی حسینی القادری عرف حسینی پیران صاحب۔

اسمای گرامی روساء و امراء و عہدہ داران سرکاری صوبہ مدراس وغیرہ شریک اجلاس ندوۃ العلماء

نمبر شمار	
۱	جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب بہادر
۲	جناب خان بہادر حاجی محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب
۳	جناب خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب
۴	جناب خان بہادر قادر نواز خان صاحب سابق کلکٹر
۵	جناب خان بہادر محمد حبیب اللہ صاحب میونسپل چیرمین ویلور۔
۶	جناب خان بہادر ٹی امین الدین صاحب
۷	جناب خان بہادر حاجی بدرالدین صاحب
۸	جناب مولوی حاجی شاہ عبدالرحیم صاحب صدیقی وکیل پالونچہ نہیں حیدرآباد دکن۔
۹	جناب آنریبل یعقوب حسن سیٹھ صاحب

نمبر شمار	نام
١٠	جناب آنریبل احمد تمبی مرکار
١١	جناب نواب عابد حسین صاحب
١٢	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی
١٣	جناب ملنگ احمد بادشاہ صاحب
١٤	جناب سی عبدالحکیم صاحب۔
١٥	جناب نواب رؤف احمد صاحب برقی
١٦	جناب نواب عبدالقادر صاحب
١٧	جناب نواب عبدالحق صاحب
١٨	جناب میر مظہر الدین صاحب پرنسل اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل
١٩	جناب خان بہادر محمد عبداللہ صاحب سکنڈ پریسیڈنسی مجسٹریٹ۔
٢٠	جناب میر زین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
٢١	جناب میر سراج الدین صاحب سابق پولیس سپرنٹنڈنٹ ضلع۔
٢٢	جناب میر امیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا
٢٣	جناب میر سلطان محی الدین صاحب بہادر بیرسٹر ایٹ لا
٢٤	جناب خان بہادر محمد صفدر حسین صاحب

نمبر شمار	نام
٢٥	جناب سیٹھ عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر مخبر دکن مدراس
٢٦	جناب مولوی عبداللطیف صاحب مالک و اڈیٹر جریدہ روزگار مدراس
٢٧	جناب مولوی عبدالمجید صاحب شرر اندوری مالک و اڈیٹر قومی رپورٹ
٢٨	جناب منشی محمد انور صاحب بیخود۔ مالک و اڈیٹر رسالہ المضمون
٢٩	جناب خان صاحب شیخ اسمٰعیل صاحب کنٹرکٹر ترچناپلی۔
٣٠	جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب ترچناپلی
٣١	جناب آغا مرزا حاجی محمد خلیل صاحب شیرازی۔
٣٢	جناب آغا مرزا عبدالحسین صاحب بی۔اے
٣٣	جناب مولوی محمد صبغۃ اللہ صاحب ڈسٹرکٹ رجسٹرار
٣٤	جناب ٹی محمد حسین صاحب ڈسٹرکٹ رجسٹرار
٣٥	جناب حاجی عبدالرحیم صاحب
٣٦	جناب ملیالم حاجی عبدالرحمان صاحب

نمبر شمار	نام
۳۷	جناب خطیب عبدالرشید صاحب
۳۸	جناب محمد موسیٰ حاجی ابراہیم سیٹھ صاحب۔
۳۹	جناب حاجی نعمت اللہ صاحب ذاکر
۴۰	جناب محمد ہدایت اللہ صاحب ذاکی
۴۱	جناب ایس عبداللطیف صاحب
۴۲	جناب نانا مونا محمد عثمان صاحب راوتر۔
۴۳	جناب وی محمد عثمان صاحب
۴۴	جناب جلال عبدالکریم صاحب
۴۵	جناب حاجی محمد حنیف صاحب
۴۶	جناب کمبنا ڈی حاجی عبدالقادر صاحب
۴۷	جناب وی محمد عبدالشکور صاحب
۴۸	جناب پالکتنی عبدالقادر صاحب
۴۹	جناب آلنجی محمد اسحاق صاحب
۵۰	جناب آلنجی عبداللطیف صاحب
۵۱	جناب حمید حسن صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی۔
۵۲	جناب ٹی ایس محمد حسین صاحب بی اے
۵۳	جناب خواجہ خان صاحب۔
۵۴	جناب محمد عبداللہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر آف اسکول۔
۵۵	جناب محمد رضا صاحب
۵۶	جناب عبدالحمید خان صاحب گڑناگگی
۵۷	جناب مودی عبدالغفور صاحب بنگلوری
۵۸	جناب مودی محمد ابراہیم صاحب بنگلوری
۵۹	جناب ساہوکار محمد ولی اللہ بادشاہ صاحب
۶۰	جناب ساہوکار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب۔
۶۱	جناب حکیم حاجی محمد عبدالعزیز صاحب بہادر
۶۲	جناب ٹی عبدالوہاب صاحب بہادر
۶۳	جناب محمد اسماعیل سیٹھ صاحب مغفور
۶۴	جناب سید یوسف صاحب
۶۵	جناب حاجی سید عبدالقادر صاحب جیلانی

نمبر شمار	نام
۶۶	جناب سوداگر عبد الرحیم صاحب بجواڑہ۔
۶۷	جناب غلام محی الدین صاحب سوداگر بجواڑہ۔
۶۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب صدیقی
۶۹	جناب ایس جی عبد الرحیم صاحب سکرٹری انجمن اسلام
۷۰	جناب مسٹر باسط علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا
۷۱	جناب ال احمد حسین صاحب متولی بنگلوری
۷۲	جناب مولوی شاہ احمد صاحب مالک و اڈیٹر اخبار
۷۳	جناب اڈیٹر صاحب اخبار انوار الاسلام
۷۴	جناب خان بہادر ڈاکٹر ان محمد عثمان صاحب بہادر
۷۵	جناب ڈاکٹر جمال الدین صاحب ویلوری
۷۶	جناب مولوی حکیم محمد سعید صاحب چودھری
۷۷	جناب یحیی علی صاحب ایم۔ اے۔
۷۸	جناب سید عبد الواحد صاحب عاشق
۷۹	جناب کپتان عبد العزیز صاحب صوبہ دار میجر سرار بہادر
۸۰	جناب سید احمد شمس الدین براہیم صاحب
۸۱	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب منتظم امور مذہبی
۸۲	جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر
۸۳	جناب مولوی حسن خان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر
۸۴	جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ویلوری
۸۵	جناب محمد عبد الغنی صاحب لکچرار ٹریننگ
۸۶	جناب مولوی محمد امام الدین صاحب بہادر مجسٹریٹ تنگول

نمبر شمار	نام
۸۷	جناب ٹی ایس عبد القادر صاحب بی۔ اے
۸۸	جناب سید احمد صاحب سانٹری انسپکٹر
۸۹	جناب سید حسین صاحب ریٹائرڈ پرائسادات ایشمینٹ ہوز لدھیانہ
۹۰	جناب محمد تاج الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر
۹۱	جناب مولوی کریم الدین صاحب صیغہ دار فوجداری
۹۲	جناب قاضی میر یوسف علی خان صاحب بہادر سرکار
۹۳	جناب سید عبد الکریم صاحب انسپکٹر آف پولیس
۹۴	جناب آر محمد رفیع صاحب کنٹراکٹر ہمگونڈا
۹۵	جناب محمد ابراہیم صاحب قریشی بی اے ایل ٹی
۹۶	جناب شیخ داود صاحب کنٹراکٹر
۹۷	جناب محمد عباس حسن صاحب
۹۸	جناب ایم عبد الرزاق صاحب چیرمین یونین
۹۹	جناب محمد صاحب کنٹراکٹر۔

فہرست اُن غیر مسلم اصحاب کی جو جلسہ مین شریک تھے۔

(۱) جناب آنریبل جسٹس مسٹر شنگری ایر (۲) جناب دیوان بہادر ایل اے گوبند راگو ایر۔ (۳) جناب راؤ بہادر جی نارائن سامی سٹی (۴) جناب مسٹر جی اے نٹیسن مالک و اڈیٹر انڈین ریویو (۵) جناب راؤ بہادر نیگوراؤ سٹی (۶) جناب مسٹر وی رنگو بدر اور ریٹائرڈ جج (۷) جناب پنڈت گوپالاچارلو (۸) جناب راؤ بہادر بندم پیلے (۹) جناب مسٹر سی پی ام سامی ایر بی اے (۱۰) جناب مسٹر یود وگرو سامی پلے سکرٹری ایس

(۱۱) جناب مسٹر [illegible]

فہرست ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما بابتہ سنہ ۱۹۱۷ء

صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ (۱) جناب مولوی عبداللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڈھ (۲) جناب مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس قتاولی ضلع علیگڈھ (۳) جناب مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری (۴) جناب مولوی حکیم سید ظہور الاسلام فتحپور ہنسوہ (۵) جناب مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ (۶) جناب مولوی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلما (۷) جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ (۸) جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب منصبدار سرکار عالی رئیس شاہجہانپور (۹) جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب مولوی سید محمد علی حسن خان صاحب بہادر معتمد مال ندوۃ العلما (۱۰) جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے پرنسپل دار العلوم حیدر آباد دکن (۱۱) جناب مولوی احمد زمان خان صاحب آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور (۱۲) جناب مولوی ابو بکر محمد شیث صاحب جونپور (۱۳) جناب مولوی حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ - (۱۴) جناب شمس العلما خان بہادر مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فضحی

-(۱) جناب منشی اظہر علی صاحب بی اے جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ (۲) جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کان پور - (۳) جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس فیض آباد (متولی جائداد موقوفہ ندوۃ العلما) (۴) جناب سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ (۵) جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان صاحب آنریری سکریٹری مدرسۃ العلوم مسلمانان علیگڈھ (۶) جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ (۷) جناب مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ (۸) جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ - (۹) جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا - پی ایچ ڈی - لکھنؤ -

پنجاب و صوبہ سرحدی عالم (۱) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پت - (۲) جناب مولوی عبدالتواب صاحب رہتک (۳) جناب مولوی عبدالرحیم صاحب لوہاڑی (۴) جناب

عبداللہ صاحب عمادی (۵) جناب مولوی قاری عبدالسلام صاحب عباسی پانی پت (۶) جناب مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجھری (۷) جناب شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی لاہور۔ (۸) جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ (۱) جناب بابو نظام الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری معین الندوہ امرتسر (۲) جناب خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب۔ (۳) جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ (۴) جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منہاس اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر۔ (۵) جناب مرزا محمد ظفراللہ صاحب پنشنر اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر وزیرآباد۔

دہلی (۱) - جناب حاذق الملک مولوی حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب (۲) جناب شمس العلما مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد

بنگال (۱) جناب مولوی ناظر حسن صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ (۲) جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری ڈھاکہ۔ (۳) جناب مولوی حکیم حبیب الرحمان صاحب ڈھاکہ۔ (۱) جناب آنریبل نواب چودھری سید نواب علی صاحب (۲) جناب آنریبل سیٹھ غلام حسین صاحب عارف کلکتہ۔

بہار (۱) جناب مولانا سید محمد علی صاحب (۲) جناب مولوی محمد قاسم صاحب (۳) جناب مولوی مفتی محمد عبداللطیف صاحب مونگیر (۴) جناب مولوی شاہ سلیمان صاحب چشتی قادری (۲) جناب آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ پٹنہ (۲) جناب حافظ سید محب الحق صاحب رئیس پٹنہ

مدراس ۱۔ جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب (۲) جناب مولانا عبدالسبحان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری معین الندوہ۔ (۱) جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی ناگولڈ فیلڈ مس کار و منڈل کولار

بمبئی (۱) جناب مولوی عبداللہ احمد صاحب محافظ حجاج بمبئی

ممالک متوسط و برار (۱) جناب مولوی محمد یسین صاحب رائے پور۔

(۱) جناب خواجہ لطیف احمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول امراؤتی ۔

برھما (۱) جناب حاجی سیٹھ یوسف محمود بھائی میان صاحب رنگون ۔

دیسی ریاست (۱) جناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور ۔ (۲) جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ ریاست رامپور ۔ (۳) جناب ملا عبدالباسط صاحب حیدرآباد دکن (۴) جناب مولوی محمد یحیی صاحب مفتی ریاست بھوپال (۱) جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر لکھنؤ ۔

(۲) جناب مولوی محمد دین صاحب چیف جج ریاست بہاولپور ۔

طلبہ قدیم ندوۃ العلما جناب مولوی مسعود علی صاحب ناظم انجمن طلبای قدیم (۲) جناب مولوی حکیم رکن الدین صاحب ندوی (۳) جناب مولوی محمد اکرم اللہ خان صاحب ندوی ۔ (۴) جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی ۔



فہرست چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۶ع لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ع

تعداد	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
لمااللوسہ ۱۱ر	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم	۱
	جناب نواب جعفر علی خان صاحب نمبر (۱۱۶۵) شکروار پیٹھ پونہ	۲
	معرفت جناب مولوی غلام نبی صاحب فقیہ	
لعہ	جناب غلام نبی حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ بھیڑی	۳
ععہ	جناب عبد الرزاق حاجی شرف الدین صاحب فقیہ " "	۴
ععہ	جناب حاجی میان عبد القادر صاحب پٹیل " "	۵
عہ	جناب مرحوم غلام احمد صاحب جی نجم الدین صاحب " "	۶
عہ	جناب خان صاحب ابراہیم خان صاحب " "	۷
عہ	جناب عبد القادر ابراہیم چھوٹے نیوسار " "	۸
لعہ	جناب علی صاحب حاجی میان فقیہ " "	۹
عہ	جناب مریم بی بی زوجہ غلام حسین صاحب فقیہ " "	۱۰
معہ ر	جناب مرحومہ عائشہ بی بی حاجی غلام حسین صاحب فقیہ	۱۱
صہ ر	جناب محمد سعید حاجی شرف الدین صاحب فقیہ سوداگر محلہ "	۱۲
صہ ر	جناب مولوی محمد امین صاحب	۱۳
صہ ر	چندہ وعظ مسجد میمنان " "	۱۴

نمبر شمار	اسماء گرامی چندہ دہندگان	رقم
۱۵	جناب ابراہیم صاحب مرعو سوداگر محلہ بھیمڑی	صہ/
۱۶	جناب امیر صاحب غلام صاحب کمیوٹ چوڑی محلہ بھیمڑی	صہ/
۱۷	جناب نور محمد ابراہیم صاحب میمن ٹنڈیل محلہ بھیمڑی	صہ/
۱۸	بھوسار محلہ کی مسجد کے وعظ کا چندہ۔	سے/
۱۹	دو کلون۔ کی مسجد کا وعظ کا چندہ۔	سے ۴/
۲۰	جناب عبدالکریم صاحب میمن بندر محلہ بھیمڑی	عگا/
۲۱	جناب نظام الدین صاحب قادری موٹے بھوسار محلہ بھیمڑی	عگا/
۲۲	جناب معین الدین صاحب اکبر صاحب نقیہ بندر محلہ	عگا/
۲۳	جناب خدیجہ بی بی بنت حاجی غلام حسین خان صاحب نقیہ سوداگر محلہ بھیمڑی	عمعہ ۸/
۲۴	جناب شمس الدین صاحب بھوسے سوداگر محلہ بھیمڑی۔	عصہ/
۲۵	جناب معین الدین صاحب برہان " "	عصہ/
۲۶	جناب ادریس صاحب۔ " "	عصہ/
۲۷	جناب امین صاحب کانگرسے بھوسار محلہ بھیمڑی۔	عصہ/
۲۸	جناب عبدالرحمٰن واحا صاحب واحا محلہ بھیمڑی۔	عصہ/
۲۹	جناب فقیر محمد صاحب لوہیری سوداگر محلہ "	عصہ/
۳۰	جناب علی صاحب ککوٹے بھوسار محلہ "	عصہ/
۳۱	جناب غلام حسین صاحب ناخدا سوداگر محلہ "	عصہ/
۳۲	جناب ہاشم نعمت خان صاحب بندر محلہ "	عصہ/

نمبرشمار	اسمار گرامی چندہ دہندگان	قیمت
۳۳	جناب امیر صاحب حسین گنج بھوسار محلہ بھٹری۔	عسہ/
۳۴	جناب عبدالقادر صاحب بولیخکر چوڑی محلہ بھٹری۔	عسہ/
۳۵	جناب ابراہیم صاحب رئیس بھوسار محلہ بھٹری۔	عسہ/
۳۶	جناب احمد لبطے صاحب بھوسار محلہ بھٹری۔	عسہ/
۳۷	جناب خیر النساء بنت حاجی غلام حسین صاحب سوداگر محلہ بھٹری	عسہ/
۳۸	جناب جمو خالہ صاحبہ معرفت شرف الدین صاحب فقیہ " " "	۸/
۳۹	جناب غلام رسول صاحب بوسرے " "	۸/
۴۰	جناب بدرالدین صاحب بڑے میاں فقیہ " "	۸/
۴۱	جناب بانگی صاحب بھوسار محلہ " "	۸/
۴۲	جناب امام الدین صاحب ونظام الدین صاحب فقیہ " "	۴/
	معرفت معین الندوہ شملہ سلہ جناب مولوی ضیاء اللہ صاحب مسجد کشمیری محلہ	
۴۳	جناب بابو عبدالغفار صاحب مونو ٹائپ پریس شملہ	عہ/
۴۴	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب "	عہ/
۴۵	جناب بابو جلال الدین صاحب "	۲/
۴۶	جناب بابو شمشیر افضل صاحب "	۲/
۴۷	جناب بابو نبی بخش صاحب "	۴/
۴۸	جناب بابو الٰہ بخش صاحب "	عسہ/
۴۹	جناب بابو نعمت اللہ صاحب "	۲/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۰	جناب بابو کریم بخش صاحب " شملہ	۱/
۵۱	جناب بابو محمد بشیر الدین صاحب "	۴/
۵۲	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب "	۴/
۵۳	جناب بابو عبدالحمید صاحب "	۴/
۵۴	جناب بابو خورشید محمد صاحب "	۲/
۵۵	جناب بابو محمد عثمان صاحب "	۸/
۵۶	جناب بابو نظر محمد صاحب "	۴/
۵۷	جناب بابو احمد الدین صاحب "	۲/
۵۸	جناب بابو لیاقت حسین صاحب "	۲/
۵۹	جناب بابو محمد حسین صاحب "	۴
۶۰	جناب بابو محمد ظہیر الدین صاحب "	۲/
۶۱	جناب بابو عبدالوحید صاحب "	۲/
۶۲	جناب عزت حسین صاحب "	۴/
۶۳	جناب بابو عبدالکریم صاحب اول "	۱/
۶۴	جناب منظر الدین بیگ صاحب	۲/
۶۵	جناب بابو محمد علی صاحب	۲/
۶۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب شمیم مونوٹائپ پریس شملہ	۲/
۶۷	جناب بابو غلام سرور صاحب مونوٹائپ پریس شملہ	۲/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۸	جناب بابو محمد اسحٰق صاحب مونوٹائپ پریس شملہ	۲/
۶۹	جناب مولا بخش صاحب " "	۲/
۷۰	جناب بابو عبد الغفار صاحب " "	۴/
۷۱	جناب بابو محمد شریف صاحب " "	۲/
۷۲	جناب غلام نبی صاحب " "	۴/
۷۳	جناب بابو محمد زبیر بابا صاحب " "	عصہ/
۷۴	جناب عبد العزیز صاحب چہارم " "	۲/
۷۵	جناب بابو نور الدین سول سکریٹ شملہ	عـہ/
۷۶	جناب ممتاز حسین صاحب سول سکریٹ شملہ	عصہ/
۷۷	جناب بابو برکت اللہ صاحب " "	۴/
۷۸	جناب بابو عبد الغنی صاحب " "	عصہ/
۷۹	جناب بابو محی الدین صاحب " "	عـہ/
۸۰	جناب بابو عظمت اللہ صاحب " "	۱۲/
۸۱	جناب بابو عبد العزیز صاحب " "	عصہ/
۸۲	جناب بابو نظیر الحسن صاحب " "	عصہ/
۸۳	جناب بابو فضل الٰہی صاحب دفتر آرمی ہیڈ کوارٹر	۸/
۸۴	جناب بابو عبد المجید خان صاحب " "	۴/
۸۵	جناب بابو امیر الدین صاحب احمدی " "	۴/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان			تعداد
۸۶	جناب بابو حیدر علی صاحب دفتر آب و ہوا شملہ			۸؍
۸۷	جناب منشی دوست علی صاحب	//	//	عـ۸؍
۸۸	جناب بابو عبد اللطیف صاحب	//	//	۸؍
۸۹	جناب بابو سراج الدین صاحب	//	//	۸؍
۹۰	جناب بابو غلام قادر صاحب	//	//	۸؍
۹۱	جناب بابو شمس الحق صاحب دفتر آب و ہوا شملہ			عـ۸؍
۹۲	جناب بابو کریم بخش صاحب	//	//	عـہ؍
۹۳	جناب بابو کریم مولا بخش صاحب	//	//	عـہ؍
۹۴	جناب بابو ظفر حسین صاحب۔	//	//	۲؍
۹۵	جناب بابو مبارک حسین صاحب۔	//	//	۲؍
۹۶	جناب بابو محمد اسمٰعیل صاحب۔	//	//	۲؍
۹۷	جناب بابو شہاب الدین صاحب۔	//	//	عـہ؍
۹۸	جناب برکت علی صاحب	//	//	عـہ؍
۹۹	جناب بابو محمد بخش صاحب عرف بابو محسن صاحب	//	//	عـہ؍
۱۰۰	جناب بابو علی محمد صاحب۔	//	//	عـہ؍
۱۰۱	جناب بابو عبد السلام صاحب۔	//	//	۳؍
۱۰۲	جناب بابو محمد بخش صاحب	//	//	۴؍
۱۰۳	جناب بابو اکرام علی شاہ صاحب	//	//	۸؍

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	چندہ
۱۰۴	جناب بابو عبدالعزیز صاحب دفتر آب و ہوا کوہ شملہ۔	۸/
۱۰۵	جناب بابو اشرف خان صاحب " "	۴/
۱۰۶	جناب بابو میر حسن شاہ صاحب " "	۸/
۱۰۷	جناب بابو سدیو سہائے صاحب " "	۲/
۱۰۸	جناب خواجہ احمد شاہ صاحب " "	۱/
۱۰۹	جناب خان سرور صاحب رئیس و سوداگر صدر بازار شملہ	عصر/
۱۱۰	جناب غلام محمد جو صاحب شال مرچنٹ۔ " "	عصر/
۱۱۱	جناب محمد سلطان میر صاحب شال مرچنٹ " "	۴/
۱۱۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب " "	عصر/
۱۱۳	جناب محمد اکبر خان صاحب پشاوری سوداگر مالک کابل کمپنی "	عگار/
۱۱۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال " "	عصر/
۱۱۵	جناب فقیر محمد صاحب پشاوری " "	عگار/
۱۱۶	جناب محمد جو صاحب خیاط و مرچنٹ " "	۴/
۱۱۷	جناب احمد الدین صاحب " "	۲/
۱۱۸	جناب خان محمد صاحب واچ مرچنٹ " "	۸/
۱۱۹	جناب محمد میر صاحب شال مرچنٹ " "	۸/
۱۲۰	جناب شیخ عبدالغنی صاحب بوٹ مرچنٹ لور بازار	عصر/
۱۲۱	جناب غلام نبی صاحب گھڑی ساز " "	عصر/

رقم	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
۸/	جناب حاجی صاحب مرچنٹ لوئر بازار	۱۲۲
عا/	جناب محمد یعقوب شاہ و بشیر احمد صاحبان " " "	۱۲۳
۸/	جناب مرزا نعیم بیگ صاحب سوداگر " "	۱۲۴
۸/	جناب خیر الدین صاحب گھڑی ساز " "	۱۲۵
۰/	جناب مقبول شاہ صاحب مرچنٹ " "	۱۲۶
عصہ/	جناب حاجی محمد جہانگیر صاحب کلاتھ مرچنٹ "	۱۲۷
عصہ/	جناب شیخ محمد شرف و عبد الغنی صاحبان "	۱۲۸
۸/	جناب ایوب خان صاحب " "	۱۲۹
۸/	جناب بابو امام الدین صاحب سوداگر " "	۱۳۰
عصہ/	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب " "	۱۳۱
عصہ/	جناب شیخ کریم الٰہی صاحب " "	۱۳۲
للعہ ۲/	متفرق از لوئر بازار و مڈل بازار شملہ	۱۳۳
عصہ/	جناب عزیز ڈار صاحب رنگریز مڈل بازار شملہ	۱۳۴
عصہ/	جناب ناصر علی صاحب " "	۱۳۵
عکا/	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب سوداگر بیضہ شملہ	۱۳۶
۴/	جناب عیدو صاحب سوداگر بیضہ	۱۳۷
۸/	جناب حافظ محمد نور بخش و حافظ محمد ابراہیم صاحبان سوداگر بیضہ شملہ	۱۳۸
۸/	جناب بو علی بخش صاحب و کریم بخش صاحب " "	۱۳۹

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان			رقم
۱۴۰	جناب نانو صاحب	سوداگران بجنیہ شملہ		۲/
۱۴۱	جناب حافظ رحمت اللہ صاحب	"	"	۲/
۱۴۲	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب	"	"	عمصر/
۱۴۳	جناب چودھری نور بخش صاحب	سوداگر میوہ شملہ		عمصر/
۱۴۴	جناب نبی بخش صاحب	"	"	عمصر/
۱۴۵	جناب اہلو فتح محمد صاحب	سوداگر بجنیہ شملہ		۲/
۱۴۶	جناب غلام قادر صاحب	"	"	۲/
۱۴۷	جناب نبی بخش صاحب	"	"	۸/
۱۴۸	جناب [illegible] محمد صاحبان	"	"	۴/
۱۴۹	جناب چودھری گاموں صاحب	"	"	۸/
۱۵۰	جناب ابو علی نقی صاحب انسپکٹر حفظان صحت شملہ			عمصر/
۱۵۱	جناب بابو محمد یٰسین صاحب سول سکریٹ شملہ			عنا/
۱۵۲	جناب خان بہادر میر محمد خان صاحب بی اے پلیڈر و رئیس شملہ			صر/
۱۵۳	جناب بابو تاج الدین صاحب کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ			سے
۱۵۴	جناب بابو عبدالحکیم صاحب آرکیالوجی			عصر/
۱۵۵	جناب خان صاحب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس			عصر/
۱۵۶	جناب مسٹر محمد عمر صاحب بی اے پلیڈر			صر/
۱۵۷	جناب بابو شیخ عبدالعزیز صاحب سب اورسیر و رئیس			عنا/

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۵۸	جناب بابو بھاگرت رام صاحب اقبال ہوٹل شملہ	عصہ
۱۵۹	جناب بابو نور بخش صاحب دفتر ریلوے بورڈ ″	عصہ
۱۶۰	جناب منشی عبدالرحیم صاحب ″ ″ ″	عصہ
۱۶۱	جناب منشی محمد حسین خان صاحب ″ ″ ″	عہ
۱۶۲	جناب بابو علی بخش صاحب ″ ″ ″	عصہ
۱۶۳	جناب منشی قادر بخش صاحب ″ ″ ″	عصہ
۱۶۴	جناب مرزا غلام حسین صاحب ″ ″ ″	عصہ
۱۶۵	جناب سردار کشن سنگھ صاحب ″ ″ ″	۴
۱۶۶	جناب منشی فضل الرحمن صاحب ″ ″ ″	۴
۱۶۷	جناب بابو بشیر حسین خان صاحب ″ ″ ″	عہ
۶۸	بقایا سال گذشتہ معرفت جناب بابو نورالدین صاحب	صہ
۱۶۹	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ہیڈ کلرک دفتر سوجی لین شملہ	عصہ
۱۷۰	متفرقات از مارکٹ سول سارجنٹ شملہ	سے ۳ پائی
۱۷۱	از مولوی منعم الدین صاحب بابتہ بقایا سال گذشتہ۔	سے
۱۷۲	جناب ابن شیخ عبدالعزیز صاحب مرحوم صدر بازار شملہ	۴
	فہرست چندہ معرفت غلام نبی صاحب فقیہ بھیمڑی	
۱۷۳	جناب محی الدین صادق صاحب پٹیل ساکن بھیمڑی علاقہ بمبئی	صہ
۱۷۴	جناب محمد ابراہیم علی خان صاحب متولی جائداد موقوفہ سنبھل ضلع مراد آباد	ع
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم	

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۷۶	جناب محمد علی و برکت علی صاحبان	صر
۱۷۷	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد باقر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر رائے بریلی۔	عکار
۱۷۷	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب سفیر ہنگامی دارالعلوم	
۱۷۸	جناب فصاحت اللہ خان صاحب رئیس قدخیل شاہجہان پور۔	عکار
۱۷۹	جناب محمد لطافت علی خان صاحب رئیس شاہجہان پور	عکار
۱۸۰	جناب سید صدیق حسن خان صاحب رئیس شاہجہان پور	عکار
۱۸۱	ایک بندہ خدا شاہجہان پور	عکار
۱۸۲	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہان پور	للعہ ر
۱۸۳	جناب منشی باسط یار خان صاحب شاہجہان پور انسپکٹر پولیس	عکار
۱۸۴	جناب طفیل حسن خان صاحب محلہ خلیل سرخی شاہجہان پور	عکار
۱۸۵	جناب ریاض الدین احمد صاحب شاہجہان پور	عصر
۱۸۵	معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	
۱۸۶	جناب منشی محمد شریف عبدالرحمن صاحب تاجر چرم امرتسر	صـہ ر
۱۸۷	جناب حاجی غلام حسین صاحب وحید الحسن و نور احمد صاحبان امرتسر	عـہ ر
۱۸۸	جناب منشی عبدالرحیم و بابو نظام الدین صاحبان تاجر چرم //	عـہ ر
۱۸۹	جناب میاں شمس الدین و میر بخش کمپنی صاحبان //	عـہ ر
۱۹۰	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان امرتسر تاجران چرم	عـہ ر
۱۹۱	جناب مولوی نظام الدین صاحب و محمد شریف صاحبان تاجر چرم امرتسر	صـہ

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۹۲	جناب حاجی غلام حسین وصدرالدین صاحبان تاجران چرم امرتسر	عہ
۱۹۳	جناب حاجی پیر محمد واحمدالدین وصدرالدین " " "	عہ
۱۹۴	جناب میاں چراغ الدین ومحمد اسمعیل " " "	عہ
۱۹۵	جناب شیخ فتح محمد و دوست محمد " " "	عہ
۱۹۶	جناب میاں مولابخش وفضل حسین " " "	ہ
۱۹۷	جناب حاجی الٰہی بخش ومحمد حسین " " "	عہ
	معرفت جناب مولانا عبدالسبحان صاحب تاجر ورئیس مدراس	
۱۹۸	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب کمپنی مدراس	صہ
۱۹۹	جناب اس جی عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ	صہ
۲۰۰	جناب شیخ محمد عمر صاحب سوداگر پارچہ	صہ
۲۰۱	جناب بنے شریف صاحب	عصہ
۲۰۲	جناب محمد اکبر صاحب	عصہ
۲۰۳	جناب میر عظمت اللہ صاحب جاگیردار	صہ
۲۰۴	جناب محمد اعظم صاحب	عصہ
۲۰۵	جناب قاسم صاحب	عصہ
۲۰۶	جناب محمد عبدالعزیز صاحب ریلوے مستری	عصہ
۲۰۷	جناب محمد عبدالرشید صاحب امین کورٹ۔	عصہ
۲۰۸	جناب محمد غالب صاحب امین کورٹ	عصہ

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۰۹	جناب محمد یعقوب صاحب لاٹری ماسٹر۔	عمصر
۲۱۰	جناب کمال احمد صاحب۔	عمصر
۲۱۱	جناب شیخ داور صاحب۔	عمصر
۲۱۲	جناب شیخ مستان صاحب۔	عمصر
۲۱۳	جناب تراب علی صاحب حولدار	عمصر
۲۱۴	جناب غوث محی الدین صاحب مینوسپل انسپکٹر۔	عمصر
۲۱۵	جناب محمد عبدالرزاق صاحب مینوسپل رجسٹرار۔	عمصر
۲۱۶	جناب حسین شریف صاحب ٹیلیگراف انسپکٹر۔	عمصر
۲۱۷	جناب محمد عثمان صاحب دوکاندار ویم پٹ۔	صر
۲۱۸	جناب سید محمود صاحب گیاس لٹروم پٹ "	عمصر
۲۱۹	جناب قادر خان صاحب "	عمصر
۲۲۰	جناب نور اللہ خان صاحب "	عمصر
۲۲۱	جناب سید کمال صاحب "	عمصر
۲۲۲	جناب محمد شریف لالمجٹ فٹر۔	عمصر
۲۲۳	جناب محمد غلام محی الدین صاحب جاگیردار	عـہ
۲۲۴	جناب محمد وزیرالدین صاحب سوداگر یایہ پہ	عـہ
۲۲۵	جناب پی حاجی بادشاہ صاحب کمپنی تاجران چرم	عـہ
۲۲۶	جناب والا جاہ حاجی عبدالقادر صاحب تاجر چرم	غـہ

رقم	اسماے گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر شمار
عہ/	جناب ایس ایم میران شاہ صاحب کمپنی تاجران چرم۔	۲۲۷
عہ/	جناب ٹی امران صاحب کمپنی	۲۲۸
عہ/	جناب پیش امام عبدالقادر صاحب کمپنی بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۲۹
عہ/	جناب ایچ ایم حاجی محمد ضیاء الدین صاحب کمپنی بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۳۰
عہ/	جناب ایس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی 〃 〃	۲۳۱
عہ/	جناب اے عبدالغفور و عبدالوہاب صاحب کمپنی 〃 〃	۲۳۲
عہ/	جناب سی ایم کے احمد محی الدین صاحب 〃 〃 〃	۲۳۳
عہ/	جناب ناناجیونا عبدالقادر صاحب 〃 〃 〃	۲۳۴
عہ/	جناب کے محمد یوسف صاحب تاجر چرم بجواڑہ۔	۲۳۵
عہ/	جناب بی ین عبدالقدوس صاحب 〃 〃	۲۳۶
عہ/	جناب آغا محمد علی صاحب 〃 〃	۲۳۷
عہ/	جناب جی محمد ابراہیم صاحب 〃 〃	۲۳۸
عہ/	جناب پی عبدالکریم صاحب کمپنی 〃 〃	۲۳۹
عہ/	جناب وی عبدالوہاب صاحب کمپنی 〃 〃	۲۴۰
صہ/	جناب بی عبدالسلام صاحب 〃 〃	۲۴۱
صہ/	جناب روشن حسن اللہ صاحب کمپنی 〃 〃	۲۴۲
صہ/	جناب کے ایم ٹی عبدالحمید صاحب کمپنی تاجر چرم بجواڑہ	۲۴۳
عصہ/	جناب محمد میران صاحب از مڈل پیٹ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	۲۴۴

نمبر	اسماے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۴۵	جناب شیخ مستان صاحب ارنڈل پیٹ بجواڑہ ضلع کرشنا۔	عصر/
۲۴۶	جناب احمد شریف صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۴۷	جناب سیّد قاسم صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۴۸	جناب عبدالرحمٰن صاحب رئیس 〃 〃 〃	عصر/
۲۴۹	جناب محمد ابراہیم صاحب کلرک 〃 〃 〃	عصر/
۲۵۰	جناب عبدالرزاق صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۵۱	جناب محبوب خان صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۵۲	جناب رحیم بیگ صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۵۳	جناب سرور صاحب 〃 〃 〃	عصر/
۲۵۴	ازمسلمانان رنجہ پیٹ معرفت جناب سیّد عبدالقادر صاحب پنشنر صوبہ دار میجر بجواڑہ ضلع کرشنا۔	عـہ/ ار
۲۵۵	جناب سوداگر محمد عبدالکریم بیگ صاحب اینڈ سنس	صہ
۲۵۶	جناب امیر بی صاحبہ اہلیہ بنیا محمد علی صاحب مرحوم۔	صر/
۲۵۷	از مُسلم مشن اسکول معرفت سالار شریف صاحب بجواڑہ	عـہ/
۲۵۸	ازمسلمانان ارنڈل معرفت عبدالعزیز صاحب کلرک بجواڑہ	سہ/
۲۵۹	جناب اے اسمعیل ونبرجی سیٹھ صاحب	صر/
۲۶۰	جناب علی ہانجی صاحب ریلوے سرنگ بجواڑہ۔	عمر
۲۶۱	جناب سیٹھ صاحبان بمبئی والے بجواڑہ ضلع کرشنا۔	ءعـہ/
۲۶۲	**چندہ مچھلی بندر و گوڈیواڑہ**	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۶۳	جناب محمد عثمان صاحب لیا مدار گونڈ ، رساکن حال فتح اللہ انیار مچھلی بندر کرشنا۔	صہ ر
۲۶۴	جناب بکر قصابان بذریعہ عبداللہ صاحب قصاب ڈکن پچھہ مچھلی بندر "	عہ ر
۲۶۵	جناب مسلم طلباے نوبل کالج بذریعہ عبدالمجید صاحب طالب علم "	عہ ر
۲۶۶	جناب مولوی حاجی محمد عبدالرحیم شاہ صاحب جاگیردار و مختار عام سابق کنٹہ گوشہ محل حیدرآباد دکن	عسہ ر
۲۶۷	ساکنان نورالدین پیٹ مچھلی بندر بذریعہ عبدالعظیم صاحب سوداگر پارچہ مچھلی بندر	معہ ر
۲۶۸	ساکنان گوڈ یواڑہ کرشنا۔	لعہ ۴ ر
۲۶۹	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب کمپنی بیواڑہ	عہ ر
۲۷۰	ایک خاتون صاحبہ معرفت سوداگر عبدالرحیم صاحب بیواڑہ	عصہ ر
۲۷۰	**معرفت جناب مولوی محمد یوسف صاحب مدرس معقولات دارالعلوم**	
۲۷۱	جناب مسٹر ریاست حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ بانکی پور	صہ ر
۲۷۲	جناب مولوی شمس الحق صاحب رمنہ بانکی پور۔	عصہ ر
۲۷۳	جناب مولوی عبدالقیوم صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ بانکی پور۔	عما ر
۲۷۴	جناب نواب سید کریم الدین صاحب رضوی چوہٹہ بانکی پور۔	عما ر
۲۷۵	جناب محمد ابراہیم صاحب تاجر عطر ساکن مرادپور بانکی پور۔	عصہ ر
۲۷۶	جناب مولوی نورالعین صاحب سائیکل مرچنٹ ساکن باقرگنج بانکی پور	صہ ر
۲۷۷	جناب حافظ محمد جمیل صاحب مرادپور بانکی پور۔	عصہ ر
۲۷۸	جناب سید عبدالرشید صاحب رمنہ بانکی پور۔	عما ر
۲۷۹	جناب عبدالرحیم صاحب پان فروش مرادپور بانکی پور۔	عصہ ر

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	تعداد
۲۸۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب وکیل رمنہ بانکی پور۔	عمار
۲۸۱	جناب مولوی مظہر الحق صاحب سالار پور نگر نہسہ پٹنہ	صر
۲۸۲	جناب مولوی عبد الحلیم صاحب مراد پور بانکی پور	عمار
۲۸۳	جناب مولوی حکیم عبد القیوم صاحب مراد پور بانکی پور	عمار
۲۸۴	جناب مولوی ابو العاص صاحب لنگر ٹولی بانکی پور۔	للعہ ر
۲۸۵	جناب سیف اللہ صاحب ٹرنک مرچنٹ مراد پور بانکی پور	عصر
۲۸۶	جناب مولوی محمد حسین صاحب مراد پور بانکی پور	عمار
۲۸۷	جناب مولوی عبد الباقی صاحب رمنہ بانکی پور	عمار
۲۸۸	جناب سید منظور حسن صاحب رضوی ساکن باقر گنج بانکی پور	عمار
۲۸۹	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری مرسلہ بابو نظام الدین صاحب امرتسر	
۲۹۰	جناب مولوی سید محمد عبد الحق صاحب منصف ہوشیار پور	عمار
۲۹۱	جناب منشی شجاع الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات	عمار
۲۹۲	جناب رانا فیروز الدین صاحب وکیل۔	عمار
۲۹۳	جناب بابو نذر محمد صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس	عمار
۲۹۴	جناب منشی فضل احمد صاحب سب انسپکٹر پولیس۔	عمار
۲۹۵	جناب بابو نبی بخش صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس ہوشیار پور	عمار
۲۹۶	جناب مرزا افضل بیگ صاحب انسپکٹر پولیس "	عمار
۲۹۷	جناب میاں عبد الغفور حاجی محمد خان صاحب سوداگران ہوشیار پور	عمار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۹۸	جناب مولوی رشید احمد صاحب نبیرہ مولوی محبوب علی صاحب ہوشیار پور	عا؍
۲۹۸	جناب شیخ محمد بختیار صاحب وکیل۔	عا؍
۲۹۹	جناب شیخ فیض محمد صاحب ہیڈ کلرک سشن کوٹ ہوشیار پور	عا؍
۳۰۰	جناب شیخ سلطان احمد صاحب میونسپل کمشنر ہوشیار پور۔	عسصہ؍
	معرفت جناب خواجہ سید اصغر حسین صاحب	
۳۰۱	جناب حافظ عبد الکریم صاحب سوداگر امین آباد پارک نمبر ۹ لکھنؤ	عسصہ؍
۳۰۲	جناب محمد علی صاحب تاجر تمباکو ٹھیٹری بازار ردولی ضلع بارہ بنکی	عسصہ؍
۳۰۳	جناب قاضی فرید الدین صاحب نعمانی محلہ خاک پورہ ردولی ضلع بارہ بنکی	عا؍
۳۰۴	جناب مولوی حافظ عبد العزیز صاحب شہر ٹانڈا محلہ بوڑھا ضلع فیض آباد	عسصہ؍
۳۰۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب رئیس ردولی ضلع بارہ بنکی۔	عا؍
۳۰۶	جناب حاجی عبد الغفار صاحب انعام الٰہی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عسصہ؍
۳۰۷	جناب منور خان صاحب تاجر کلاہ چوک 〃	عسصہ؍
۳۰۸	جناب حافظ اکرام الٰہی و کرم الٰہی صاحبان سوداگران 〃	عسصہ؍
۳۰۹	جناب سرفراز علی صاحب بیرسٹرایٹ لا 〃	عسصہ؍
۳۱۰	جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل محلہ سعادت گنج 〃	عا؍
۳۱۱	جناب خواجہ اصغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب لکھنؤ لال باغ	عسصہ؍
۳۱۲	جناب خواجہ نظام الدین صاحب	۴؍

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۱۴	جناب خواجہ سید جمیل الدین صاحب	۴ر
	میزان کل چندہ عام اغراض	
	(نواب سید) محمد علی حسن ۳/۱۰ ... ۳/۱۰ پائی	
	دستخط منیر الدین محرر مال ندوۃ العلما — دستخط معتمد صاحب مال ندوۃ العلما	

فہرست چندہ کمیٹی من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایۃ ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

۱	جناب ڈاکٹر الماطیفی صاحب ناظم تعلیمات سرکار عالی حیدر آباد دکن	ہ ر
۲	جناب مولانا مولوی محمد صاحب سورتی مقیم لکھنؤ۔	ہ ر
۳	جناب مولوی منظور احمد صاحب سب رجسٹرار محلہ کبیر پور کٹک	ہ ر
۴	جناب مولوی محمد حبیب الزمان خان صاحب رئیس شاہجہان پور	ہ ر
۵	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کانپور	ہ ر
۶	جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس فیض آباد از پرتاپ گڑھ محلہ لکندرو گنج	ہ ر
۷	جناب مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب شاہجہان پور	ہ ر
۸	جناب سیٹھ غلام حسین صاحب عارف امرتلین نمبر ۵ کلکتہ	۵ ع ر
۹	جناب مولوی محمد نسیم صاحب بی اے وکیل ایڈوکیٹ لکھنؤ۔	ہ ر
۱۰	جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر لکھنؤ	ہ ر
۱۱	جناب مسٹر حاجی محمد یوسف صاحب ثوبانی صاحب بمبئی	ہ ر

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۲	جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمد صاحب انگا پا نائک سٹریٹ مدراس	صہ/
۱۳	جناب مولوی حکیم عبدالرشید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	صہ/
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم	
۱۴	جناب آنریبل نواب مولوی عبدالمجید صاحب سی ایس آئی الہ آباد	صہ/
۱۵	جناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی انسپکٹر عربک مدارس صوبہ متحدہ الہ آباد	صہ/
۱۶	جناب سلیم خان صاحب کنٹرکٹر صدر بازار ناگپور	صہ/
	جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے ایل ایل بی	صہ/
۱۷	معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب از شاہجہان پور	
۱۸	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان صاحب بہادر	سہ/
۱۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب رئیس رنگین چوپال شاہجہان پور	صہ/
۲۰	جناب اقتدار احمد خان صاحب محلہ قدیخیل شاہجہان پور	عہ/
۲۱	جناب جمیل عبداللہ خان صاحب " "	صہ/
۲۲	جناب حاجی محمد سعید خان صاحب تاجر شاہجہانپور	صہ/
۲۳	جناب مولوی عبدالرافع خان صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور	صہ/
۲۴	جناب محمد یوسف علی خان صاحب رئیس شاہجہان پور	صہ/
۲۵	جناب سیٹھ آدم حسین صاحب تاجر شاہجہانپور	صہ/
۲۶	جناب محبوب میاں صاحب رئیس محلہ کٹرہ شاہجہانپور	صہ/
۲۷	جناب منغی خان صاحب محلہ گاڑی پورہ "	صہ/

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان		روپیہ
۲۸	جناب مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس محلہ باقر زئی شاہجہانپور		۵ر
۲۹	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل امین آباد پارک لکھنؤ		۵ر
۳۰	جناب آنریبل مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب گولہ گنج لکھنؤ		۵ر
	معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ امرتسر		
۳۱	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر		۵ر
۳۲	جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب منہاس اڈیٹر اخبار وکیل	"	۵ر
۳۳	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	"	۵ر
۳۴	جناب حاجی شیخ بوڑہا علی محمد عبد الکریم صاحبان	"	۵ر
۳۵	جناب شیخ صادق حسین صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا	"	۵ر
۳۶	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ درجہ اول	"	۵ر
۳۷	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف مڈیکل افسر ریاست نابھہ پنجاب		۵ر
۳۸	جناب سیٹھ محمود یوسف بھائی میاں صاحب ڈلہوزی سٹریٹ رنگون		۵ر
۳۹	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی آصف آباد ریاست نظام دکن		۵ر
۴۰	جناب مولوی عبد اللہ احمد صاحب جی پی محافظ حجاج محکمہ محافظ حجاج مبئی		۵ر
۴۱	جناب سردار حبیب الرحمن صاحب آنریری مجسٹریٹ حبیب نگر ضلع کھیری		۵ر
	معرفت جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری سلہ بابو نظام الدین صاحب سکریٹری معین الندوہ امرتسر		
۴۲	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور		۵ر

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	مبلغ
۴۳	جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس	صر/
۴۴	جناب شیخ محمد عبد المجید صاحب	صر/
۴۵	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل	صر/
۴۶	جناب راجہ ولی اللہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوشیارپور	صر/
۴۷	جناب شیخ عطا اللہ صاحب ریڈر چیف کورٹ پنجاب لاہور	صر/
۴۸	جناب میر محمود علی صاحب تحصیلدار ہوشیارپور	صر/
۴۹	جناب مرزا امین اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صر/
۵۰	جناب میاں طفیل محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا ہوشیارپور	صر/
۵۱	جناب شیخ نیاز محمد خان صاحب وکیل ہوشیارپور	صر/
۵۲	جناب چودھری حاجی سلطان محمد صاحب بیرسٹرایٹ لا سیالکوٹ	صر/
۵۳	جناب شیخ ظہور الٰہی صاحب وکیل سیالکوٹ	صر/
۵۴	جناب خان صاحب یار محمد خان صاحب رئیس جہان خیلان ہوشیارپور	صر/
۵۵	جناب خان محمد عبد العزیز صاحب سول سرجن ہوشیارپور	صر/
۵۶	جناب مولانا سید شبیر علی صاحب کوچہ میر معانی حیدرآباد دکن	صر/
	معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دار العلوم	
۵۷	جناب مولوی احفاظ الرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر اتالیق راجہ صاحب صدر بازار ناگپور	صر/
۵۸	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب بالقابہ ناگپور	صر/
۵۹	جناب مولوی اکبر علی صاحب مہتمم صحیفہ حیدرآباد دکن	صر/

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۰	جناب مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔آئی ای۔ پریسیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بہاولپور	صہ/
۶۱	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب تاجر و رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	صہ/
۶۲	جناب مولوی حکیم عبدالحمید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ۔	صہ/
۶۳	جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب منتظم نظامت امور مذہبی سرکار عالی حیدرآباد دکن معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب وکیل ہنگامی دارالعلوم	صہ/
۶۴	جناب محمد مصطفےٰ خان صاحب مالک کارخانہ اصغر علی و محمد علی چوک لکھنؤ	صہ/
۶۵	جناب شیخ نواب علی صاحب بی اے وکیل بارہ بنکی	صہ/
۶۶	جناب مولوی محمد خالق صاحب وکیل فیض آباد	صہ/
۶۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	صہ/
۶۸	جناب منشی محمد امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	صہ/
۶۹	جناب مولوی عبدالصمد صاحب وکیل سلطان پور معرفت سید حسن شاہ صاحب وکیل دارالعلوم ندوۃ العلماء	صہ/
۷۰	جناب ڈاکٹر امام الدین صاحب ریاونٹ ڈیوا احمد نگر صدر بازار معرفت خواجہ سید اصغر حسین صاحب	صہ/
۷۱	جناب نواب سید نورالحسن خان صاحب بہادر لکھنؤ	صہ/
۷۲	جناب نواب مقتدی خان صاحب لکھنؤ لال باغ روڈ	صہ/

میزان کل چندہ یکمشت مالسہ

دستخط نواب سید محمد علی حسن خان معتمد مال

بسم الدین محرر مال

فہرست چندہ تعلیم دارالعلوم من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۷ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

رقم	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر
للعہ صما ر	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ عطیہ ممالک متحدہ آگرہ واودھ	۱
الے یار صہ	سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	۲
اسے ر	جناب حاجی شیخ قادر بخش مرحوم معرفت جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب و جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس و متولیان جائداد موقوفہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم	۳
عسہ ر	جناب مولوی سید شیر علی صاحب کوچہ میر معانی حیدرآباد دکن	۴
للعہ	جناب ہز ہائنس نواب صاحب بہادر بالقابہ ریاست باؤنی (کدوڑا)	۵
للما عہ ۵/ ۱۵/	از جائداد موقوفہ شاہجہانپور مرسلہ مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ ٹھیکہ دار	
	میزان کل تعلیم دارالعلوم معہ للما عہ / ۱۵/	

(دستخط نواب سید علی حسن خان معتمد مال)

میزالدین محرر مال ندوۃ العلماء

وظائف طلبائے غیر مستطیع من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

رقم		نمبر
سما ر	جناب نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور بالقابہ خلد اللہ ملکہ	۱
۲/ ہے	جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی مرحوم بذریعہ فروخت ترکیب بند	۲

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲	جناب شیخ محمد محمود علی خان صاحب رئیس محمد پور بشن پور پوسٹ دیوہ ضلع بارہ بنکی	۶عار
۳	جناب عبد القادر بن عبد الکریم صاحب مینار ہلیال ضلع کاروار	۳ہر
۴	جناب منشی محمد حسین خانصاحب ہیڈ محرر پولیس اسٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ بنکی۔	عہر
۵	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل محلہ قلعہ۔ راسے بریلی۔	عــ۵
۶	جناب منشی محمد حسین صاحب ہیڈ محرر پولیس اسٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ بنکی	۶عار
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۷	جناب اہلیہ محترمہ جناب عبد اللہ عبد الواحد صاحب لدہا سیٹھ ابراہیم کمپنی الیسٹ اسٹریٹ پونا بابت چہار ماہ مئی جون۔ جولائی۔ اگست۔	عــ۵ر
۸	جناب سردار بہادر کپتان لعل خان صاحب سنی گوگا اسٹریٹ پونا مئی جون جولائی	سےر
۹	دکن مسلم انسٹیٹیوٹ معرفت منشی حسن علی صاحب گنا اسٹریٹ پونا ماہ اگست۔	عــ۵
۱۰	محفل گلبن اسلام (چھوٹی محفل) جناب عبد الرحمن صاحب مستری مین اسٹریٹ پونا بابت ماہ مئی۔ جون وجولائی۔	ســ۵
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما	
۱۱	جناب خانصاحب شیخ میاں خانصاحب پنشنر انسپکٹر پولیس پونا محلہ بھوانی پٹھ۔	سعہر
۱۲	جناب سردار بہادر کپتان لعل خانصاحب سالار مینجر سنی گوگہ اسٹریٹ کیمپ پونا۔	عار
۱۳	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل مدرسہ دار العلوم سرکاری حیدرآباد دکن	ســ۵
	معرفت سکرٹری صاحب معین الندوہ شملہ	
۱۴	جناب مولوی منعم الدین صاحب شملہ	عــ۵

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۵	چندہ متفرق از عیدگاہ بروز عید الفطر	للعہ۵
۱۶	جناب مولوی معین الدین صاحب قدوائی ضلع بارہ بنکی	عار
۱۷	جناب مولوی عبد القادر صاحب دکن مسلم انسٹیٹیوٹ پونا	عہ۵ر
۱۸	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کار و منڈل کولار گولڈفیلڈ صوبجات میسور۔ مدراس	صہ۵
۱۹	جناب منشی محمد حسین صاحب ہیڈ محرر پولیس اسٹیشن صفدر گنج ضلع بارہ بنکی۔	لعہر
۲۰	معرفت جناب مسٹر عزیز الحسن تھرڈ ماسٹر دار العلوم۔	لعہر
۲۱	جناب مولا محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس شروانی حبیب گنج ضلع علیگڈھ	للعہ۵
۲۲	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کان پور	ماہر
۲۳	جناب آنریبل نواب چودھری نواب علی صاحب رئیس ڈھاکہ۔	ماعہ۵ر
۲۴	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر گوڈون اسٹریٹ مدراس۔	سار
۲۵	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب رئیس ناگپور۔	صہ۵ر
۲۶	جناب بیگم صاحبہ نواب سید نور الحسن خانصاحب بہادر لکھنؤ۔	صہر
۲۷	**معرفت سید حسن شاہ صاحب**	
۲۸	جناب منشی ہاشم حسین صاحب ریماونٹ ڈپو متصل تعلیمندان احمدنگر	صعہ۵
۲۹	جناب راجہ اعظم شاہ صاحب صدر بازار ناگپور	صہر
۳۰	جناب مولوی حافظ الرحیم اتالیق راجہ صاحب بازار ناگپور	صہر
۳۱	جناب خان بہادر ایچ ایم ملک صاحب کراوٹ باون ناگپور	عصر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
٣١	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔اے پرنسپل دارالعلوم سرکاری حیدرآباد دکن	عـــ٥
	معرفت سید حسن شاہ صاحب	
٣٢	جناب قاضی عنایت اللہ صاحب ڈیس احمد نگر۔	عـ٥
٣٣	جناب کپتان اصل خانصاحب سردار بہادر سنوگہ اسٹریٹ ٩٢٧ - پونا	معـ/
٣٤	جناب ببنے میاں خانصاحب پنشنر انسپکٹر بھوانی پٹیہ پونا	العـ٥
٣٥	جناب عبداللطیف خان صاحب ٹیلر ماسٹر سنی اسٹریٹ (١٠٢) پونا	عـ/

(نواب سید) محمد علی حسن

دستخط معتمد صاحب مالی ندوۃ العلماء

تعمیر درسگاہ دارالعلوم من ابتدای یکم جولائی سنہ ١٩١٢ لغایت ٣١ مارچ سنہ ١٩١

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
١	جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	صـ٥

چندہ تعمیر دار الاقامہ (بورڈنگ) من ابتدائے یکم جولائی سنہ ۱۹۱۶ء الغایت ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب عبد القادر بن عبد الکریم صاحب مینار ہلیال ضلع کاروار	صہ/
۲	جناب مولوی عبد اللہ احمد صاحب محافظ حجاج پولیس ہیڈ آفس بمبئی۔	صہ/
۳	جناب حاجی قاسم لدھا سیٹھ صاحب مین اسٹریٹ پونا	ما/
۴	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی اے پرنسپل دار العلوم حیدر آباد دکن	ماصہ/
۵	معرفت مولوی مسعود علی صاحب قدوائی منجانب طلبائے قدیم دار العلوم	
۶	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب لال باغ لکھنؤ۔	عہ/
۷	جناب منشی محمد اشفاق حسین صاحب انسپکٹر آبکاری تحصیل حیدر گڈھ ضلع بارہ بنکی	سہ/
۸	جناب آغا نیاز محمد خان صاحب بارہ بنکی	عہ/
۹	جناب حضرت شاہ احمد صاحب سجادہ نشین ہردوئی	عصہ/
۱۰	جناب شیخ نور الدین احمد صاحب گدیہ ضلع بارہ بنکی	صہ/
۱۱	جناب شیخ لطافت علی صاحب نائب تحصیلدار سلطانپور	عہ/
۱۲	جناب مجید خان صاحب ناریل والی گلی لکھنؤ	عہ/
۱۳	جناب مولوی محمد ایوب صاحب وکیل گولا گنج لکھنؤ	عا/
۱۴	جناب چودھری مجید اشرف صاحب بارہ بنکی	عا/
۱۵	جناب مولوی محمد جامع صاحب ریزیڈنسی حیدر آباد دکن	عا/
۱۶	جناب شیخ ناظم علی صاحب مختار عام بابو پراگ نرائن صاحب علی آباد ضلع بارہ بنکی۔	عہ/

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطاکنندگان	رقم
۱۶	جناب شیخ افتخار احمد صاحب ڈاکخانہ صفدر گنج موضع دادرہ ضلع بارہ بنکی	عا/
۱۷	جناب سید عبدالرشید صاحب محمود آباد ضلع سیتاپور	عا/
۱۸	جناب سید بندہ حسن صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عا/
۱۹	جناب شیخ غلام اعظم صاحب نائب تحصیلدار علی گڈھ	عا/
۲۰	جناب منشی نوشاد علی صاحب ہردوئی	[illegible]
۲۱	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب بارہ بنکی	عہ/
۲۲	جناب مولوی وحید الدین صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۲۳	جناب چودھری فدا عباس صاحب " "	عہ/
۲۴	جناب چودھری مسیح صاحب " "	عہ/
۲۵	جناب چودھری سرفراز احمد صاحب تعلقدار " "	عہ/
۲۶	جناب حافظ عبدالغنی صاحب " "	عہ/
۲۷	جناب مولوی فرید الدین صاحب نعمانی " "	سے/
۲۸	جناب قاضی ولی الحق صاحب " "	عہ/
۲۹	جناب چودھری محمد یونس صاحب " "	عا/
۳۰	جناب مولوی مختار محمد صاحب امین آباد لکھنؤ	عہ/
۳۱	جناب مسٹر شیخ محمد عزیز احمد صاحب قدوائی لکھنؤ۔	عہ/
۳۲	جناب شیخ فرزند علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۳۳	جناب شیخ مشرف علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی۔	عہ/

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان ۔	رقم
۳۴	جناب منشی شیخ تحلیل الدین صاحب مختار عام ریاست جہانگیرآباد	عہ ر
۳۵	جناب شیخ ممتاز احمد صاحب رزاقی بانسوی	عا ر
۳۶	جناب مولوی محمد تقی صاحب رئیس اُناؤ	عہ ر
۳۷	جناب مولوی خورشید حسن صاحب منصف اُناؤ	عہ ر
۳۸	جناب ملک شیخ شعبان علی صاحب کان پور	عہ ر
۳۹	جناب حاجی صفدر حسین صاحب جنرل مرچنٹ کان پور	عہ ر
۴۰	جناب محمد عاشق صاحب جنت فروش جنرنیل گنج کان پور	عہ ر
۴۱	جناب شیخ شریف الدین صاحب رئیس بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	عہ ر
۴۲	جناب شیخ محمد بشیر الرحمان صاحب جنرل مرچنٹ و رئیس بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی	عا ر
۴۳	جناب حافظ محمد یونس صاحب حافظ دفتر اُناؤ	عا ر
۴۴	والدہ صاحبہ مولوی عبدالخالق صاحب ندوی رسولی بارہ بنکی۔	عا ر
۴۵	اہلیہ شیخ مشتاق علی صاحب مختار عام جہانگیرآباد ۔	عا ر
۴۶	جناب زوجہ شیخ امام علی صاحب مرحوم	عہ ر
۴۷	جناب شیخ سلطان حسین صاحب تحصیلدار ریاست گدیہ ضلع بارہ بنکی	عا ر
۴۸	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصیلدار محمود آباد ۔	عا ر
۴۹	جناب شیخ منور علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی	عہ ر
۵۰	جناب شیخ حبیب الرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤں	عا ر
۵۱	جناب شیخ محمد عبدالرحمان صاحب رئیس بڑاگاؤں	عا ر

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۲	جناب شیخ منشی تفضل حسین صاحب رئیس و جنرل مرچنٹ	عا/
۵۳	جناب شیخ واحد علی صاحب رسولی ضلع بارہ بنکی۔	عہ/
۵۴	معرفت جناب مولوی نظیر حسن صاحب سابق متعلم دار العلوم ندوہ	۴/
۵۵	اہلیہ صاحبہ محترمہ مولوی سید سلیمان صاحب ندوی	عہ/
۵۶	جناب مولوی ابو داود صاحب محافظ خانہ کلکٹری بانکی پور	عا/
۵۷	جناب سید عبد المجید صاحب دسنوی انسپکٹر ریلوے میل سروس سمستی پور	صہ/
۵۸	جناب سید فرید الدین احمد صاحب لا اسسٹنٹ پٹنہ کورٹ آف وارڈس۔	۸/
۵۹	جناب اہلیہ صاحبہ سید عبد المجید صاحب پٹنہ بانکی پور	عہ/
۶۰	جناب مولوی سید محمد حسین صاحب وکیل ہائی کورٹ بانکی پور،	عا/
۶۱	جناب مسٹر محمد وحید بی۔اے دسنوی ڈپٹی کلکٹر	عا/
۶۲	جناب مولوی سید نعیم صاحب	عہ/
۶۳	جناب مولوی عبد الغفور صاحب کچہری کلکٹری بانکی پور	عہ/
۶۴	جناب مولوی امیر حسن صاحب " "	عہ/
۶۵	جناب مولوی محمد ہاشم صاحب عدالت کلکٹری بانکی پور	عہ/
۶۶	جناب سید عبد اللطیف صاحب عدالت کلکٹری "	عہ/
۶۷	جناب مولوی محمد یونس صاحب دسنوی۔ بی۔اے۔	عہ/
۶۸	نامعلوم الاسم	۴/
۶۹	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	۸/

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۷۰	نامعلوم الاسم	۴ر
۷۱	نامعلوم الاسم	۴ر
۷۲	جناب حاجی شیخ حسن علی صاحب موضع رودواں ڈاکخانہ محمدپور ضلع اعظم گڈہ	عـــ۵ر
۷۳	جناب شیخ خورشید علی صاحب ״ ״ ״	عہر
۷۴	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس موضع پہل ضلع بارہ بنکی	سے ر
۷۵	جناب منشی امتیاز علیصاحب وکیل فیض آباد۔	صہر
۷۶	جناب شیخ بدرالحسن صاحب تحصیلدار گورکھپور۔	صہر
۷۷	جناب مرزا سلطان احمد صاحب	عہر
۷۸	جناب نظام الدین بیگ صاحب	عہر
۷۹	جناب محمد علی خان صاحب	عہر
۸۰	جناب حاجی سیٹھ محمود یوسف بھائی میاں صاحب رنگون	ماصہ
۸۱	جناب عبدالعلی صاحب قدوائی بارہ بنکی	صہر
۸۲	جناب زین العابدین صاحب قدوائی ״	۶ر
۸۳	جناب شیخ محمود علی صاحب ״ ״	۶ر
۸۴	جناب شیخ ریاست علی صاحب قدوائی	۶ر
۸۵	جناب شیخ حافظ اصغر علیصاحب قدوائی	عہر
۸۶	جناب شیخ عبدالغفور صاحب۔ قدوائی	عہر
۸۷	جناب حکیم نعمت رسول صاحب	عہر

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۸	جناب سید سعید الحسن صاحب بالوی	عہ
۸۹	جناب عبد الرحیم صاحب مستری	۶
۹۰	جناب مولوی عبد المجید صاحب سبزی سیدان	عہ
۹۱	جناب فیض الحسن صاحب بکنگ کلرک ہریار یلوے	عہ
۹۲	جناب محمد تقی صاحب رئیس سیدان	صہ
۹۳	جناب عبد العزیز صاحب ملازم ہریار یلوے	۸
۹۴	جناب محمد سمیع صاحب ساکن سیدان	عہ
۹۵	جناب ڈاکٹر محمد عظمت اللہ صاحب انصاری ریلوے ڈسپنسری	عہ
۹۶	جناب محمد سلطان صاحب میونسپل سکرٹری	صہ
۹۷	جناب ملا محمد صاحب رئیس رنگون	صہ
۹۸	جناب محمد قاسم صاحب اسٹیشن ماسٹر ہریار یلوے	صہ
۹۹	جناب عبد القادر صاحب ڈرائیور سیدان	عہ
۱۰۰	جناب عبد الحمید صاحب اسٹور کلرک	سے
۱۰۱	جناب شیخ محمد نصیر صاحب مرچنٹ سیدان	سے
۱۰۲	جناب منے جمعدار سیدان	عہ
۱۰۳	جناب صاحب علی خان صاحب ڈرائیور سیدان	عہ
۱۰۴	جناب اسد اللہ صاحب ٹھیکہ دار سیدان	سے
۱۰۵	جناب گوڈن میاں صاحب اسٹیشن ماسٹر	۶

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۰۶	جناب عبدالغلام صاحب	عہ/
۱۰۷	جناب شیخ کالو صاحب دوکاندار	عہ/
۱۰۸	جناب آغا حسین محمد صاحب رئیس رنگون	عـ۵/
۱۰۹	جناب نور محمد صاحب گارڈ ہریا ریلوے	عا/
۱۱۰	جناب مسٹر مظفر حسین صاحب وکیل جوبن گاؤن	صہ/
۱۱۱	جناب مسٹر حاجی یوسف حاجی اسمعیل صاحب ثوبانی بمبئی	ماہ عـ۵/
	معرفت مولوی محمد یوسف مدرس معقولات دارالعلوم	
۱۱۲	جناب سیٹھ ابراہیم ولی محمد صاحب سوداگر پارچہ مراد پور بانکی پور	صہ/
۱۱۳	جناب صاحبزادہ نور الحق صاحب انسپکٹر پولیس مراد پور بانکی پور	عا/
۱۱۴	جناب سید محمد طیب صاحب جعفری چوہٹہ بانکی پور	عا/
۱۱۵	جناب شاہ رشید الدین صاحب وکیل چوہٹہ بانکی پور	عا/
۱۱۶	جناب حافظ علی منظر صاحب ڈپٹی کلکٹر بانکی پور	عا/

(نواب سید محمد علی حسن — منیرالدین

دستخط معتمد صاحب مال ندوۃ العلماء - محرر ال ندوۃ العلماء

تعمیر مسجد دار العلوم من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایت اسلاج مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم	۵عہ
۲	جناب میر اسلم خانصاحب کنٹرکٹر صدر بازار ناگپور	سے/
۳	جناب منشی عبد الرشید صاحب سکرٹری اینٹ مٹی بستی ناگپور	عا/
۴	جناب مولوی عبد اللطیف خانصاحب منصف ناگپور۔	عا/

(نواب سید) محمد علی حسن
دستخط معتمد ندوۃ العلماء

میزان کل چندہ تعمیر مسجد دار العلوم ۵ ـ تیس روپیہ

منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

انعام تفسیر وحدیث من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایت اسلاج مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار جھانسی	۵عہ

(نواب سید) محمد علی حسن
دستخط معتمد صاحب مال ندوۃ العلماء

میزان کل انعام تفسیر وحدیث اٹھارہ روپیہ

منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

زکوۃ من ابتدائے یکم جولائی ۱۹۱۶ء لغایت اسلاج مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب خواجہ کبیر جو صاحب رئیس و سوداگر صدر بازار شملہ۔	صہ/
۲	جناب منشی برکت علی صاحب سب جج ہوشیارپور پنجاب۔	۵عہ/
۳	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری جھانگیلان	عا/

(نواب سید) محمد علی حسن
دستخط معتمد صاحب مال ندوۃ العلماء

میزان کل چندہ زکوۃ ۵عہ روپیہ

منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

نقشہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلما من ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی عبد الغفور صاحب	عیـه / مـه	۱۲ ماہ	ماصـه	یکم مئی سے صہ ر ا ہوار کا اضافہ ہوا
۲	محمد علی محرر مال	سـه ر	۱۰ ماہ ۷ یوم	مابے ۱۱ ر ۳ ر	
۳	منیر الدین قائم مقام محرر مال	دعـه ر	۴ ماہ ۲۲ یوم	ہعـه ۱۰ ر ۳ ر	
۴	پیر بخش چپراسی	معہ ر	۱۲ ماہ	للعلـه	
۵	حسین علی چپراسی	معہ ر	۱۰ ماہ ۱۸ یوم	للعیـه ۳ ر ۲ ر	
۶	مصاحب علی چپراسی	معہ ر	یکماہ	معہ ر	
	میزان	۰	۰	للعـه ۸ ر ۸ ر	آٹھ سو بانوے روپیہ آٹھ آنہ آٹھ پائی

(تواقیع) محمد علی حسن — منیر الدین

دستخط معتمد صاحب ندوۃ العلما — محرر مال ندوۃ العلما۔

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلا من ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلما	مار	۱۲ ماہ	الـمار	

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ ماہوار	تعداد ایام ملازمت	میزان تنخواہ	کیفیت
۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	سے	۹ یوم اکتوبر	لعہ ۶ پا	
	میزان	۰	۰	الـ۱۱لعہ ۶ پای	ایکہزار دو سو نو روپیہ چھ پائی

دستخط معتمد صاحب ناظم ندوۃ العلماء (دستخط سید محمد علی حسن)

منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ من ابتداے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ ماہوار	تعداد ایام ملازمت	میزان تنخواہ	کیفیت
۱	منشی عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	عـہ ر	۱۲ ماہ	۱۱للعہ	
۲	منشی خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتبخانہ۔	سے ر	۱۲ ار	لعہ	
۳	باقر بیگ فراش کتب خانہ	معہ ر	۱۰ ماہ ۱۰ یوم	عللعہ ۱۴ ر ۱ پائی	
۴	صاحب علی	معہ ر	۲۱ یوم جنوری	للعہ ۱۱ ر ۱۱ پا	
۵	حسین علی	معہ ر	یکماہ	معہ ر	
	میزان	۰	۰	اماعسہ	چارسو بیس روپیہ

دستخط سید محمد علی حسن
دستخط معتمد صاحب ناظم ندوۃ العلماء

منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

برآورد تنخواہ ملازمین دارالعلوم من ابتدا ۱ اپریل سنہ ۱۹۱۶ الغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۷

نمبر شمار	نام مدرسین مع عہدہ	شرح تنخواہ ماہوار	تعداد ایام کارگزاری	میزان کل تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی سید امیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم	ماصہ	۱۲ ماہ	الـ للعہ	
۲	مولوی شیخ محمد صاحب عرب ادیب اول	للعہ و مار	۱۲ ماہ	الـ مالسہ	یکم مئی سے عسہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۳	مسٹر وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر	مادعسہ و ماصہ	۷ ماہ ۱۵ یوم	الـ عہعسہ ۳ر۹ پا	یکم مئی سے عسہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۴	مولوی بدر الاسلام صاحب فقیہ اول	سہ	۱۲ ماہ	لماعہ	
۵	مولوی سید علی صاحب ادیب دوم	دصہ	۱۲ ماہ	لما	یکم مئی سے عسہ ماہوار کا اضافہ ہوا
۶	مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ دوم	للعہ و للعہ	۱۲ ماہ	حما ہسہ	یکم مئی سے صہر ماہوار کا اضافہ ہوا
۷	مولوی یوسف صاحب مدرس معقولات	دعسہ و سہ	۱۲ ماہ	ماصہ	یکم مئی سے صہر ماہوار کا اضافہ ہوا
۸	مولوی فضل الرحمان صاحب مدرس صرف و نحو	دعسہ	۱۲ ماہ	سار	
۹	مسٹر محمد ظہیر صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر انچارج ہیڈ ماسٹر	دعسہ و مار	۱۲ ماہ	ماصہ ۷ر۸ر	
۱۰	مسٹر عزیز الحسن صاحب تھرڈ ماسٹر	دعسہ	۱۱ ماہ ۲۹ یوم	مالہ للعہ ۱۲ر	
۱۱	سید عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عسہ	۱۲ ماہ	مالعہ	
۱۲	قاری ابراہیم رشید صاحب مجود	دعسہ	۱۱ ماہ ۳۰ یوم	مالعہ ۲ر۳ پا	
۱۳	مولوی صفدر علیخان صاحب مدرس فارسی	دعسہ	۱۲ ماہ	مالسہ	
۱۴	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	دعسہ و سہ	۱۲ ماہ	ماصہ	یکم مئی سے صہر ماہوار کا اضافہ ہوا
۱۵	مولوی عبد الودود صاحب مدرس دوم صرف و نحو	عسہ	۶ ماہ ۱۷ یوم	ماسہ ۱۵ر۶ پا	
۱۶	مولوی احمد حسین صاحب علوی سکنڈ ماسٹر	سہر	۴ ماہ ۱۳ یوم	مادسہ ۲ر۷ پا	

نمبر شمار	نام مدرسین مع عہدہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱۷	ماسٹر فدا حسین صاحب محرر دار العلوم	[illegible]	۹ ماہ ۲۰ یوم	[illegible]	
۱۸	منشی عزیز الرحمن صاحب قائم مقام محرر دار العلوم	[illegible]	یکماہ	[illegible]	
۱۹	منشی حامد علی صاحب محرر دار العلوم	[illegible]	دو ماہ	[illegible]	
۲۰	الاونس مدرسین انگریزی	[illegible]	یکماہ ۹ یوم	[illegible]	
۲۱	یعقوب علی دربان	[illegible]	۱۲ ماہ	[illegible]	
۲۲	مصاحب علی دربان	[illegible]	۱۰ ماہ ۱ یوم	[illegible]	
۲۳	منتے خان دربان	[illegible]	یکماہ ۱۸ یوم	[illegible]	
۲۴	کلو چوکیدار	[illegible]	۶ ماہ	[illegible]	
	میزان کل	.	.	[illegible]	نو ہزار سات سو پچانوے روپیہ چار آنہ نو پائی

(نواب سید) محمد علی حسن معتمد مال ندوۃ العلماء

منیر الدین محرر مال ندوۃ العلماء

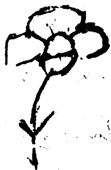
فہرست چندہ عام بغرض ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ء لغایت ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم	صاللعہ
۲	جناب عبد الشکور صاحب بلگام	عار
۳	جناب مولوی قطب الدین صاحب بلگام جامع مسجد	عار
۴	جناب عبد الرزاق صاحب بلگام	عار
۵	جناب محمد ہاشم صاحب گنگری بلگام فورٹ روڈ	عار
۶	جناب سیٹھ حبیب حاجی شکور صاحب بلگام	عار
۷	جناب نواب جعفر علیخان سکرولیٹہ نمبر ۶۲ پونا معرفت سید نواب امیر حسن خانصاحب معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸	جناب مولوی حکیم علی احمد خان صاحب خان پور ہوشیارپور	عار
۹	جناب مولوی عبد اللہ صاحب سوداگر	عار
۱۰	جناب خان بہادر چودھری فیض بخش صاحب تحصیلدار نکودر ضلع جالندھر	عار
۱۱	جناب شیخ محبوب عالم صاحب رئیس نکودر ضلع جالندھر	عار
۱۲	جناب مولوی شیخ احمد شاہ صاحب جالندھر۔	عار
۱۳	جناب شیخ غلام دستگیر صاحب وکیل جالندھر۔	عار
۱۴	جناب خان امیر الدین صاحب وکیل جالندھر	عار
۱۵	جناب سردار شیر محمد صاحب سوداگر بانس ہوشیارپور	عہر
	جناب مولوی احمد علی صاحب پلیڈر جالندھر	عہر

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۷	معرفت جمعدار صاحب پولیس لین بیگم بازار مدراس	صہ ر
۱۸	جناب چودھری فتح اللہ خان صاحب نکودر ضلع جالندھر۔	عا ر
	معرفت مولوی محمد یوسف صاحب مدرس معقولات دار العلوم۔	
۱۹	جناب خان صاحب شومر جنپٹ مراد پور بانکی پور	عہ ر
۲۰	جناب مولوی عزیز الحق صاحب ڈپٹی کمشنر سونٹ مراری ضلع ڈھاکہ	صہ ر
۲۱	جناب ڈپٹی عبد اللہ صاحب معرفت عزیز الحق صاحب مراری ڈھاکہ۔	عا ر
۲۲	جناب باقر صاحب زمیندار ساکن فاروقی ہوس کرلہ ضلع بیڑہ	عہ ر
۲۳	جناب ابو الحسن محمد فضل الرحمن صاحب قاضی پاڑی ڈھاکہ۔	عہ ر

نمبر شمار	اسماے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۴	جناب سید عبد المجید صاحب تاجر عینک ساکن پٹوا ٹولی ڈھاکہ۔	عا ر
۲۵	جناب مولوی مسیح صاحب جسٹرار ساکن نرائن گنج ضلع ڈھاکہ	(۴) صہ
۲۶	جناب حافظ عبد اللطیف صاحب بنگسال ڈھاکہ	ے ر
۲۷	جناب ماسٹر عبد الخالق صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ڈھاکہ	عہ ر
۲۸	جناب خلیفہ حاجی معین الدین صاحب مالی ٹولہ ڈھاکہ۔	(۳) عہ
۲۹	جناب حافظ محمد حسین صاحب کرانی گنج ڈھاکہ۔	ے ر



فہرست چندہ معاونت اجلاس شانزدہم ندوۃ العلماء منعقدہ مدراس واقع ماہ اپریل ۱۹۱[illegible]ء

نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب قادر محی الدین صاحب معلم۔	نلور	عار	۱۵	جناب علی عبدالحکیم صاحب	بنگلور	عار
۲	جناب دستگیر صاحب کنٹریکٹر	،،	عار	۱۶	جناب عبدالخلیل صاحب	،،	عار
۳	جناب سید شاہ مقصود علی صاحب حسینی الچشتی	،،	عار	۱۷	جناب احمد صاحب	،،	عار
۴	جناب سید باقی صاحب	بنگلور	عار	۱۸	جناب محمد الیاس صاحب	،،	عار
۵	جناب محمد سالار صاحب	،،	عار	۱۹	جناب ناصر حسین صاحب	،،	عار
۶	جناب عبدالحمید صاحب	،،	عار	۲۰	جناب سی عبدالعزیز صاحب	،،	عار
۷	جناب حاجی عبدالغفور صاحب	،،	عار	۲۱	جناب ایم۔ عثمان خان صاحب	،،	عار
۸	جناب جمال حیات صاحب	،،	عار	۲۲	جناب سید محمود صاحب	،،	عار
۹	جناب فخر الدین صاحب	،،	عار	۲۳	جناب بی۔ ایم عبدالوحید صاحب	،،	عار
۱۰	جناب محمد غالب صاحب	،،	عار	۲۴	جناب عبدالرحمان خاں صاحب تاجر پارچہ۔	بجواڑہ	عار
۱۱	جناب عبدالغنی صاحب	،،	عار	۲۵	جناب محمد خان صاحب تاجر پارچہ۔	،،	عار
۱۲	جناب محمد عبدالغفور صاحب	،،	عار	۲۶	جناب سی اگر عبدالرحمان صاحب رنگونی	،،	عار
۱۳	جناب محمد حیات خاں صاحب	،،	عار				
۱۴	جناب محمد یحییٰ صاحب	،،	عار				

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۷	جناب عبدالغفور صاحب عرف مستان	بجواڑہ	عار
۲۸	جناب محمد سالار شریف صاحب	”	عار
۲۹	جناب سید حسین صاحب	”	عار
۳۰	جناب محمد بیگ صاحب ایجنٹ الی برادرس کمپنی	”	عار
۳۱	جناب سوداگر صدیقی علی بیگ صاحب	”	عار
۳۲	جناب سوداگر شیخ میران صاحب	”	عار
۳۳	جناب محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر	”	عار
۳۴	جناب صوبہ دار میجر شیخ عبداللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ۔	”	عار
۳۵	جناب شیخ محی الدین صاحب ملا	”	عار
۳۶	جناب محمد عبدالعلی صاحب ہیڈ کلرک	”	عار
۳۷	جناب منصور بیگ صاحب دکاندار	”	عار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۸	جناب محی الدین صاحب تاجر چرم	بجواڑہ	عار
۳۹	جناب حاجی مولوی پیر نجم الدین صاحب جاگیردار	”	عار
۴۰	جناب حکیم محمد حسین صاحب	”	عار
۴۱	جناب ٹی۔ صابو صاحب	ترپاتور	عار
۴۲	جناب حاجی محمد الیاس صاحب	”	عار
۴۳	جناب وی عبدالعزیز صاحب	گوڈون اسٹریٹ مدراس	عار
۴۴	جناب سی عبدالرحمان صاحب	بنگلور	عار
۴۵	جناب سی عبدالروف صاحب	مدراس	عار
۴۶	جناب ایم عبدالغفور خان صاحب سب انسپکٹر	عار ویلور(۲)	عار
۴۷	جناب منیجر حسن خان صاحب	”	-
۴۸	جناب غلام دستگیر صاحب	”	عار
۴۹	جناب مولانا مولوی الحاج محمد محی الدین صاحب چیدہ	”	عار
۵۰	جناب محمد صالح صاحب	”	عار

نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبرشمار	گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۵۱	جناب سید احمد صاحب	ویلور	عا ر	۶۶	جناب مولانا مولوی سید شاہ حیدر		
۵۲	جناب وی عبد الجبار صاحب	"	عا ر		ولی اللہ صاحب قادری	ویلور	عا ر
۵۳	جناب غلام محمود صاحب	"	عا ر	۶۷	جناب مولوی حفیظ سید قاسم صاحب	"	عا ر
۵۴	جناب پی عبد السبحان صاحب	"	عا ر	۶۸	جناب محمد عبد الحق صاحب		
۵۵	جناب بی۔ کے عبد الکریم صاحب	"	عا ر		ڈرائنگ ماسٹر	"	عا ر
۵۶	جناب مولوی عبد الباسط صاحب	"	عا ر	۶۹	جناب حکیم میر عارف علی صاحب	"	عا ر
۵۷	جناب سلیمان خان صاحب	"	عا ر	۷۰	جناب مولوی داؤد بیگ صاحب	"	عا ر
۵۸	جناب کلرک عبد الوہاب صاحب	"	عا ر	۷۱	جناب تاجر قطب الدین صاحب	"	عا ر
۵۹	جناب شفیع صاحب	"	عا ر	۷۲	جناب عبد الصمد صاحب	"	عا ر
۶۰	جناب حفیظ عبد الجبار صاحب	"	عا ر	۷۳	جناب حافظ سید قادر		
۶۱	جناب مولوی غلام غوث				محی الدین صاحب	"	عا ر
	شریف صاحب	"	عا ر	۷۴	جناب سید عبد الغفور شاہ صاحب	"	عا ر
۶۲	جناب حکیم قاضی محمد شریف صاحب	"	عا ر	۷۵	جناب حافظ محمد عبد الحفیظ صاحب	"	عا ر
۶۳	جناب مولوی سید محمود			۷۶	جناب عبد الرسول صاحب	کاویری پاک	عا ر
	پیران صاحب	"	عا ر	۷۷	جناب محمد عثمان خان صاحب	"	عا ر
۶۴	جناب سید احمد صاحب	"	عا ر	۷۸	جناب امیر الدین صاحب	"	عا ر
۶۵	جناب صوبیدار محمد			۷۹	جناب ایس۔ بی عثمان خان صاحب		
	عبد القدوس صاحب	"	عا ر		رابرٹس پیٹھ۔	کونڈل	عا ر

رقم	پتہ	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر شمار	رقم	پتہ	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر شمار
عا/	″	جناب عبدالحلیم صاحب	٩٢	عا/	کورمنڈل	جناب عبدالرؤف خانصاحب	٨٠
عا/	میتال پیٹھ	جناب عبدالسبحان صاحب	٩٣	عا/	″	جناب عبدالکریم خانصاحب	٨١
عا/	″	جناب محمد علی صاحب	٩٤	عا/	″	جناب کے۔جی۔بف بیکری عثمان خان صاحب عب ف بابو	٨٢
عا/	″	جناب عبداللہ صاحب	٩٥	عا/	[illegible]	جناب عبدالکریم صاحب دلال	٨٣
عا/	″	جناب محمد غوث صاحب	٩٦	عا/	[illegible]	جناب احمدخان صاحب	٨٤
عا/	″	جناب عبدالسلام صاحب دہلوی	٩٧	عا/	ویلور	جناب سید عبدالغفار صاحب	٨٥
عا/	″	جناب عبدالسلام صاحب مدراسی	٩٨	عہ/	گدیاتم	جناب پی۔اے عبدالرزاق صاحب تمباکو مرچنٹ	٨٦
عا/	″	جناب سُستر منی مہاراج دہلوی	٩٩	عا/	″	جناب پی جی عبدالسلام صاحب	٨٧
عا/	ایلور کرشنا ڈسٹرکٹ	جناب سید عبدالحمید صاحب نیپالی	١٠٠	عا/	″	جناب کے محمد غوث صاحب	٨٨
عا/	ایلورہ	جناب مولوی سید حسین صاحب	١٠١	عا/	″	جناب ڈی۔ایس شیخ امام صاحب	٨٩
عا/	ایلورہ	جناب سید حسین صاحب حاجی عثمان اینڈ سنس	١٠٢	عا/	″	جناب پیش امام اکبر علیخان صاحب	٩٠
عا/	″	جناب مولوی محمد صالح صاحب	١٠٣	عا/	[illegible]	جناب محبوب خان صاحب	٩١
عا/	[illegible]	جناب سید عبیداللہ خان صاحب بہادر	١٠٤				

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۰۵	جناب عبدالستار صاحب امیر	ترچنا پلی	عا/
۱۰۶	جناب سید عبدالرحمان صاحب		
	کریم۔	〃	عا/
۱۰۷	جناب غلام غوث نصاحب		
	تاجر۔	〃	عا/
۱۰۸	جناب صالح محمد اسحاق سیٹھ		
	صاحب کمپنی۔	〃	عا/
۱۰۹	جناب غلام دستگیر صاحب	〃	عا/
۱۱۰	جناب عبدالکریم صاحب	〃	عا/
۱۱۱	جناب سید سرور صاحب کنٹراکٹر	〃	عا/
۱۱۲	جناب محمد حسین صاحب کمپنی	〃	عا/
۱۱۳	جناب عبدالسبحان صاحب	〃	عا/
۱۱۴	جناب غلام قادر صاحب	〃	عا/
۱۱۵	جناب سید غلام محمود صاحب	〃	عا/
۱۱۶	جناب محمد فخرالدین صاحب	〃	عا/
۱۱۷	جناب عبدالحمید صاحب	〃	عا/
۱۱۸	جناب ٹی۔ اے عبداللطیف		
	صاحب۔	〃	عا/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۱۹	جناب محمد عثمان صاحب	ترچناپلی	عا/
۱۲۰	جناب حیدر مستان صاحب	〃	عا/
۱۲۱	جناب مستان صاحب	〃	عا/
۱۲۲	جناب قادر حسین صاحب	〃	
	شاپ	〃	عا/
۱۲۳	جناب سید اسمٰعیل صاحب	〃	عا/
۱۲۴	جناب عبدالرحمان صاحب	〃	عا/
۱۲۵	جناب شیخ محی الدین صاحب	〃	عا/
۱۲۶	جناب نصر ساداوٹر صاحب	〃	عا/
۱۲۷	جناب عبدالعزیز صاحب		
	سالٹ منڈی	〃	عا/
۱۲۸	جناب عبدالعزیز صاحب		
	کلارک	〃	عا/
۱۲۹	جناب بکو محمد نیزان صاحب	[illegible]	عا/
۱۳۰	〃	〃	عا/
۱۳۱	〃	〃	عا/
۱۳۲	جناب محمد انوارالدین صاحب	بنگلور	عا/
۱۳۳	جناب عبدالروف صاحب	〃	عا/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۳۴	جناب محمد عبدالجلیل صاحب	بنگلور	عار	۱۵۳	جناب محمد جلال صاحب	کڑپہ	عار
۱۳۵	جناب سید محبوب صاحب	گنٹور کرشنا ڈسٹرکٹ	عار		جناب کنٹرکٹر عبدالباسط صاحب	بنگلور	عار
۱۳۶	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	ہرنام پیٹھ	عار	۱۵۴	جناب ایم۔ سید غوث محی الدین		
۱۳۷	جناب ایم اے عبدالرحیم صاحب	〃	عار		صاحب	〃	عار
۱۳۸	جناب ایم نظام الدین صاحب	〃	عار	۱۵۵	جناب عبدالرحیم صاحب	〃	عار
۱۳۹	جناب کے عبدالرزاق صاحب	〃	عار	۱۵۶	جناب سید عبدالجلیل صاحب	〃	عار
۱۴۰	جناب کے محمد اسماعیل صاحب	〃	عار	۱۵۷	جناب محمد حسین صاحب	〃	عار
۱۴۱	جناب وی عبدالوہاب صاحب	〃	عار	۱۵۸	جناب محمد یوسف صاحب	〃	عار
۱۴۲	جناب کے محمد قاسم صاحب	〃	عار	۱۵۹	جناب ایس عبدالرحمان صاحب		
۱۴۳	جناب بندگی محمد قاسم صاحب	〃	عار		قمرالدین صاحب	〃	عار
۱۴۴	جناب کے عبدالکریم صاحب	〃	عار	۱۶۰	جناب عبدالوہاب صاحب	〃	عار
۱۴۵	جناب ایم۔ بی عبدالشکور صاحب	〃	عار	۱۶۱	جناب کے حاجی محی الدین صاحب	〃	عار
۱۴۶	جناب ایس غلام محی الدین صاحب	کڑپہ	عار	۱۶۲	جناب محمد اسماعیل صاحب	〃	عار
۱۴۷	جناب سوداگر عبدالغفور صاحب	〃	عار	۱۶۳	جناب حاجی عبدالرزاق صاحب	〃	عار
۱۴۸	جناب عبداللطیف صاحب	〃	عار	۱۶۴	جناب کرنول محمد یعقوب صاحب		
۱۴۹	جناب حکیم محمد اسحاق صاحب	〃	عار		شاپ۔	〃	عار
۱۵۰	جناب سید مصطفی حسین صاحب	〃	عار	۱۶۵	جناب سید محی الدین		
۱۵۱	جناب شیخ احمد صاحب	〃	عار		صاحب وصل	〃	عار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۶۶	جناب سی ٹیپو سیٹھ صاحب اینڈ سنس	بنگلور	عار	۱۷۹	جناب عبد الکریم صاحب بن آدم سیٹھ صاحب	مدراس	عار
۱۶۷	جناب ابراہیم صاحب	"	عار	۱۸۰	جناب ایوب بن ابراہیم سیٹھ صاحب	"	عار
۱۶۸	جناب سورت حاجی محمد پیر محمد صاحب	"	عار	۱۸۱	جناب اے تسلیم جمال سیٹھ صاحب	"	عار
۱۶۹	جناب سورت دوست محمد سیٹھ صاحب	"	عار	۱۸۲	جناب عبد الرحمان شریف صاحب	"	عار
۱۷۰	جناب محمد رحیم الدین صاحب	"	عار	۱۸۳	جناب عبد الجلیل خان صاحب	"	عار
۱۷۱	جناب وی سی علاء الدین صاحب	"	عار	۱۸۴	جناب عبد العظیم خان صاحب	"	عار
۱۷۲	جناب ای بی عبد اللطیف صاحب	"	عار	۱۸۵	او پی عبد الکریم صاحب	"	عار
۱۷۳	جناب عبد العزیز صاحب	"	عار	۱۸۶	جناب ابو بکر حاجی محمد سیٹھ صاحب	"	عار
۱۷۴	جناب شیخ محمود صاحب	"	عار	۱۸۷	جناب صدیق سیٹھ اینڈ برادرس	"	عار
۱۷۵	جناب مرزا عبد الجبار صاحب	"	عار	۱۸۸	جناب یوسف یونس سیٹھ صاحب	"	عار
۱۷۶	جناب سید احمد صاحب	"	عار	۱۸۹	جناب محمد عبد الغفار صاحب	"	عار
۱۷۷	جناب عبد الرحمان خان صاحب نیازی	"	عار	۱۹۰	جناب حاجی محمد نصیر الدین صاحب	"	عار
۱۷۸	جناب گنڈو عبد الستار صاحب	میسور	عار				

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۹۱	جناب محمد عبد العزیز صاحب	مدراس	عار
۱۹۲	جناب شیخ ابراہیم صاحب		
	سٹمیری روڈ، رائی پورم	״	عار
۱۹۳	جناب حاجی حسین حاجی		
	غنی سیٹھ صاحب		عار
	دیوان لج مدلی سٹریٹ جارج ٹون	״	عار
۱۹۴	جناب ایم عبد القادر صاحب		عار
	گوڈون اسٹریٹ،	״	
۱۹۵	جناب ایم اسماعیل		
	سیٹھ صاحب	براڈوے مدراس	عار
۱۹۶	جناب ذکریا اسمعیل سیٹھ صاحب	״	عار
۱۹۷	جناب محمد ہاشم سیٹھ صاحب	״	عار
۱۹۸	جناب اے ابراہیم صاحب	بڑمیٹ	عار
۱۹۹	جناب محمد عبد الغفور صاحب	ترپلکیری	عار
۲۰۰	جناب محمد علیم اللہ صاحب	״	عار
۲۰۱	جناب منشی غلام محمود صاحب	مونٹ روڈ مدراس	عار
۲۰۲	جناب یعقوب علیخان صاحب	״	عار
۲۰۳	جناب عبد الرحیم صاحب	״	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۰۴	جناب میر سیف الدین صاحب	مونٹ روڈ مدراس	عار
۲۰۵	جناب غلام رسول صاحب		
	ہیڈ ماسٹر	״	عار
۲۰۶	جناب محمد نور اللہ صاحب	״	عار
۲۰۷	جناب میر حسین علیخان صاحب	چیپاک مدراس	عار
۲۰۸	جناب محمد عبد الحفیظ صاحب	پرسیواکم مدراس	عار
۲۰۹	جناب مصطفی حسین صاحب	چوک ترپلیکین	عار
۲۱۰	جناب غوث خان صاحب	ہائی روڈ مدراس	عار
۲۱۱	جناب ایم عبد الرزاق صاحب		
	نمبر ۱۶۷ انگپا نایک اسٹریٹ		
	جارج ٹون،	״	
۲۱۲	جناب محمد نور اللہ خان صاحب	گڈمسلکم مدراس	عار
۲۱۳	جناب محمد علی صاحب بہادر	ٹرانقشہ مدراس	عار
۱۱۴	جناب عبد اللہ صاحب	سعید آباد مدراس	عار
۱۱۵	جناب محمد سعادت اللہ خان		
	صاحب بہکری	رای پیٹھ مدراس	عار
۲۱۶	جناب غلام قادر صاحب	ٹرانقشہ مدراس	عار
۲۱۷	جناب محمد فیاض حسین صاحب بہادر	رای پیٹھ مدراس	عار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۱۸	جناب محمد عمر صاحب بہادر	عزیز باغ مدراس	عا ر
۲۱۹	جناب نصیر الدین محمد صاحب بہادر	راےپیٹھ مدراس	عا ر
۲۲۰	جناب محمد عبد الرزاق صاحب بہادر	چنتادری پیٹھ مدراس	عا ر
۲۲۱	جناب محمد نجم الدین صاحب انگپا نایک اسٹریٹ جارج ٹون مدراس،	عا ر	
۲۲۲	جناب حیدر شریف صاحب	برآئیں کمپنی مدراس	لما
۲۲۳	جناب محبوب علیخان صاحب	کرنول	عا ر
۲۲۴	جناب سید محمد صاحب	ملاپٹنم	عا ر
۲۲۵	جناب ایم او شیخ فرید صاحب مرکیار	ناگور	عا ر
۲۲۶	جناب محمد میران صاحب مرکیار	״	عا ر
۲۲۷	جناب وی۔ ایس ما داجی صاحب مرکیار	״	عا ر
۲۲۸	جناب آدم حاجی پیر محمد اسحاق صاحب	گڈیور	عا ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۲۹	جناب حاجی حبیب حاجی پیر محمد صاحب	گڈیور	عا ر
۲۳۰	جناب حاجی جمال نور محمد صاحب	״	عا ر
۲۳۱	جناب جان حسین صاحب	״	عا ر
۲۳۲	جناب داود عثمان صاحب	״	عا ر
۲۳۳	جناب ٹی ایم۔ تار محمد جان محمد سیٹھ صاحب	״	عا ر
۲۳۴	جناب محمد ابراہیم محمد جعفر سیٹھ صاحب	״	عا ر
۲۳۵	جناب محمد عبد الرزاق صاحب	پنروٹی	عا ر
۲۳۶	جناب قادر بیگ صاحب	״	عا ر
۲۳۷	اے ایس ایم کے کمپنی	״	عا ر
۲۳۸	جناب۔ این کے پادشا راوتر صاحب کمپنی	״	عا ر
۲۳۹	جناب۔ ایم ایس ایس قادر حسین صاحب راؤتر	״	عا ر
۲۴۰	جناب ٹی حاجی صابجو صاحب کمپنی	״	عا ر
۲۴۱	جناب حاجی عبد السبحان صاحب	نالی کیمم پنروٹی	عا ر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۴۲	جناب ایم عبدالرحمان صاحب	تالی کیمپ پیرونٹی	عار
۲۴۳	جناب ایمین خاں صاحب	پیرونٹی	عار
۲۴۴	جناب سلطان احمد صاحب	”	عار
۲۴۵	جناب محمد غلام قادر صاحب ایل آر۔ ای	”	عار
۲۴۶	جناب مولوی سید محمد مراد صاحب۔ گوبند پورم	وانمباڑی	عار
۲۴۷	جناب محمد عظمت اللہ صاحب گوبند پورم	”	عار
۲۴۸	جناب ایم ایچ عبدالودود صاحب۔ گوبند پورم	”	عار
۲۴۹	جناب این مولانا صاحب گوبند پورم	”	عار
۲۵۰	جناب بنگلو عبدالرحیم صاحب	”	عار
۲۵۱	جناب پی عبدالرحمان صاحب گوبند پورم	”	عار
۲۵۲	جناب مولوی عبدالقادر بادشاہ صاحب گوبند پورم	”	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۵۳	جناب محمد عبدالرحیم صاحب ٹیلیگراف ماسٹر۔ رابرٹسن پیٹھ	چھلی بند	عار
۲۵۴	جناب شیخ میران صاحب عرف دادا حیات رابرٹسن پیٹھ۔	”	عار
۲۵۵	جناب عبدالشکور عبدالغنی صاحب کمپنی تاجران پارچہ رابرٹسن پیٹھ	”	عار
۲۵۶	جناب عبداللہ اسحاق سیٹھ صاحب سوداگر پارچہ۔ رابرٹسن پیٹھ	”	عار
۲۵۷	جناب ابوبکر عبداللہ سیٹھ صاحب رابرٹسن پیٹھ	”	عار
۲۵۸	جناب محمد حسین صاحب رابرٹسن پیٹھ	”	عار
۲۵۹	جناب والا جاہ ساہی عبدالقادر صاحب کمپنی تاجران چرم	[illegible]	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۶۰	جناب ایم۔ ابراہیم سیٹھ صاحب کمپنی	پلیہ جیار	عار	۲۷۱	جناب محمد میران محی الدین صاحب	نلور	عار
۲۶۱	جناب حسین صاحب	"	عار	۲۷۲	جناب محمد کریم اللہ صاحب	"	عار
۲۶۲	جناب باہ شاہ محی الدین صاحب	نلور	عار	۲۷۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب کابلی	"	عار
۲۶۳	جناب غلام غوث خان صاحب غوری	"	عار	۲۷۴	جناب سید عبدالغفور صاحب	"	عار
				۲۷۵	جناب یوسف صاحب		
۲۶۴	جناب شاہ محمد صاحب	"	عار		سید عبدالقادر صاحب	ترکلکٹری مدراس	عار
	جناب نور احمد صاحب	"	عار	۲۷۶	جناب پی عبدالوہاب خان صاحب	پیرمبور مدراس	عار
۲۶۶	جناب محمد عبدالقادر صاحب بی اے	"	عار	۲۷۷	جناب محمد اسحاق صاحب	شوید مدراس	عار
۲۶۷	جناب عبدالحمید خان صاحب غوری	"	عار	۲۷۸	جناب عبدالحمید خان صاحب	"	عار
				۲۷۹	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب کمپنی	"	عار
۲۶۸	جناب عبدالرؤف خان صاحب	"	عار	۲۸۰	"	"	عار
۲۶۹	جناب ایس عبدالرحمان صاحب	"	عار	۲۸۱	"	"	عار
۲۷۰	جناب محمد قادر محی الدین صاحب	"	عار	۲۸۲	"	"	عار
				۲۸۳	جناب سید محمد علی صاحب جان جہان خان روڈ	رائی پیٹھ	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۵	جناب شیخ محمد صاحب براہ تر		
	متھیال پیٹھ	مدراس	عا/
۲۸۶	جناب حاجی میر عباس حسین		
	صاحب کربلائی سرداجنگ		
	گارڈن رای پیٹھ	”	عا/
۲۸۷	جناب محمد وجیہ الدین صاحب		
	جام بازار	”	عا/
۲۸۸	جناب کے محمد ابراہیم صاحب		
		گرنگ گلی	عا/
۲۸۹	جناب اے ایس شمس الدین	”	عا/
۲۹۰	جناب سلطان محی الدین		
	صاحب قریشی	”	عا/
۲۹۱	جناب احمد محی الدین صاحب		
	قریشی	”	عا/
۲۹۲	جناب چودھری عبد الغفار صاحب	”	عا/
۲۹۳	جناب عبد الستار صاحب	”	عا/
۲۹۴	جناب عبد الستار بیگ صاحب	”	عا/
۲۹۵	جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب	پتہ	عا/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۹۶	جناب منشی محی الدین صاحب	گرنگ گلی	عا/
۲۹۷	جناب محمد عثمان صاحب	”	عا/
۲۹۸	جناب محمد غوث صاحب	”	عا/
۲۹۹	جناب ڈاکٹر محمد یوسف صاحب	”	عا/
۲۰۰	جناب غلام بدیع الدین صاحب		
	قریشی	”	عا/
۳۰۱	جناب حکیم نظام الدین صاحب	”	عا/
۳۰۲	جناب محمد عبد الحمید صاحب	”	عا/
۳۰۳	جناب محمد احتشام الدین صاحب	”	عا/
۳۰۴	جناب غوث محی الدین صاحب	”	عا/
۳۰۵	جناب احمد حسین صاحب	”	عا/
۳۰۶	جناب محی الدین احمد صاحب	”	عا/
۳۰۷	جناب عبد الرحمان صاحب	پھول بری مدراس	عا/
۳۰۸	جناب محمد علی حسین صاحب	”	عا/
۳۰۹	جناب محمد عبد الوہاب صاحب	”	عا/
۳۱۹	جناب حاجی عبد اللہ صاحب	”	عا/
۳۱۰	جناب محمد علی صاحب	”	عا/
۳۱۲	جناب عبد الرسول صاحب	”	عا/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۱۳	جناب محمد حسین صاحب	پھول مری مدراس	عا/	۳۳۰	جناب سید غلام دستگیر صاحب	مدراس	عا/
۳۱۴	جناب غلام محی الدین صاحب	"	عا/	۳۳۱	جناب عبدالحمید صاحب	"	عا/
۳۱۵	جناب ٹی۔ ایس محی الدین			۳۳۲	جناب سید غوث صاحب	"	عا/
	صاحب	"	سے/	۳۳۳	جناب سید رحمت اللہ صاحب	"	عا/
۳۱۶	جناب عبدالرحمان صاحب	"	عا/	۳۳۴	جناب سید عبدالرحمان صاحب	"	عا/
۳۱۷	جناب محمد عبدالرؤف صاحب	"	عا/	۳۳۵	جناب سید محمد بادشاہ صاحب	"	عا/
۳۱۸	جناب محمد سعیدالدین صاحب	"	عا/	۳۳۶	جناب غلام محمد صاحب	"	عا/
۳۱۹	جناب سی عبدالرحمان صاحب	"	عا/	۳۳۷	جناب آغا محمد مہدی صاحب		
۳۲۰	جناب ایس ایم شریف صاحب	"	سے/		کرمانی	"	عا/
۳۲۱	جناب بادشاہ صاحب	"	عا/	۳۳۸	جناب محمد یوسف صاحب	"	عا/
۳۲۲	جناب کے عبدالقادر صاحب	"	عا/	۳۳۹	جناب حسین میاں محمد قاسم		
۳۲۳	جناب میر احمد صاحب	"	عا/		صاحب	"	عا/
۳۲۴	جناب سی عبدالسبحان صاحب	مدراس	للعہ/	۳۴۰	جناب محمد اسماعیل صاحب	"	عا/
۳۲۵	جناب محمد صالح صاحب	"	عا/	۳۴۱	جناب محمد عبدالغفار صاحب	"	عا/
۳۲۶	جناب حافظ محمد منیرالدین صاحب	"	عا/	۳۴۲	جناب محمد علی خان صاحب	"	عا/
۳۲۷	جناب عبدالقادر صاحب	"	عا/	۳۴۳	جناب غلام دستگیر صاحب	"	عا/
۳۲۸	جناب عبدالسبحان صاحب	"	عا/	۳۴۴	جناب محمد ابراہیم صاحب آدونی	"	عا/
۳۲۹	جناب محمد حسین صاحب	"	عا/	۳۴۵	جناب محمد صبغۃ اللہ صاحب	"	عا/

نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطاکنندگان	پتہ	رقم	نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطاکنندگان	پتہ	رقم
۳۴۶	جناب داروغہ محمد غوث صاحب	مدراس	عار	۳۶۳	جناب سے کے محمد ابراہیم صاحب	مدراس	عار
۳۴۷	"	"	عار	۳۶۴	جناب پی محمد صاحب	"	عار
۳۴۸	"	"	عار	۳۶۵	جناب صوبیدار میجر سید		
۳۴۹	جناب میاں ابراہیم صاحب	"	عار		احمد صاحب کبیر	"	عار
۳۵۰	جناب این ایم شریف صاحب	"	عار	۳۶۶	معرفت جناب		
۳۵۱	جناب عبدالحکیم صاحب	"	عار		سید عبدالقادر		
۳۵۲	جناب محمد یوسف صاحب	"	عار		صاحب جیلانی	"	عار
۳۵۳	جناب سید وجیہ الدین صاحب	"	عار	۳۶۷	"	"	عار
۳۵۴	جناب میر حسین صاحب	"	عار	۳۶۸	"	"	عار
۳۵۵	جناب ان عبدالقادر صاحب	"	عار	۳۶۹	"	"	عار
۳۵۶	جناب حاجی عبدالغنی صاحب	"	عا	۳۷۰	"	"	عار
۳۵۷	جناب محمد حسین صاحب			۳۷۱	"	"	عار
	چیدہ ۔	"	عار	۳۷۲	"	"	عار
۳۵۸	جناب فدا حسین صاحب	"	عار	۳۷۳	معرفت جناب نواب		
۳۵۹	جناب حکیم صاحب نلوری	"	عار		عبدالقادر صاحب		
۳۶۰	"	"	عار		بہادر	"	عار
۳۶۱	جناب منشی شیخ مولا صاحب	"	عار	۳۷۴	جناب محمد ناصر صاحب عرف		
۳۶۲	جناب خواجہ خان صاحب	"	عار		دادے میاں صاحب	"	عا

نمبر	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۷۶	جناب پی ایم عبدالشکور صاحب	مدراس	عار
۳۷۷	جناب اے راہم عبدالغفور صاحب	״	عار
۳۷۸	جناب سید عبدالعزیز صاحب	دلی پورم	عار
۳۷۹	جناب گھنگرو صاحب	״	عار
۳۸۰	جناب ایس عبدالقادر صاحب	״	عار
۳۸۱	جناب کے عبدالرحمان صاحب	״	عار
۳۸۲	جناب عبداللطیف صاحب	״	عار
۳۸۳	جناب عبدالرزاق صاحب	״	عار
۳۸۴	جناب کے عبدالحمید صاحب	״	عار
۳۸۵	جناب حسین شریف صاحب	״	عار
۳۸۶	جناب عبدالوہاب صاحب	״	عار
۳۸۷	جناب محمد بن قاسم عبدالستار صاحب	کوچین	عار
۳۸۸	جناب محمد قاسم صاحب	״	عار
۳۸۹	جناب عبدالرحمان صاحب		
	حاجی سیٹھ ایوب صاحب	״	عار
۳۹۰	جناب آدم بن عبداللطیف صاحب		
۳۹۱	جناب کے ایم حمید بادشاہ صاحب	״	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۹۲	جناب صالح محمد صاحب باجی یوسف صاحب	کوچین	عار
۳۹۳	جناب مولوی محمد فضل صاحب	رائچور	عار
۳۹۴	جناب مولوی خواجہ محمد بیگ صاحب	״	عار
۳۹۵	جناب ایم عبداللہ صاحب	آبنور	عار
۳۹۶	جناب عبد الکریم عبدالعزیز صاحب	״	للعہ
۳۹۷	جناب صاحبان صاحب	״	عار
۳۹۸	جناب سیاہی زین العابدین صاحب	گڈیاتم	عار
۳۹۹	جناب اے ایس عبداللطیف صاحب	״	عار
۴۰۰	جناب ٹی محمد موسیٰ میان صاحب	״	عار
۴۰۱	جناب کے محمد قاسم صاحب	״	عار
۴۰۲	جناب عبدالوہاب صاحب	״	عار
۴۰۳	جناب عبدالعزیز صاحب	״	للعہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۰۴	جناب وی عبدالمجید صاحب	ترپتی	عہ	۴۲۰	جناب ایس محمد قتال صاحب		
۴۰۵	جناب پی محمد عثمان صاحب۔	"	عہ		قریشی	آدھونی	عہ
۴۰۶	جناب۔ پی عبدالقادر صاحب			۴۲۱	جناب شیخ حسین صاحب	کرنول	عہ
	منڈلی۔	"	عہ	۴۲۲	جناب قادر محی الدین صاحب	"	عہ
۴۰۷	جناب عبدالجبار صاحب۔	"	عہ	۴۲۳	جناب محمد الیاس صاحب	بنگلور	عہ
۴۰۸	جناب محمد حسین صاحب۔	بجواڑہ	عہ	۴۲۴	جناب محمد یحییٰ صاحب	"	عہ
۴۰۹	جناب عبدالعزیز صاحب	"	عہ	۴۲۵	جناب محمد غوث صاحب	"	عہ
۴۱۰	جناب عبدالسلام صاحب	"	عہ	۴۲۶	جناب ایس عبدالعزیز صاحب	"	عہ
۴۱۱	جناب محمد عبدالواحد صاحب	"	عہ	۴۲۷	جناب سید باقر صاحب	"	عسہ
۴۱۲	جناب محمد غوث صاحب	"	عہ	۴۲۸	جناب عبدالعزیز صاحب	"	عہ
۴۱۳	جناب اِن محمد میران صاحب	"	عہ	۴۲۹	جناب خان صاحب	"	عہ
۴۱۴	جناب محمد غالب صاحب	"	عہ	۴۳۰	جناب نیظر حسین صاحب	"	عہ
۴۱۵	جناب شیر علی صاحب	"	عہ	۴۳۱	جناب سید یعقوب صاحب	"	عہ
۴۱۶	جناب محمد مدینہ صاحب	"	عہ	۴۳۲	جناب ایم بی عبدالرحیم صاحب	"	عہ
۴۱۷	جناب نانا عبدالقادر صاحب	"	عہ	۴۳۳	جناب محمد زین الدین صاحب	پیڈوپاتم	عہ
۴۱۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب			۴۳۴	جناب سی محمد یوسف صاحب۔	پلی کنڈہ	عہ
	صدیقی	کریہ	للعہ	۴۳۵	جناب محمد ابراہیم صاحب	نارتھ آرکاٹ	عہ
۴۱۹	جناب ایم حسین بیگ صاحب	آدھونی	عہ	۴۳۶	جناب سید سعید الدین صاحب	تلور	عہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۳۷	جناب غوث پیر صاحب	میسور	عہ/
۴۳۸	جناب عبد الکریم صاحب	کرونگولے	عہ/
۴۳۹	جناب محمد نینا مرکیار صاحب	کاریکال	للعہ/
۴۴۰	جناب محمد مظہر اللہ صاحب	حیدرآباد دکن	عہ/
۴۴۱	جناب احمد حسین صاحب	ترچناپلی	عہ/
۴۴۲	جناب محمد قاسم صاحب	نیامکل	عہ/
۴۴۳	جناب عبد المجید صاحب	راجگڑہ	عہ/
۴۴۴	جناب محمد یوسف صاحب	ہوسور	عہ/
۴۴۵	جناب سید ابراہیم صاحب	//	ے/
۴۴۶	جناب پی عبد اللہ صاحب	کچڑی	عہ/
۴۴۷	جناب سید یعقوب صاحب بہادر۔ ایڈیکانگ۔ کنڈپی کشنا ڈسٹرکٹ۔		عہ/
۴۴۸	جناب پی عبد اللہ صاحب	دیلو (۷)	عہ/
۴۴۹	جناب سید رحمت اللہ صاحب	//	عہ/
۴۵۰	جناب ابراہیم صاحب	تلجری	عہ/
۴۵۱	جناب حکیم قادر محمد صاحب کابلی	نلور	عہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۵۲	جناب پی ایم منوری صاحب	نزونڈرم	عہ/
۴۵۳	جناب محمد غلام حسین صاحب	رام پالم	عہ/
۴۵۴	جناب محی الدین حسن صاحب	//	عہ/
۴۵۵	جناب عبد الرحمان صاحب	//	عہ/
۴۵۶	جناب عبد الرحیم صاحب	مدراس	عہ/
۴۵۷	جناب شیخ امام صاحب	گدیانم	عہ/
	میزان کل		۹۳۴ کاللعہ

جملہ میزان چندہ عام اغراض السامے
ایکہزار چہ سو تین روپیہ

دستخط جناب معتمد صاحب مال (نواب) محمد علی حسن خان

منیر الدین۔
محرر مال ندوۃ العلماء

فہرست چندہ کنیت من ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب منشی محمد حبیب اللہ خانصاحب مدار المہام ریاست باؤنی کدورا	براہ کالپی	صہ
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما		
۲	جناب فقیر صاحب کنٹراکٹر //	بلگام ست گانون	صہ
۳	جناب بابو صاحب چودھری //	صدر بازار	صہ
۴	جناب مولوی مخدوم حسین صاحب پیش امام //	//	صہ
۵	جناب محمد غوری صاحب سوداگر //	//	صہ
۶	جناب حاجی اسمٰعیل صاحب سیٹھ //	//	صہ
۷	جناب اسحاق سیٹھ صاحب ابن حاجی عثمان سیٹھ صاحب //	کھترا بازار	صہ
۸	جناب کریم لطیف صاحب سیٹھ //	اتوار بازار	صہ
۹	جناب مولانا پیر مغربی صاحب //	//	صہ
۱۰	جناب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خانصاحب	دہلی	صہ
۱۱	جناب نواب محمد عبد السلام خانصاحب بہادر	رامپور	صہ
۱۲	جناب مفتی محمد انوار الحق صاحب ڈاکٹر تعلیمات	ریاست بھوپال	صہ
۱۳	جناب مولانا شاہ نظام الدین صاحب	جھجری	صہ
	معرفت مولانا غلام محمد فاضل ہوشیارپوری		
۱۴	جناب مولوی خان محمد صاحب رجسٹرار		

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	دیویہ ضلع ہوشیار پور	صہ ر
۱۵	جناب مولوی علی احمد صاحب وکیل نکودر ضلع جالندھر	صہ ر
۱۶	جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب پنشنر اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر وزیر آباد	صہ ر
۱۷	جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری	صہ ر
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم ندوۃ العلماء	
۱۸	جناب قاضی خان صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ - منڈلہ - سی پی	۴ صہ ر
۱۹	جناب مُلّا حاجی سلیمان صاحب سوداگر گھاس گلی احمد نگر	۵ صہ ر
۲۰	جناب سیٹھ پورتا بھائی ولجی صاحب سوداگر چرم احمد نگر	۵ صہ ر
۲۱	جناب خطیب قطب الدین صاحب	
	الوار بازار بلگام	صہ ر
۲۲	جناب علی میاں صاحب فقیہ حاجی میاں صاحب ساکن بھیمڑی اسلام آباد ممبئی	۴ صہ ر
۲۳	جناب حاجی ابراہیم صاحب ذیلدار	۲ صہ ر
۲۴	جناب محمد اسماعیل صاحب انسپکٹر تعلیم کانفرنس راجکوٹ	۴ صہ ر
۲۵	جناب مولوی ظفر حسین صاحب عینی انجمن اسلامیہ دھار	۳ صہ ر
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دارالعلوم ندوۃ العلما	
۲۶	جناب سلیمان صاحب جمعدار ساکن بڑودہ	۵ صہ ر
۲۷	جناب نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب بڑودہ نواب باڑہ	۵ صہ ر
۲۸	جناب حسین بھائی نور محمد صاحب عمارتی لکڑی فروش نوغسادی باڑہ بڑودہ	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۹	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب اسٹنٹ کلکٹر سورت	صہر
۳۰	جناب سید احمد حسین صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کلکٹر بلاسپور	صہر
۳۱	جناب محمد اکبر خان صاحب رئیس و مالگذار قصبہ سرگاون ضلع بلاسپور	صہر
۳۲	جناب شیخ عبد الکریم صاحب سوداگر بدہ دروازہ بلاسپور	صہر
۳۳	جناب اشرف خان صاحب ٹھیکہ دار بدہ دروازہ بلاسپور	صہر
۳۴	جناب محمد عظیم اسد خان صاحب مسافر ملک (متوسط)	صہر
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما	
۳۵	جناب سید عبد الرحمان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کلکٹر اکولہ	صہر
۳۶	جناب خان صاحب امان خان صاحب رئیس	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	و آنریری مجسٹریٹ اکولہ	صہر
۳۷	جناب شیخ محبوب علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ لینڈ ریکارڈ امراوتی	صہر
۳۸	جناب قاضی زین العابدین صاحب بی۔ اے سی امراوتی حیدر آباد سول سروس	صہر
۳۹	جناب داود خان صاحب صوفی بیرسٹرایٹ لا امراوتی	صہر
۴۰	جناب سیٹھ عبد اللہ احمد صاحب سوداگر امراوتی	صہر
۴۱	جناب خواجہ لطیف احمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول امراوتی	صہر
۴۲	جناب محمد عبد الستار صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امراوتی	صہر
۴۳	جناب محمد اکرم خان صاحب بی اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس امراوتی	صہر
۴۴	جناب خان صاحب مولوی	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۴۴	عبد القادر صاحب کیس	امراوتی	صہ ر		معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما		
۴۵	جناب نواب حسام الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اوپٹ مال	برار	صہ ر	۴۶	جناب منشی محمد اسمعیل صاحب انجینیر و اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر محکمہ جنگلات	ہوشنگ اباد	صہ ر

فہرست چندہ رکنیت اجلاس شانزدہم ندوۃ العلما واقع مدراس منعقدہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱	جناب الحاج مولوی محمد عبد الرحیم شاہ صاحب صدیقی جاگیردار ورنجمور وغیرہ وکیل و سابق مختار عام پالونچہ گوشہ محل کٹنہ	حیدرآباد دکن	صہ ر	۴	جناب حکیم محمد یوسف صاحب	نلور	صہ ر
				۵	جناب شیخ سلطان محی الدین صاحب	نلور	صہ ر
				۶	جناب غلام محی الدین خانصاحب	"	صہ ر
۲	جناب الحاج محمد قادر محی الدین صاحب ڈاکٹر۔ چھتہ بازار	"	صہ ر	۷	جناب میر تقی علی صاحب تقی	"	صہ ر
				۸	جناب خواجہ عبد القادر خانصاحب	"	صہ ر
۳	جناب حاجی مرزا آغا اسد اللہ صاحب	کرمانی نلور	صہ ر			"	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۹	جناب محمد اعظم صاحب	بنگلور	صہ
۱۰	جناب عبدالحمید سیٹھ صاحب	//	صہ
۱۱	جناب محی الدین خان صاحب	//	صہ
۱۲	جناب عبدالحمید سیٹھ		
	بن ذکریا سیٹھ صاحب	//	صہ
۱۳	جناب سید عبدالحق صاحب	//	صہ
۱۴	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	//	صہ
۱۵	جناب عبداللطیف خان صاحب	//	صہ
۱۶	جناب ایم عبدالعزیز صاحب	//	صہ
۱۷	جناب مودی عبدالرؤف		
	صاحب //	//	صہ
۱۸	جناب حکیم اکبر حسین صاحب	//	صہ
۱۹	جناب ایس وی ٹی	ترپاتور	صہ
۲۰	جناب مٹھا دار عبدالقادر		
	صاحب //	ترپاتور	صہ
۲۱	جناب ایس-ایس		
	عبدالرحیم صاحب	ترپاتور	صہ
۲۲	جناب پی عبدالسلام صاحب	//	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۳	جناب ایم عبدالقدوس	ترپاتور	صہ
	صاحب		
۲۴	جناب حکیم سید عباس صاحب	//	صہ
۲۵	جناب اے آر ابراہیم خان		
	صاحب	//	صہ
۲۶	جناب کے صابجو صاحب	//	صہ
۲۷	جناب ڈاکٹر حاجی محمد نعمت اللہ		
	صاحب بہادر	ویلور	صہ
۲۸	جناب حکیم ظہیر الدین احمد		
	صاحب قریشی	//	صہ
۲۹	جناب ایس محمد آدم صاحب	//	صہ
۳۰	جناب بیتل محمد		
	عبدالرحیم صاحب	//	صہ
۳۱	جناب - ایس عبدالکریم صاحب	//	صہ
۳۲	جناب پی محمد عبدالصمد صاحب	//	صہ
۳۳	جناب حفیظ سید محمود صاحب	//	صہ
۳۴	جناب تاجر محمود خان صاحب	//	صہ
۳۵	جناب کے - عبدالعزیز صاحب	//	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
٣٦	جناب اوستے محمد یعقوب صاحب	ویلور	صہ ر
٣٧	جناب ای عبد السبحان صاحب	"	صہ ر
٣٨	جناب سید محمد حسین صاحب	"	صہ ر
٣٩	جناب سید منشی بدر الدین صاحب	"	صہ ر
٤٠	جناب محمد عبد الحفیظ صاحب	"	صہ ر
٤١	جناب پٹیل محمد قاسم صاحب	"	صہ ر
٤٢	جناب شاپ حاجی محمد قاسم صاحب	"	صہ ر
٤٣	جناب اے شمس الدین صاحب	"	صہ ر
٤٤	جناب ایس - ایم عبد الجلیل صاحب	"	صہ ر
٤٥	جناب خان بہادر محمد حبیب اللہ خان صاحب	"	صہ ر
٤٦	جناب ڈاکٹر محمد عبد الخالق صاحب بہادر۔	"	صہ ر
٤٧	جناب سید احمد صاحب	"	صہ ر
٤٨	جناب شمس العلماء مولانا سید شاہ عبد اللطیف صاحب قبلہ	"	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
٤٩	جناب شیخ احمد صاحب	ویلور	صہ ر
٥٠	جناب غلام دستگیر صاحب بہادر بی اے - ایل ٹی	"	صہ ر
٥١	جناب محمد عبد الرحمان صاحب بہادر بی۔ اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	"	صہ ر
٥٢	جناب محمد عبد الغنی صاحب لکچرر بی اے - ایم - آر - ای - سی	"	صہ ر
٥٣	جناب محمد حبیب اللہ صاحب بہادر بی اے دسٹرکٹ فارسٹ آفس	"	صہ ر
٥٤	جناب حکیم محمد اسماعیل صاحب	ترپتی	صہ ر
٥٥	جناب ایم عبد الستار صاحب	اکومنڈال	صہ ر
٥٦	جناب محمد علی آصف صاحب	"	صہ ر
٥٧	جناب محمد فضل الرحمان صاحب کلامی	"	صہ ر
٥٨	جناب محمد عزیز الدین صاحب حقانی	بنگلور "	صہ ر
٥٩	جناب پی ایم عبد العظیم صاحب	بونگنٹھ	صہ ر
٦٠	جناب ای صاحب جو صاحب	گڈیاتم	صدر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۱	جناب ولی احمد صاحب چودھری بنگلور	صہر	۷۴	جناب شیخ احمد صاحب گلرٹنگ گلی مدراس	صہر
۶۲	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب کے عبد الکریم صاحب کمپنی بنگلور	صہر	۷۵	جناب سوداگر محمد میران صاحب جاج ٹون مدراس	صہر
۶۳	جناب ایم عبد العزیز صاحب صدیقی "	صہر	۷۶	جناب سوداگر صاحب محمد میران کمپنی۔ جارج ٹون مدراس	صہر
۶۴	جناب سی عبد الرزاق صاحب	صہر	۷۷	جناب جودی شیخ احمد صاحب جارج ٹون مدراس	صہر
۶۵	جناب شیخ احمد صاحب "	صہر	۷۸	جناب چودھری فتح احمد صاحب	صہر
۶۶	جناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب بہادر "	صہر	۷۹	جناب محمود حسین صاحب گرٹنگ گلی مدراس	صہر
۶۷	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب	صہر			
۶۸	جناب شاہ محمد سالار صاحب	صہر	۸۰	جناب محمد ہاشم صاحب گلرٹنگ گلی "	صہر
۶۹	جناب ایل عبد الجلیل صاحب "	صہر	۸۱	جناب شیخ مہر بخش صاحب مور اسٹریٹ۔ میتال پیٹھ "	صہر
۷۰	جناب منگ محمد یعقوب صاحب	صہر			
۷۱	جناب سوداگر محمد میران صاحب	صہر	۸۲	جناب مولوی دوست محمد صاحب نمبر ۴۷ مور اسٹریٹ مدراس	صہر
۷۲	جناب جی ایس رحمت اللہ صاحب گرٹنگ گلی مدراس	صہر	۸۳	جناب محمد اسحاق سیٹھ صاحب نمبر ۱۳۔ سمبوداس اسٹریٹ جارج ٹون	صہر
۷۳	جناب وی کے عبد الغفور صاحب	صہر			

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۴	جناب عبدالقدوس صاحب گڑنگ گلی مدراس	صہ/	۹۵	جناب احمد حسین صاحب میناتل پیٹھ مدراس	صہ/
۸۵	جناب عبدالقدوس دادی صاحب ساڑی مرچنٹ۔ براڈوی "	صہ/	۹۶	جناب وی عبدالغفور صاحب " "	صہ/
۸۶	جناب ایم پی عبدالوہاب صاحب ٹرمیٹ "	صہ/	۹۷	جناب ایچ ایچ محمد یحییٰ صاحب " "	صہ/
۸۷	جناب ایم عبدالحق صاحب "	صہ/	۹۸	جناب ایچ ایچ محمد اسحاق صاحب " "	صہ/
۸۸	جناب کے ای عبدالوہاب صاحب "	صہ/	۹۹	جناب محمد عثمان خطیب صاحب مدراس	صہ/
۸۹	جناب حکیم احمد اللہ صاحب ترلکھیڑی مدراس	صہ/	۱۰۰	جناب سید عبدالرؤف احمد صاحب ترلکھیڑی۔ مدراس	صہ/
۹۰	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب کمپنی۔ گڑنگ گلی۔ "	صہ/	۱۰۱	جناب محمد حسین صاحب مونٹ روڈ "	صہ/
۹۱	جناب حاجی عبدالرحمان صاحب کمپنی۔ "	صہ/	۱۰۲	جناب عبدالغفور صاحب نورتھ سنٹ جارج مدراس	صہ/
۹۲	جناب۔ ایس ایس حیدر بخاری اینڈ سنس۔ بندر گلی "	صہ/	۱۰۳	جناب میر محمد حسین صاحب پرمبور "	صہ/
۹۳	جناب اسمٰعیل عبدالرحمان سیٹھ صاحب	صہ/			
۹۴	جناب عبدالکریم صاحب نمبر ۱ مستری اسٹریٹ میناتل پیٹھ مدراس۔	صہ/	۱۰۴	جناب قاسم ملی صاحب طاہر صاحب اسٹریٹ "	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۰۵	جناب محمد نہتر صاحب		۱۱۶	جناب حکیم سید مخدوم اشرف صاحب	
	فقیر صاحب شریٹ ترملکھیری مدراس	صہ ر		جناب نہان خان روڈ راے پٹھ مدراس	صہ ر
۱۰۶	جناب حمید الدین عبدالقادر صاحب	صہ ر	۱۱۷	جناب محمد تاج الدین صاحب	
۱۰۷	جناب حاجی محمد منور صاحب بہادر			ولی پورم پوسٹ قریب "	صہ ر
	میلاپور "	صہ ر	۱۱۸	جناب رام سامی رڈی گارڈ	
۱۰۸	جناب غلام محمد محی الدین صاحب			" " "	صہ ر
	میر صاحب پٹھ "	صہ ر	۱۱۹	جناب ایچ محمد عبداللہ خان صاحب	
۱۰۹	جناب محمد عبدالسلام صاحب بہادر			ترملکھیری "	صہ ر
	میر صاحب پٹھ "	صہ ر	۱۲۰	جناب میر زین الدین صاحب	
۱۱۰	جناب محمد منور صاحب بہادر			بہادر بیرسٹرایٹ لا-کیلپاک "	صہ ر
	کوڈمبالکم "	صہ ر	۱۲۱	جناب میر امیر الدین صاحب بہادر	
۱۱۱	جناب عباس حسین صاحب نمبر ۱۷			بیرسٹرایٹ لا-کیلپاک "	صہ ر
	انگپا نایک اسٹریٹ "	صہ ر	۱۲۲	جناب یوسف علی خان صاحب طاہر صاحب	
۱۱۲	جناب حکیم عبداللہ صاحب "	صہ ر		اسٹریٹ - مونٹ روڈ "	صہ ر
۱۱۳	جناب ایم عبدالملک صاحب "	صہ ر	۱۲۳	جناب شاہ محمد غوث صاحب کمپنی	
۱۱۴	جناب سوع اگر محمد میران صاحب حمد			گوڈن اسٹریٹ "	صہ ر
	انگپا نایک اسٹریٹ مدراس	صہ ر	۱۲۴	جناب ایچ اے عبدالستار صاحب	
۱۱۵	جناب ایس کے عبدالرزاق صاحب سعید آباد "	صہ ر		" "	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۲۵	جناب ایم عبدالکریم صاحب پارک ٹون مدراس	صہ/
۱۲۶	جناب محمد سعید بادشاہ صاحب شعید " "	صہ/
۱۲۷	جناب ایس محمد یعقوب صاحب گوڈون اسٹریٹ "	صہ/
۱۲۸	جناب ایم عبدالشکور صاحب " "	صہ/
۱۲۹	جناب ذاکر عبدالغفار صاحب "	صہ/
۱۳۰	جناب حکیم محمد عبدالحمید صاحب بن مولوی حکیم محمد حسن صاحب مرحوم۔ متیال پٹھ مدراس	صہ/
۱۳۱	جناب حاجی میر عباس علی صاحب کربلائی۔ شکرو باغ ترملکھیڑی "	صہ/
۱۳۲	جناب میر سلطان محی الدین صاحب بہادر بیرسٹر ایٹ لا۔ سلطان کیاسل رائے پٹھ۔ "	صہ/
۱۳۳	جناب شیخ محمد راوتر صاحب متیال پٹھ مدراس	صہ/
۱۳۴	جناب الٰہی بخش صاحب پنجابی نمبر ۲۳۶- انگپا نایک سٹریٹ متیال پٹھ	صہ/
۱۳۵	جناب ماناقادر محی الدین صاحب چوک ترملکھیڑی "	صہ/
۱۳۶	جناب ایم کے بادشاہ صاحب چوک ترملکھیڑی	صہ/
۱۳۷	جناب ایم لعل بادشاہ صاحب نمبر ۲ سٹریٹ منڈی	صہ/
۱۳۸	جناب حکیم عبدالغفور صاحب علاقہ وی پی۔ عبدالرزاق صاحب کمپنی متیال پٹھ۔ "	صہ/
۱۳۹	جناب محمد علیخان صاحب حیدرسا گارڈن "	صہ/
۱۴۰	جناب مولوی کوے محی الدین حسین صاحب پیدہ نمبر ۱۲ کوچہ تاج الدین صاحب ترملکھیڑی	صہ/
۱۴۱	جناب غوث خان صاحب "	صہ/
۱۴۲	جناب محمد علی صاحب عزیز باغ "	صہ/
۱۴۳	جناب معین الدین احمد صاحب "	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۴۴	جناب وی عبدالجلیل صاحب نمبر ۴ بندر گلی جارج ٹون۔ مدراس	صہ/	۱۵۳	جناب محمد ضیاء اللہ صاحب رلے پیٹھ مدراس	صہ/
۱۴۵	جناب عبدالرحمان خان صاحب مسلم ہاسپٹل " "	صہ/	۱۵۴	جناب محمد غوث الرحمان صاحب نمبر ۱ چلنا بازار۔ روڈ جارج ٹون "	صہ/
۱۴۶	جناب عبدالغنی صاحب پرمبور بارکس "	صہ/	۱۵۵	جناب عبدالرشید صاحب نمبر ۴ رام سپے اسٹریٹ ٹرمیٹ "	صہ/
۱۴۷	جناب سید عبدالعلی صاحب جان جہان خان روڈ رائی پیٹھ "	صہ/	۱۵۶	جناب محبوب خان صاحب متوّلی مسجد نیل کھیت۔ آر۔ منولعل گلی "	صہ/
۱۴۸	جناب ایس ایچ پیران حسین صاحب کلے پرمال اسٹریٹ ییتال پیٹھ "	صہ/	۱۵۷	جناب محمد ندیم اللہ صاحب ترلکیڑی "	صہ/
۱۴۹	جناب ڈی۔ عبدالستار صاحب ڈک منڈی۔ ٹرمیٹ "	صہ/	۱۵۸	جناب سی عبدالصمد صاحب نمبر ۱۲۵۔ آدیا نایک اسٹریٹ	صہ/
۱۵۰	جناب ان عبدالرزاق صاحب ڈک منڈی ٹرمیٹ "	صہ/	۱۵۹	جناب حکیم محمد غوث صاحب ڈرائنگ ماسٹر ٹیپو صاحب گلی "	صہ/
۱۵۱	جناب غلام دستگیر صاحب محمود منزل "	صہ/	۱۶۰	جناب محمد صبغت اللہ صاحب چیدہ۔ نمبر ۲۲ آئیل مانگرا اسٹریٹ	صہ/
۱۵۲	جناب سید محمد آغا خان صاحب نمبر ۱۹۔ متو نایک اسٹریٹ محفوظ خان باغ "	صہ/	۱۶۱	جناب ایچ۔ ان محمد غوث صاحب نمبر ۱۲۳ انگپنا نایکم اسٹریٹ جارج ٹون "	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۲	جناب شیخ داود صاحب کنٹراکٹر شولہ مدراس	صہ ر
۱۶۳	جناب کے شیخ میران صاحب کمپنی گرڈنگ گلی ″	صہ ر
۱۶۴	جناب حکیم حاجی محمد عبدالواحد صاحب بہادر ۔ گرڈنگ گلی ″	صہ ر
۱۶۵	جناب محمد عبدالحفیظ صاحب پرمبور ″	صہ ر
۱۶۶	جناب مولوی محمد عبدالواحد صاحب بہادر عاشق ″	صہ ر
۱۶۷	جناب مولوی سیدار صاحب	صہ ر
۱۶۸	جناب حاجی محمد عبدالصمد بادشاہ صاحب بہادر ٹرمیٹ ″	صہ ر
۱۶۹	جناب صوبیدار میجر کپتان عبدالعزیز صاحب بہادر ۔ ترلکیری ″	صہ ر
۱۷۰	جناب خطیب عبدالعزیز صاحب	صہ ر
۱۷۱	جناب خواجہ مرتضی حسین صاحب ولور حاجی محمد یوسف صاحب کمپنی اگرڈنگ گلی	صہ ر
۱۷۲	جناب مصطفی شریف صاحب ولور حاجی محمد یوسف صاحب کمپنی گرڈنگ گلی ۔ مدراس	صہ ر
۱۷۳	جناب عبدالوہاب صاحب ویلوری ″ ″	صہ ر
۱۷۴	جناب سوداگر محمد عبدالعظیم صاحب بہادر ۔ بجواڑہ ضلع کشنا	صہ ر
۱۷۵	جناب سوداگر عبدالغفور صاحب ″ ″	صہ ر
۱۷۶	جناب سوداگر حاجی عبدالرحیم صاحب ″ ″	صہ ر
۱۷۷	جناب سوداگر شیخ عمر صاحب ″ ″	صہ ر
۱۷۸	جناب سوداگر سید غالب صاحب ″ ″	صہ ر
۱۷۹	جناب سوداگر عبدالرحمان صاحب جوہری ″ ″	صہ ر
۱۸۰	جناب ایس جی عبدالرحیم صاحب ″	صہ ر

نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبرشمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۱۸۱	جناب جاگیردار میر عظمت اللہ صاحب بہادر	بجواڑہ ضلع کشنا	صہر	۱۹۱	جناب پی حاجی بادشاہ صاحب کمپنی	[illegible]	صہر
۱۸۲	جناب قاضی سید شریعت اللہ صاحب	"	صہر	۱۹۲	جناب والاجاہ حاجی عبدالقادر صاحب	"	صہر
۱۸۳	جناب شریف حاجی یوسف صاحب کمپنی	"	صہر	۱۹۳	جناب ایس ایم میرا صاحب کمپنی	"	صہر
۱۸۴	جناب محمد غلام محی الدین صاحب گوڈس کلارکٹ	"	صہر	۱۹۴	جناب ٹی امیران صاحب	"	صہر
۱۸۵	جناب محمد عثمان صاحب دکاندار اونچا پیٹھ	"	صہر	۱۹۵	جناب پیش امام عبدالقادر صاحب کمپنی	"	صہر
۱۸۶	جناب محمد عالم خان صاحب کابلی اونچا پیٹھ	"	ے	۱۹۶	جناب ایچ ایم حاجی محمد ضیاء الدین صاحب کمپنی	"	صہر
۱۸۷	جناب جاگیردار محمد غلام محی الدین صاحب بہادر	"	صہر	۱۹۷	جناب ایس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی	"	صہر
۱۸۸	جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب عرف مولانا۔	"	صہر	۱۹۸	جناب اے عبدالغفور صاحب و عبدالوہاب صاحب کمپنی	"	صہر
۱۸۹	جناب سوداگر محمد وزیر الدین صاحب بہادر	"	صہر	۱۹۹	جناب نانا۔موتا عبدالقادر صاحب کمپنی	"	صہر
۱۹۰	جناب ڈاکٹر احمد شریف صاحب	اسلام پیٹھ	صہر	۲۰۰	جناب سی ایم کے احمد محی الدین صاحب کمپنی	"	صہر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۰۱	جناب کے محمد یوسف صاحب	[illegible]			شمس الدین صاحب کمپنی		صہ/
	بہادر		صہ/	۲۱۳	جناب ای پی سی شمس الدین	[illegible]	
۲۰۲	جناب وی ین عبدالقدوس صاحب	″	عہ/		صاحب کمپنی		صہ/
۲۰۳	جناب آنا محمد علی صاحب	″	صہ/	۲۱۴	جناب ایم کے بمبئی صاحب		
۲۰۴	جناب جی محمد ابراہیم صاحب	″	صہ/		کمپنی	″	صہ/
۲۰۵	جناب پی عبدالکریم صاحب	″	سہ/	۲۱۵	جناب پی محمد حسین صاحب		
۲۰۶	جناب دی عبدالوہاب				تاجر چرم	″	صہ/
	صاحب کمپنی	″	صہ/	۲۱۶	جناب جاگیردار سید فصیح اللہ		
۲۰۷	جناب پی عبدالسلام صاحب				صاحب بہادر گورنر پیٹھ	″	صہ/
	کمپنی	″	صہ/	۲۱۷	جناب محمد برہان الدین		
۲۰۸	جناب روشن حسن اللہ صاحب				صاحب بہادر		
	کمپنی	″	صہ/		ایف ایل ارنڈل پیٹھ	″	صہ/
۲۰۹	جناب کے ایم ٹی عبدالحمید			۲۱۸	جناب چھوٹے عبدالکریم صاحب		
	صاحب کمپنی	″	صہ/		این کورٹ فقیر تکیہ	″	صہ/
۲۱۰	جناب کے عظیم الدین صاحب	″	صہ/	۲۱۹	جناب سوداگر محمد عبدالکریم		
۲۱۱	جناب پی عبدالرحیم صاحب	″	صہ/		بیگ صاحب بہادر اینڈ سنس	″	صہ/
۲۱۲	جناب ان دادا میاں			۲۲۰	جناب جاگیردار حاجی محمد کریم اللہ		
	صاحب				صاحب بہادر تاراپیٹھ	″	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۲۱	جناب عبدالشکور صاحب وانی پرستی	بھواڑہ ضلع [illegible]	صہر
۲۲۲	جناب محمد قاسم صاحب معرفت شیخ محی الدین صاحب	"	صہر
۲۲۳	جناب محمد یوسف صاحب معرفت شیخ محی الدین صاحب	"	صہر
۲۲۴	جناب ایم ستار حسین صاحب	"	صہر
۲۲۵	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب کمپنی	"	صہر
۲۲۶	جناب ایم کے محی الدین بادشاہ صاحب	"	صہر
۲۲۷	جناب ایم آر حاجی پاچیا میاں صاحب کمپنی	"	صہر
۲۲۸	جناب اے آر۔ ایس محمد صاحب کمپنی	"	صہر
۲۲۹	جناب اے اسمعیل ویرجی سیٹھ صاحب	"	صہر
۲۳۰	جناب ڈی صدیق سیٹھ صاحب کمپنی	"	صہر
۲۳۱	جناب سوداگر محمد غالب صاحب فاروقی	[illegible]	صہر
۲۳۲	جناب سید محمد غالب صاحب بہادر ممبر مرچنٹ	"	صہر
۲۳۳	جناب محمد صالح صاحب کورٹ امین	"	صہر
۲۳۴	جناب محمد سلیمان صاحب سب اوورسیر	"	صہر
۲۳۵	جناب شیخ جیلانی صاحب	"	صہر
۲۳۶	جناب منشی عبدالکریم صاحب	پامر	صہر
۲۳۷	جناب سوداگر عبدالوہاب صاحب	"	صہر
۲۳۸	جناب محمد عثمان شریف سوداگر پارچہ وسکریٹری انجمن	مچھلی بندر	صہر
۲۳۹	جناب سلیمان بیگ صاحب سوداگر پارچہ مڈگا سکریٹری انجمن	"	صہر
۲۴۰	جناب محمد عثمان صاحب انعامدار گودور ضلع فتح اللہ آباد۔	"	صہر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۴۱	جناب محمد فرید الدین صاحب خلف انعامدار مذکور الصدر	[illegible]	صہر
۲۴۲	جناب محمد جمال الدین صاحب خلف ״	״	صہر
۲۴۳	جناب محمد غوث محی الدین صاحب خلف ״	״	صہر
۲۴۴	جناب عبد العظیم صاحب سوداگر پارچہ۔	[illegible]	صہر
۲۴۵	جناب محمد انوار الدین صاحب سوداگر پارچہ	״	صہر
۲۴۶	جناب شیخ علی صاحب سوداگر پارچہ	״	صہر
۲۴۷	جناب سید وہاب صاحب سوداگر پارچہ	״	صہر
۲۴۸	جناب محمد سلیمان صاحب خیاط	״	صہر
۲۴۹	جناب محمد صاحب عرف لعل جان صاحب نائب قاضی	״	صہر
۲۵۰	جناب عبد المجید صاحب طالبعلم نوبل کالج انٹرمیڈیٹ کلاس	״	صہر
۲۵۱	جناب اے آر کے عبد الرحمان صاحب کمپنی	[illegible]	صہر
۲۵۲	جناب شیخ حسین صاحب سلیم ناز	״	صہر
۲۵۳	جناب حاجی صاحب اخوند	[illegible]	صہر
۲۵۴	جناب محبوب علی صاحب داماد محمود شاہ خان مرحوم	[illegible]	صہر
۲۵۵	جناب محمد عبد العزیز صاحب ایجنٹ ایس حاجی عبد اللہ صاحب کمپنی۔	[illegible]	صہر
۲۵۶	جناب مولوی میر بدل علی صاحب قاضی ایلور	[illegible]	صہر
۲۵۷	جناب مولوی شیخ حسین صاحب	״	صہر
۲۵۸	جناب سید وزیر الدین صاحب بہادر ریٹائرڈ تحصیلدار	״	صہر
۲۵۹	جناب حاجی قاسم موسیٰ سیٹھ صاحب بہادر	״	صہر
۲۶۰	جناب الحاج مولوی محمد علی صاحب بہادر	״	

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
	ہمشیرزادہ جناب مولوی حاجی محمد عبدالرحیم صاحب قبلہ	[illegible]	ہہ/
۲۶۱	جناب ایم جی عبدالرزاق صاحب بہادر سینگار باغ	ترچناپلی	صہ/
۲۶۲	جناب عبدالوہاب صاحب جنرل مرچنٹ	”	صہ/
۲۶۳	جناب خانصاحب کے ایس شیخ اسماعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ	”	صہ/
۲۶۴	جناب عبدالرحیم صاحب	”	صہ/
۲۶۵	جناب مولوی سید مرتضیٰ صاحب بہادر	”	صہ/
۲۶۶	جناب عبدالرحمان صاحب	”	صہ/
۲۶۷	جناب بابو صاحب	”	صہ/
۲۶۸	جناب قادر میران راوتر صاحب	”	صہ/
۲۶۹	جناب ابراہیم صاحب سگار مرچنٹ	”	صہ/
۲۷۰	جناب متولی محمد عبدالرحیم بیگ صاحب	[illegible]	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۷۱	جناب مولوی سید قاسم صاحب	[illegible]	صہ/
۲۷۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب	”	صہ/
۲۷۳	جناب محمد عثمان صاحب شوز مرچنٹ	”	صہ/
۲۷۴	جناب متولی محمد حسین صاحب	”	صہ/
۲۷۵	جناب کے ایس محمد حبیب اللہ صاحب بہادر بی اے ڈپٹی کلکٹر	”	صہ/
۲۷۶	جناب میر زین العابدین صاحب	گڈیاتم	صہ/
۲۷۷	جناب کے محمد عبدالسلام صاحب	”	صہ/
۲۷۸	جناب ٹی عبدالرحیم صاحب	بنگلور	صہ/
۲۷۹	جناب حاجی محمد عثمان صاحب	”	صہ/
۲۸۰	جناب عبدالعزیز صاحب	”	صہ/
۲۸۱	جناب محمد عبداللہ حسین صاحب	”	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۲۸۲	جناب غلام محمد صاحب	بنگلور	صہر	۲۹۴	جناب ایس حاجی عبداللہ صاحب کمپنی	بنگلور	صہر
۲۸۳	جناب احمد بیگ صاحب	〃	صہر	۲۹۵	جناب مانا محمد حسین صاحب کمپنی	〃	صہر
۲۸۴	جناب حاجی محمد حسین صاحب	〃	صہر	۲۹۶	جناب زین العابدین صاحب	〃	صہر
۲۸۵	جناب حاجی عبدالستار صاحب	〃	صہر	۲۹۷	جناب محمد عبدالعزیز صاحب	〃	صہر
۲۸۶	جناب ایل عبدالوہاب صاحب	〃	صہر	۲۹۸	جناب ابوبکر سیٹھ صاحب	〃	صہر
۲۸۷	جناب گرامنی عبدالعزیز صاحب	〃	صہر	۲۹۹	جناب شیخ حسین صاحب	〃	صہر
۲۸۸	جناب متولی احمد حسین صاحب	〃	صہر	۳۰۰	جناب محمد اسمعیل صاحب	〃	صہر
۲۸۹	جناب ایم عبدالوہاب صاحب کمپنی	〃	صہر	۳۰۱	جناب احمد حسین صاحب	〃	صہر
۲۹۰	جناب کے عبدالعزیز صاحب	〃	صہر	۳۰۲	جناب پی عبدالرحمان صاحب	〃	صہر
۲۹۱	جناب متو محمد یعقوب صاحب منڈی	〃	صہر	۳۰۳	جناب عبدالرحمان صاحب	〃	صہر
۲۹۲	جناب بارا حاجی پاچھامیان صاحب کمپنی	〃	صہر	۳۰۴	جناب عبدالصمد شریف صاحب	〃	صہر
۲۹۳	جناب بی پاچھامیان صاحب کمپنی	〃	صہر	۳۰۵	جناب سی عباس خان صاحب نیازی - موچی بازار	〃	صہر
				۳۰۶	جناب سی ان محمد خان صاحب	〃	صہر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۰۷	جناب سی امیر خان صاحب	بنگلور	صہ/
۳۰۸	جناب ایم عبدالکریم صاحب آئرن مرچنٹ		صہ/
۳۰۹	جناب سی حاجی عبدالسبحان صاحب بلر اسٹریٹ	〃	صہ/
۳۱۰	جناب مولوی عبدالحفیظ صاحب۔ مارکٹ روڈ	〃	صہ/
۳۱۱	جناب صبغۃ اللہ صاحب علاقہ محمد یعقوب عبدالکریم صاحب کمپنی۔ سٹی	〃	صہ/
۳۱۲	جناب عبدالحمید سیٹھ صاحب	〃	صہ/
۳۱۳	جناب گاؤ قصاب محمد اعظم صاحب	〃	صہ/
۳۱۴	جناب سید عبدالحق صاحب تاجر پارچہ	〃	صہ/
۳۱۵	جناب محمد فضل الرحمن صاحب	〃	صہ/
۳۱۶	جناب عبداللطیف خان صاحب سلک مرچنٹ	〃	صہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۱۷	جناب مدیکار عبدالغفور صاحب	بنگلور	صہ/
۳۱۸	جناب مودی عبدالرؤف صاحب	〃	صہ/
۳۱۹	جناب حکیم اکبر حسین صاحب	〃	صہ/
۳۲۰	جناب احمد حسین	〃	صہ/
۳۲۱	جناب چنگی عبدالقدوس صاحب	〃	صہ/
۳۲۲	جناب مولوی حسن خان صاحب بہادر	[illegible]	صہ/
۳۲۳	جناب مولوی قاضی محمد رضاء صاحب بہادر ریٹائرڈ کلکٹر	〃	صہ/
۳۲۴	جناب محمد عبدالعلی صاحب	〃	صہ/
۳۲۵	جناب قاضی میر یوسف علیخان صاحب بہادر سرکار نظام پٹن مقام نظام پٹن	〃	صہ/

نمبرشمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبرشمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۲۶	جناب پی محمد قاسم صاحب	[illegible]	۵ر	۳۳۹	جناب او بادشاہ صاحب	[illegible]	
۳۲۷	جناب پی آر محمد اسمٰعیل صاحب	وانمباڑی	۵ر		میاں صاحب		۵ر
۳۲۸	جناب پی عبدالصمد صاحب	"	۵ر	۳۴۰	جناب محمد ابراہیم صاحب		
۳۲۹	جناب ایم صدیجو صاحب	"	۵ر		قریشی بی اے ایل ٹی	وانمباڑی	۵ر
۳۳۰	جناب اے پاچھا میاں صاحب	"	۵ر	۳۴۱	جناب سید عباس صاحب		
۳۳۱	جناب پی آر محمد ذکریا صاحب	[illegible]	۵ر		بازار روڈ	"	۵ر
۳۳۲	جناب او عبدالرحیم صاحب	"	۵ر	۳۴۲	جناب مولانا سید حسین صاحب پٹیلنڈ ٹوٹن	"	۵ر
۳۳۳	جناب ٹی زین العابدین			۳۴۳	جناب کوس محمد ابراہیم صاحب		
	صاحب	"	۵ر		فورتھ	"	۵ر
۳۳۴	جناب کے صاحب جان			۳۴۴	جناب محمود علیخان صاحب		
	صاحب	"	۵ر		چینم پٹھ	"	۵ر
۳۳۵	جناب فخرالدین عبدالعزیز			۳۴۵	جناب پی ایم عنایت اللہ		
	صاحب	"	۵ر		صاحب ۔ نمبر ۵۰۶ نینا محمد		
۳۳۶	جناب کاکی عبدالمجید صاحب	"	۵ر	۳۴۶	خان صاحب ۔ کلی	"	۵ر
۳۳۷	جناب قادر اوتر صاحب				جناب وی پی عبدالعزیز صاحب		
	عبدالمجید صاحب	"	۵ر		نمبر ۴۹۸ نینا محمد خان صاحب	"	۵ر
۳۳۸	جناب وی اے کار مولوی عبداللہ			۳۴۷	جناب وی عبدالرحمان صاحب		
	صاحب	"	۵ر		چینم پٹھ	"	۵ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۴۸	جناب ابراہیم سلیمان صاحب	کڈلور	صہ/
۳۴۹	جناب حاجی شیخ عبد القادر صاحب	”	صہ/
۳۵۰	جناب داؤد جی دادا بھائی صاحب	”	صہ/
۳۵۱	جناب محمد قاسم صاحب	”	صہ/
۳۵۲	جناب وی ایس متاسی ترگاور	”	صہ/
۳۵۳	جناب ایس کے قادر محی الدین صاحب	”	صہ/
۳۵۴	جناب پی ایم شاہ عبد الحمید صاحب	”	صہ/
۳۵۵	جناب۔ وی۔ ایس ایم ملک مالیاپٹے	”	صہ
۳۵۶	جناب خطیب اسمٰعیل صاحب میاں صاحب	”	صہ/
۳۵۷	جناب ٹی اے عبد الصمد صاحب	”	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۵۸	جناب کے عبد المجید صاحب	کڈلور	صہ/
۳۵۹	جناب پی عبد الرحمان صاحب	”	صہ/
۳۶۰	جناب ایم کے محمد عثمان صاحب	”	صہ/
۳۶۱	جناب ایس پی شیخ عثمان صاحب	”	صہ/
۳۶۲	جناب ان ایم فقیر محمد صاحب بستے	”	صہ/
۳۶۴	جناب حاجی عبد اللہ بن حاجی آدم سیٹھ صاحب	کوچین	صہ/
۳۶۵	جناب محمد زکریا حاجی عبد الستار صاحب	”	صہ/
	جناب یوسف حاجی جعفر سیٹھ صاحب	”	صہ/
۳۶۶	جناب محمد الیاس بن حاجی احمد سیٹھ صاحب	”	صہ/
۳۶۷	جناب حاجی محمد بن حاجی عبد القادر صاحب	”	صہ/
۳۶۸	جناب عبد الرحمان حاجی حسن سیٹھ صاحب	”	صہ/
۳۶۹	جناب محمد عمر بن حاجی ابو سیٹھ صاحب	”	صہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	پتہ	رقم
۳۷۰	جناب محمد یونس بن حاجی ہاشم سیٹھ صاحب	کوچین	صہ	۳۸۱	جناب مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب	رائچور	صہ
۳۷۱	جناب محمد اسحاق حاجی جمعہ سیٹھ صاحب	"	صہ	۳۸۲	جناب مولوی علی کریم صاحب	"	صہ
۳۷۲	جناب اندیکار محمد ابراہیم صاحب	وانمباڑی	صہ	۳۸۳	جناب مولوی عبدالرحیم خان صاحب	"	صہ
۳۷۳	جناب ایم حاجی قادر بادشاہ صاحب	"	صہ	۳۸۴	جناب مولوی احمد حسین صاحب	"	صہ
۳۷۴	جناب مولوی عبدالرحمان صاحب	پیرنامبٹ	صہ	۳۸۵	جناب مولوی محمد عبدالجلیل صاحب	"	صہ
۳۷۵	جناب منشی عنایت اللہ صاحب	"	صہ	۳۸۶	جناب حاجی عبدالجبار صاحب	آمبور	صہ
۳۷۶	جناب حکیم سید احمد صاحب بخاری	ترپاتور	صہ	۳۸۷	جناب محمد عزیز الدین صاحب	"	صہ
۳۷۷	جناب حاجی محمد صاحب	پنروٹی	صہ	۳۸۸	جناب قابل محمد اعظم صاحب مقبول	"	صہ
۳۷۸	جناب ان امیر بادشاہ صاحب	"	صہ	۳۸۹	جناب حاجی وجیہ الدین صاحب	"	صہ
۳۷۹	جناب کے اسمٰعیل صاحب	"	صہ	۳۹۰	جناب مولوی عبدالصمد صاحب	"	صہ
۳۸۰	جناب ایس ایم سلطان احمد صاحب	"	صہ	۳۹۱	جناب ناصر عبدالعزیز صاحب	"	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۹۲	جناب سی عبدالوہاب صاحب آمبور	صہ ر
۳۹۳	جناب پی عبداللہ صاحب آمبور	صہ ر
۳۹۴	جناب ایس ایس عبدالغفور صاحب	صہ ر
۳۹۵	جناب پی کے محمد علی صاحب "	صہ ر
۳۹۶	جناب منشی زین العابدین صاحب	صہ ر
۳۹۷	جناب محمد یوسف شریف صاحب	صہ ر
۳۹۸	جناب محمود پیران صاحب میسور	صہ ر
۳۹۹	جناب سید اکبر صاحب "	صہ ر
۴۰۰	جناب سید حیدر صاحب "	صہ ر
۴۰۱	جناب غلام احمد صاحب "	صہ ر
۴۰۲	جناب سی عبدالرحمان صاحب	صہ ر
۴۰۳	جناب پی شیخ حیدر صاحب	صہ ر
۴۰۴	جناب سید شاہ عبداللطیف صاحب ترچناپلی	صہ ر
۴۰۵	جناب لوی محمد امام الدین صاحب بہادر سب مجسٹریٹ ڈنگول	صہ ر
۴۰۶	جناب محمد فلاح الدین صاحب نلور	صہ ر
۴۰۷	جناب محمد مخدوم محی الدین صاحب نلور	صہ ر
۴۰۸	جناب صاحب پیران صاحب	صہ ر
۴۰۹	جناب عبدالغفور صاحب "	صہ ر
۴۱۰	جناب سید حسنی پیر چشتی صاحب	صہ ر
۴۱۱	جناب ڈاکٹر خواجہ اسداللہ صاحب گڈیواڑہ	صہ ر
۴۱۲	جناب محمد یوسف صاحب انعامدار گڈیواڑہ	صہ ر
۴۱۳	جناب غلام حسین صاحب سوداگر "	صہ ر
۴۱۴	جناب محمد عبدالرحیم صاحب سوداگر "	صہ ر
۴۱۵	جناب کے وی عبدالستار صاحب آنریری مجسٹریٹ ترپتی	صہ ر
۴۱۶	جناب عبدالقدوس صاحب گڈیواڑہ	صہ ر
۴۱۷	جناب وی پی پیر محمد راوتر بہادر ترناولی	صہ ر
۴۱۸	جناب ایس کے قادر محی الدین صاحب راوتر	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۱۹	جناب ٹی۔ ایس محمد حسین صاحب بہادر بی اے مدراسی مقیم گنٹور ترنا ولی	صہ ر
۴۲۰	جناب ڈاکٹر خواجہ محمد حسین صاحب بیگن پلی	صہ ر
۴۲۱	جناب فضل الرحمان صاحب ضلع ورنگل ملک نظام سرکار	صہ ر
۴۲۲	جناب ایس آدم سیٹھ صاحب ترندورم اسسٹنٹ ملیبار	صہ ر
۴۲۳	جناب مولوی کریم الدین صاحب صیغہ دار فوجداری ضلع ورنگل ملک نظام	صہ ر
۴۲۴	جناب محمد سالار صاحب جان معرفت مولوی غلام محی الدین صاحب جاگیردار نیکو اڑہ ضلع کشنا	صہ ر
۴۲۵	جناب سید عبد الکریم صاحب انسپکٹر آف پولیس سعید آباد جنگل پٹھ ضلع	صہ ر
۴۲۶	جناب عبد الروف خان صاحب سعید آباد کنال ویلور	صہ ر
۴۲۷	جناب آر محمد رفیع خان صاحب کنٹراکٹر۔ ہنمکنڈہ	صہ ر
۴۲۸	جناب محمد اسماعیل صاحب تنڈی ونم	صہ ر
۴۲۹	جناب غلام محی الدین صاحب راجگری	صہ ر
۴۳۰	جناب ایس محمد شریف صاحب بنگلور	صہ ر
۴۳۱	جناب عبد العزیز صاحب چوکیدار مینجال کنٹہ۔ کرنول	صہ ر
۴۳۲	جناب اے ایچ نواب صاحب منڈی۔ ارکونم	صہ ر
۴۳۳	جناب محمد کٹی احمد صاحب کناری وڈ تلے ملیبار	صہ ر
۴۳۴	جناب عبد الغفار صاحب علاقہ حسن محمد صاحب عبد الغفار صاحب کمپنی	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۳۵	جناب حکیم عبدالقدوس صاحب سکن مرچنٹ ترپاتور	صہر
۴۳۶	جناب محمد دار صاحب رجسٹرار ترکٹیلور	صہر
۴۳۷	جناب محمد صالح صاحب قرابتی مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب وکیل - پالونچہ - ایلور - کرشنا ڈسٹرکٹ	صہر
۴۳۸	جناب مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل دارالعلوم - حیدرآباد (دکن)	صہر
۴۳۹	جناب محی الدین خان صاحب رابرٹسن پٹھ آورگم	صہر
۴۴۰	جناب عبدالستار صاحب نلور	صہر
۴۴۱	جناب کوتا آنا عبدالرحیم صاحب منڈی - کلبور نارتھ آرکاٹ	صہر
۴۴۲	جناب کچی کار عبداللطیف صاحب امبور	صہر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر شمار
۴۴۳	جناب مرزا داؤد علی بیگ صاحب بجواڑہ	صہر
۴۴۴	جناب ان عبدالوہاب صاحب ولنتور	صہر
۴۴۵	جناب مولوی صاحب تروندرم	صہر
۴۴۶	جناب مولوی خطیب الدین احمد صاحب "	صہر
۴۴۷	جناب حاجی شمس الدین صاحب	صہر
۴۴۸	جناب محمد صاحب پنجابی "	صہر
۴۴۹	جناب شیخ قادر بخش صاحب "	صہر
۴۵۰	جناب میاں چراغ الدین صاحب "	صہر
۴۵۱	جناب محمد صبغۃ اللہ صاحب	صہر
۴۵۲	جناب حکیم حاجی حفیظ عبدالرزاق صاحب	صہر
۴۵۳	جناب غلام دستگیر صاحب	صہر
۴۵۴	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب	صہر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۵۵			۴۶۴	جناب ایم سید عثمان صاحب	صہر
۴۵۵	جناب سید احمد شمس الدین صاحب	صہر			
۴۵۶	جناب حکیم حفیظ عبد القادر صاحب	صہر	۴۶۵	جناب ٹی عبد الرحمان صاحب	صہر
۴۵۷	جناب منشی محمد نصیر الدین صاحب	صہر	۴۶۶	اسمای نامعلوم فروخت ٹکیٹ در پنڈال	صہر
۴۵۸	جناب کے سید بدھن صاحب	صہر	۴۶۷	"	صہر
۴۵۹	جناب ایم جی عبد الرحمان صاحب	صہر	۴۶۸	"	صہر
۴۶۰	جناب کے عبد الوہاب صاحب	صہر	۴۶۹	"	صہر
۴۶۱	جناب ایم پی عبد الوہاب صاحب	صہر	۴۷۰	"	صہر
۴۶۲	جناب ایم عبد الحق صاحب	صہر	۴۷۱	"	صہر
۴۶۳	جناب ٹی حسن صاحب	صہر	۴۷۲	"	صہر

میزان کل اعـــالہ ســہ

جملہ میزان چندہ رکنیت اعـــالہ العـہ
دو ہزار پانچسو اکہتر

(نواب سید) محمد علی حسن

معتمد صاحب مال ندوۃ العلما

منیر الدین محرر مال ندوۃ العلما

مصارف اجلاس شانزدہم ندوۃ العلما واقع مدراس
سن ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	[illegible]	۲	بذریعہ جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس [illegible]	[illegible]

فہرست چندہ زکوۃ من ابتدای یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سید علی اصغر صاحب منشی جاجی بلوچستان	عـ ۵ر	۲	جناب عبد الحق صاحب تلامذ ملک العلماء بتقام مدراس	عـار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳	جناب مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال	صہ	۴	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل قلعہ کہنہ راے بریلی	عسہ

جملہ میزان چندہ ذریعہ ... [illegible]

از ... [illegible]

معتمد صاحب مال ندوۃ العلما

منیرالدین محرر مال ندوۃ العلما

نقشہ آمدنی تعلیم دار العلوم من ابتداے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	پراونشل گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ	سمصہ		بالقابہ خلد اللہ ملکہم	صمار
۲	سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال بالقابہا خلد اللہ ملکہا	الـلمـاصہ	۴	آمدنی جائداد موقوفہ شاہجہانپور بذریعہ مولوی احمد زمان خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ ٹھیکہ دار	
۳	سرکار عالی والی ریاست رامپور			جائداد موقوفہ باقرزئی شاہجہانپور	للمار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵	آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ بذریعہ متولیان جائداد موقوفہ جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب و جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری	صـہ	۱۲	نامعلوم الاسم	عـــہ ر
			۱۳	جناب محمد امام الدین صاحب	صہ ر
			۱۴	نامعلوم الاسم	عـــہ
			۱۵	جناب بی سی محی الدین صاحب اکٹی مینوسپل تلچری مدراس	عـــہ ر
			۱۶	جناب عبدالرؤف صاحب سعید آباد۔ ویلور ۔ مدراس	صہ ر
۶	جناب رانی صاحبہ محترمہ اہلخانہ جناب نواب ذوالقدر جنگ صاحب بہادر۔ لکھنو	عـــہ	۱۷	جناب شیخ احمد صاحب	عا ر
۷	جناب آنریبل جسٹس عبدالرحیم صاحب۔ مدراس	ا صـہ	۱۸	معرفت جناب مولانا عبدالسبحان صاحب مدراس	عـــہ ر
۸	جناب اہلخانہ جسٹس عبدالرحیم صاحب	مار	۱۹	جناب عبدالباری صاحب فرزند محمد صاحب کنٹراکٹر بنگلور	عـــہ
۹	جناب سید احمد صاحب سنیٹری انسپکٹر۔ ویلور مدراس	عـــہ ر	۲۰	جناب محمد یوسف صاحب	صہ ر
۱۰	نامعلوم الاسم	صہ ر	۲۱	جناب محمد اسمعیل صاحب	عا ر
۱۱	جناب عبدالرحیم صاحب مدراس	صہ ر	۲۲	متفرق چندہ وعظ	۵ــہ ۱۲/۲
			۲۳	نامعلوم الاسم معرفت جناب مولانا	۵عـہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔	
	(وصول شدہ مقام مدراس)	
۲۴	جناب منشی محمد برکت علی صاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیارپور	سے ر
۲۵	جناب چودہری عبدالمجید خان صاحب نکودر ضلع جالندھر	عہ ر
۲۶	جناب عبدالرحمان صاحب ذیلدار نکودر ضلع جالندھر	عہ ر
۲۷	وصول شدہ از جلسہ مدراس	
۲۷	جناب محمد صبغة اللہ صاحب سنبھال پیٹھ مدراس	صہ ر
۲۸	جناب محمد عبدالکریم صاحب مدراس	عسہ ر
۲۹	جناب وزیرزادہ عثمان خان صاحب بہاءالدین صاحب جوناگڑھ کاٹھیاواڑ	عسہ ر
۳۰	جناب اہلیہ محترمہ الحاج محمد عبدالجمیل بادشاہ صاحب بہادر بادشاہ	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	بلڈنگ جابج ٹون مدراس	ما ر
۳۱	جناب متولی محبوب خان صاحب ارنی منور اسٹریٹ شولہ مدراس	عہ ر
۳۲	جناب غلام حبیب صاحب اینڈ برادرس کیپٹ ہال بنگلور	عسہ ر
۳۳	اہل محلہ سعید آباد معرفت جناب ایم بی۔ محمد اسمعیل صاحب تاجر عطر مین بازار ۔ ویلور	عسہ ر
۳۴	ایک خاتون رنگون معرفت جناب مولوی ابوظفر صاحب بہاری	صہ ر
۳۵	**معرفت جناب ناظم صاحب ندوة العلماء** بابت چندہ بعض اشخاص جو مولانا شبلی نعمانی کو وصول ہوا تھا اور جو کتاب سونگ بینک مین جمع تھی بعد وفات مولانا صاحب مرحوم انکے بیٹے جناب	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	حامد صاحب تحصیلدار محمد آباد نے	
	بمد تعلیم ناظم صاحب کی خدمت	
	کتاب سونگ بینک نمبر ۵۵ جو بذریعہ	
	پوسٹ ماسٹر صاحب حضرت گنج	
	وصول ہوئی۔	للعہ/
	معرفت مولانا عبد السبحان	
	صاحب تاجر و آنریری	
	مجسٹریٹ و ناظم	
	معین الندوہ مدراس	
	وبسعی مولوی غلام محمد صاحب	
	شملوی وکیل دار العلوم ندوۃ العلما	
	جو وقتاً فوقتاً مولوی صاحب نے	
	وصول فرمایا تھا۔	
۳۶	از محلہ شولہ وام صاحبان مدراس	عہ
۳۷	از صاحبان محلہ پرشواک وام "	صہ/
۳۸	جناب شولہ بابو صاحب "	صہ/
۳۹	جناب محمد صاحب رجسٹرار "	عہ
۴۰	جناب محمد غوث و عبد الرحمان	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	صاحبان مدراس	عہ
۴۱	جناب ایس ایم عبد الکریم بیگ	
	صاحب بجواڑہ "	عہ
۴۲	جناب متولی شیخ فرید صاحب	
	دھوبی پیٹھ "	عہ
۴۳	جناب صاحبان ترملکھیسری	
	کمان دروازہ "	عہ
۴۴	جناب مولوی حاجی محمد شریف صاحب	
	بڑی مٹ "	سے/
۴۵	جناب عبد اللطیف صاحب	
	دھوبی پیٹھ "	عہ/
۴۶	جناب شولہ منشی نصیر الدین صاحب	للعہ/
۴۷	جناب تنجی میان صاحب	
	ترملکھیڑی "	سے/
۴۸	جناب محمد علی صاحب "	عہ/
۴۹	بدھو پیٹہ کا چندہ "	صہ/
۵۰	جناب ایس۔ عبد اللطیف صاحب	صہ/
۵۱	جناب عبد الرحمان صاحب "	عہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۲	جناب عبد الباقی خان صاحب مدراس	عـہ/	۵۳	جناب خطیب عبد الرشید صاحب مدراس	عـہ/
				مہر دار العلوم ندوۃ العلماء	
				دستخط محمد علی حسن خان معتمد صاحب مال ندوۃ العلماء۔	
				محرر مال ندوۃ العلماء منیر الدین	

فہرست چندہ تعمیر دار الاقامہ من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سیٹھ محمد موسیٰ حاجی محمد ابراہیم صاحب گوڈون اسٹریٹ مدراس	الـعـہ	۳	جناب سی عبد الحکیم صاحب تاجر ٹرمیٹ مدراس	الـعـہ
۲	جناب خطیب محمد عبد الرشید صاحب منجانب الد خود خطیب حاجی قادر شاہ صاحب مرحوم "	الـعـہ	۴	جناب خان بہادر حاجی بدر الدین صاحب تاجر "	الـعـہ
			۵	جناب سیٹھ محمد اسمعیل صاحب مغفوم نمبر ۱۳ مہتواس اسٹریٹ جارج ٹون "	عـہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
٦	جناب خان بہادر ٹی امین الدین صاحب گوڈون اسٹریٹ مدراس	سار
٧	جناب کنم باڈی حاجی عبدالقادر صاحب ٹریمیٹ "	سار
٨	جناب چولرم حاجی زین العابدین صاحب تاجر ٹریمیٹ مدراس	ااصہ
٩	جناب اُٹنگرے عبدالرحمان صاحب خطیب وقت دربادشاہ کمپنی "	اعہ
١٠	جناب ویلور شیخ احمد صاحب محمد یوسف کمپنی گوڈون اسٹریٹ "	عہ
١١	جناب سید یوسف صاحب منجانب حاجی سید اسمعیل صاحب "	مار
١٢	جناب سید عباس حسن صاحب اینڈ کمپنی متھیال پٹھ "	صمار
١٣	جناب ایس کے عبدالرزاق صاحب معرفت سید عباس حسین صاحب	مار

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
١٤	انجمن امداد الاسلام تیلچری معرفت کنجی احمد صاحب مدراس	صہ
١٥	اہلخانہ جناب قادو سیان صاحب مرحوم	مار
١٦	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کارو منڈل کولار گولڈ فیلڈس	مار
١٨	جناب کے ایچ عبدالوہاب صاحب نمبر ١٣ محلہ برمیٹ مدراس معرفت سی عبدالحکیم صاحب	السہ
١٩	جناب مانگی جناب بادشاہ صاحب انگاپا نائک اسٹریٹ جارج ٹون مدراس	صما
٢٠	جناب امیر محمد حسین صاحب صاحب بجو کنٹراکٹر سسم پوسٹ بر مبور مدراس	
٢١	جناب پی آر محمد اسمعیل عبدالحمید صاحب ٹریمیٹ "	عہصہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۲	جناب سی حاجی نہتر صاحب کمپنی مدراس	ماعـہ
۲۳	جناب کریم بخش و مہر بخش صاحبان مو اسٹریٹ نمبر ۴ میتال پیٹھ	عـہ
۲۴	جناب وی ایل محمد نواز صاحب کمپنی ٹرمیٹ "	مار
۲۵	جناب آر اے قادر بادشاہ صاحب کمپنی ٹرمیٹ "	دعـہ
۲۶	جناب عبداللطیف صاحب سات گرہ ٹرمیٹ "	دعـہ
۲۷	جناب خانصاحب محمد عبدالکریم صاحب فاروقی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ معرفت مخبر دکن راے پیٹھ مدراس	للعـہ
۲۸	جناب ایس اے قمرالدین صاحب کمپنی ٹرمیٹ مدراس	دعـہ
۲۹	جناب سی حاجی محمد قاسم صاحب	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	کمپنی ٹرمیٹ مدراس معرفت جناب سی عبدالحکیم صاحب تاجر و رئیس مدراس	صـہ
۳۰	جناب ایم اے حیات باشا صاحب کمپنی جارج ٹون "	الـسـہ
۳۱	جناب حاجی سعید حسین صاحب کمپنی گوڈون اسٹریٹ "	صار
۳۲	جناب مولوی محمد عظیم اللہ خان صاحب ساگر ممالک متوسط معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء	دعـہ
۳۳	جناب محمد رحمت اللہ صاحب انجنیر اکولہ ناخبا ٹھ	عہ
۳۴	جناب خانصاحب ابا خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ اکولہ معرفت مولوی سید	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما	
۳۵	جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب سوداگر ایلچ پور براز سرست پورہ	عا ر
۳۶	جناب سیٹھ حاجی قاسم صاحب سوداگر ایلچ پور برار	عا ر
۳۷	جناب محمد عمر صاحب عبد الحمید ممبر میونسپل بورڈ ایلچ پور چڑیا بازار برار	عا ر
۳۸	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی کار ومنڈل کولار گولڈ فیلڈ صوبجات میسور	ما ر
	چندہ مسلمانان بنگلور معرفت مولوی عبد الغفور صاحب لشکر بنگلور ریسبی مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۳۹	جناب حکیم عبد الکریم صاحب جیت مع شرکا	عہ
۴۰	جناب مولوی عبد القادر صاحب	صہ ر
۴۱	جناب عبد الرزاق صاحب	ما ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۲	جناب ایل عبد الجلیل صاحب تاجر چرم	ا
۴۳	جناب حاجی محی الدین صاحب غلہ فروش	عہ
۴۴	جناب محمد عثمان صاحب	عہ
۴۵	جناب حاجی کے عبد الصمد صاحب	عہ
۴۶	جناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب	ما ر
۴۷	جناب محمد یعقوب صاحب عرف امو	صہ ر
۴۸	جناب گاؤ قصاب عبد الباسط صاحب ہنوز	عہ ر
۴۹	جناب متولی چودھری ولی احمد صاحب	عہ
۵۰	جناب بکر قصاب گھسیٹا محمد ابراہیم صاحب	عہ ر
۵۱	جناب گاؤ قصاب عبد الغفیر صاحب	عہ
۵۲	جناب محمد عبد الرزاق صاحب	عہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۳	جناب ٹرڈے عبدالوہاب صاحب شاپ	عہ/
۵۴	جناب محمد فضل الرحمان صاحب	سہ/
۵۵	جناب عبداللطیف خان صاحب	عہ/
۵۶	جناب سید عبدالحق صاحب تاجر پارچہ	عہ/
۵۷	جناب سید عبدالجبار صاحب تاجر پارچہ	ـعہ
۵۸	جناب سید باقر صاحب ٹیلر	عہ/
۵۹	جناب احمد سیٹھ صاحب ابن جناب حاجی رحمت اللہ سیٹھ صاحب	عہ/
۶۰	جناب ابوالصالحین حاجی عمر سیٹھ صاحب	عہ/
	جناب بکر قصاب عبدالقادر صاحب	صہ/
۶۱	جناب حاجی محمد صاحب چرم منڈی	صہ/
۶۲	جناب مودی صاحبجو صاحب	عہ/
۶۳	جناب عبدالعزیز صاحب	عہ/
۶۴	جناب کاتب محمد عبدالرحمان صاحب	صہ/
۶۵	جناب چنگی عبدالقدوس صاحب	عہ
۶۶	جناب کنٹراکٹر سید عبداللہ صاحب	عہ/
۶۷	جناب گاؤ قصاب عبدالرؤف صاحب	صہ/
۶۸	جناب شاپ محمد سالار صاحب	صہ/
۶۹	جناب عبدالرحیم صاحب عرف صاحب جان صاحب	صہ/
۷۰	جناب پی ایس عبدالرحیم صاحب تاجر پارچہ	عہ/
۷۱	جناب چودھری عبدالوہاب صاحب نقشبندی	عہ/
۷۲	جناب محمد نواز خان صاحب اعجاز	عہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	
۷۳	جناب عبدالعزیز صاحب نل دوکان	صہ/	۸۳	جناب حکیم محمد قادر صاحب ناظم	صہ/
۷۴	جناب مرزا عبدالجبار صاحب تاجر پارچہ	عـہ/	۸۴	جناب گاؤ قصاب صادق بابو صاحب	عہ/
۷۵	جناب رستم محمد حسین صاحب گاؤ قصاب	صہ/	۸۵	جناب سید یعقوب صاحب جوتر فروش	عا/
۷۶	جناب محمد عبداللہ شریف صاحب	صہ/	۸۶	جناب ملنگ حاجی عبدالرحمان حیات بادشاہ صاحب	صـہ/
۷۷	جناب حاجی محمد حسین صاحب آہن منڈی	صـہ/	۸۷	جناب ایس عبدالرزاق صاحب تاجر پارچہ	عـہ/
۷۸	جناب سید عبدالرحیم صاحب شیرینی فروش	صہ/	۸۸	جناب حاجی پیر محمد صاحب دوست محمد صاحب تاجر پارچہ ۔	عـہ/
۷۹	جناب ساقی عبدالوہاب صاحب گاؤ قصاب مع ایک محترمہ	عا/	۸۹	جناب ابوبکر عبدالکریم صاحب	صہ/
۸۰	جناب گاؤ قصاب پان احمد صاحب	صہ/	۹۰	جناب عبدالغفور صاحب دوکان آٹا ۔	عـہ/
۸۱	جناب بی محمد ابراہیم صاحب	عـہ/	۹۱	جناب سلطان شریف صاحب	عـہ/
۸۲	جناب گاؤ قصاب رستم محمد یعقوب صاحب	عہ/	۹۲	جناب نبی احمد شکور صاحب	عـہ/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۹۳	جناب محمد یوسف صاحب	
	مسالہ فروش	عا/
۹۴	جناب پی عبد الرحمان صاحب آلو منڈی	[illegible]
۹۵	جناب عبد الجلیل خان صاحب تاجر پارچہ	سہ
	جناب محمد غوثی صاحب اینڈ سنس	صہ/
	جناب عبد الرؤف صاحب تاجر پارچہ	صہ/
۹۶	جناب حکیم عبد الرحمان شریف	
	صاحب	صہ/
۹۷	جناب پی عبد اللطیف صاحب	
	اینڈ کمپنی	صہہ/
۹۸	جناب ایس محمد شریف صاحب	
	تاجر پارچہ	عـہ/
۹۹	جناب عبد الکریم صاحب	
	ٹمبر مرچنٹ تاجر	عـہ
۱۰۰	جناب حکیم محمد اکبر علی صاحب	صہ/
۱۰۱	جناب محمد خلیل صاحب	
	گاؤ قصاب	عـہ/
۱۰۲	جناب محمد اعظم صاحب	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	گاؤ قصاب	صہہ/
۱۰۳	جناب میران عبد الغفور صاحب	
	بکر قصاب	عـہ
۱۰۴	جناب مودی عبد الرحیم صاحب	عـہ
۱۰۵	جناب محمد ہاشم صاحب -	
	بکر قصاب	عہ/
۱۰۶	جناب عمر عبد الغفور صاحب	
	گاؤ قصاب	سے/
۱۰۷	متفرق چندہ مجلس وعظ دفعہ ۱	[illegible]
۱۰۸	متفرق چندہ مجلس وعظ دفعہ ۲	[illegible]
۱۰۹	جناب مودی محمد ابراہیم صاحب	[illegible]
۱۱۰	جناب محمد عباس خان صاحب نیازی	عـہ

[illegible]

دفتر سید محمد علی حسن خان مہتمم ندوۃ العلماء

منیر الدین - محرر مال ندوۃ العلماء

چندہ تعمیر مسجد دار العلوم من ابتدا یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	جناب سیٹھ محمد موسی محمد ابراہیم صاحب گوڈون اسٹریٹ مدراس معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء۔	صما ر	۷	جناب شیخ حسین صاحب کلرک اسٹیشن ہاسپٹل کیمپ بلگام معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء	صـ٥ـر
۲	جناب سیٹھ عبداللہ صاحب سکریٹری انجمن اسلامیہ ناگپور	عا ر	۸	جناب شیخ محمد امیر صاحب و حامد صاحب اکولہ مومن پورہ	عہ ر
۳	جناب عزیز الحسن صاحب کنٹراکٹر صدر بازار ناگپور	عہ ر	۹	جناب سید زوار حسین صاحب فارسٹ انجنیر مہتمم جنگلات امراوتی	عہ ر
۴	جناب حکیم سید ظفر حسین صاحب بدھو خان کامنارہ ناگپور۔	عہ ر	۱۰	جناب محمد خان صاحب کلرک دفتر اردو مدارس برار سرکل شہر امراوتی	عہ ر
۵	جناب خیر الدین صاحب سوداگر بدھو خان کامنارہ ناگپور	عہ ر			
۶	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر سورت	عـ٥ـر	۱۱	[illegible]	

فہرست چندہ وظایف طلبائے غیر مستطیع دار العلوم
من ابتدای یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ء الغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء	
۱	جناب سیٹھ محمد ہاشم صاحب گروچند بلگام صدر بازار	۱۰ر
۲	جناب نبی جان سلیمان صاحبؒ	عہ ر
۳	جناب محمد غوری صاحب سوداگر بلگام بھنڈی بازار	۵ر
۴	جناب قادر خان محمد غوث اسحٰق عبد الرحمان بلگام صدر بازار	۶ر
۵	جناب حسین صاحب بہشتی بلگام۔ صدر بازار	عہ ر
۶	جناب محمد جلال صاحب	۸ر
۷	جناب قتال صاحب رنگریز بلگام صدر بازار	۸ر
۸	جناب جان محمد حاجی یعقوب صاحب سیٹھ 〃	عہ ر
۹	جناب دادا پیر محمد سیٹھ صاحبؒ	۶ر
۱۰	جناب حسین صاحب بزقصابؒ	۸ر
۱۱	جناب حُسّن بیگ صاحب 〃	عہ ر
۱۲	جناب محمد شیخ نبی صاحبؒ	عہ ر
۱۳	جناب احمد خان صاحب سوداگر چرم فورٹ روڈ بلگام	عہ ر
۱۴	جناب حاجی شکور حاجی ایوب صاحب اتوار بازار بلگام	عہ ر
۱۵	جناب محمد صاحب خلیب جامع مسجد بلگام	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶	جناب محمد خان صاحب سوداگر۔ قصاب محلہ۔ بلگام	عہ ر
۱۷	روشن کمپنی بلگام	عا ر
۱۸	معرفت جناب جعفر سیٹھ صاحب بلگام	عہ ر
۱۹	جناب قتال احمد صاحب رنگونی بلگام	۲ ر
۲۰	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب بن چواری رنگریز حامد محلہ بلگام	عہ ر
۲۱	جناب اسمعیل صاحب سیٹھ گھڑی کھیڑا بازار بلگام	عہ ر
۲۲	جناب نور محمد صاحب سوداگر چوب فورٹ روڈ بلگام	عہ ر
۲۳	جناب محمد حنیف صاحب فوجدار بادشاہ پور۔ 〃	عہ ر
۲۴	جناب فتح احمد صاحب جمعدار سست گام 〃	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۵	جناب غونو میاں صاحب سوداگر بھنڈی بازار بلگام	عہ ر
۲۶	جناب عبدالکریم صاحب ڈوبزی مارکٹ 〃	سہ ر
۲۷	جناب قاسم صاحب 〃	۵ ۳ر
۲۸	جناب بدرالدین صاحب صدر بازار 〃	عہ ر
۲۹	جناب شیخ لال صاحب صدر بازار 〃	۵ ر
۳۰	جناب قتال صاحب سہولت صدر بازار 〃	۴ ر
۳۱	جناب عبدالرحمان صاحب بن مولوی عبدالقادر صاحب پنشنر صدر بازار 〃	للعہ ر
۳۲	جناب شیخ احمد صاحب صدر بازار 〃	۸ ر
۳۳	جناب مرتضی صاحب ٹیلر صدر بازار 〃	۴ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۴	جناب اسمعیل صاحب پنجابی صدر بازار بلگام	عہ ر
۳۵	جناب نبی بخش صاحب " "	عا ر
۳۶	جناب عبدالرحمان صاحب چاے والے " "	عا ر
۳۷	جناب سیٹھ ایوب صاحب " "	عہ ر
۳۸	جناب عبدالرزاق صاحب " "	۸ ر
۳۹	جناب محمد قاسم صاحب " "	۸ ر
۴۰	جناب عبدالوہاب صاحب " "	۸ ر
۴۱	جناب محمد صاحب اکس بڑی "	عہ ر
۴۲	جناب قتال صاحب نگوہ نی "	۸ ر
۴۳	جناب سید محمد صاحب "	۴ ر
۴۴	جناب سید شرف الدین صاحب مشائخ "	عہ ر
۴۵	جناب محمد حسین صاحب سکریٹری انجمن۔ فورٹ روڈ۔ بلگام	عہ ر
۴۶	جناب عبداللہ صاحب موسن فورٹ روڈ "	عہ
۴۷	جناب عبدالعلی صاحب دوشنبہ بھائی صدر بازار بلگام	عہ ر
۴۸	جناب حاجی محمد ہاشم صاحب " " "	۱۲ ر
۴۹	جناب حاجی محمد یوسف صاحب " "	عہ ر
۵۰	جناب عبدالرحمان صاحب " "	عہ ر
۵۱	جناب حاجی محمد نور محمد صاحبان " "	۸ ر
۵۲	جناب حاجی مولانا حاجی حسین صاحب	بہر
۵۳	جناب پھول صاحب	۸ ر
۵۴	جناب سید عبداللہ صاحب	۸ ر
۵۵	جناب عزیز الدین صاحب سالٹ انسپکٹر۔ انگشتری طلائی یکعدد گھڑی یکعدد معہ زنجیر و نقد	ا ر
۵۶	جناب خان بہادر عبدالقدوس شاہ باد شاہ صاحب	۸ ر ۵

بابتہ قیمت انگشتری عطیہ عزیز الدین صاحب مع الصدر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۷	جناب سیٹھ محمد موسیٰ صاحب محمد ابراہیم صاحب گوڈون اسٹریٹ مدراس	صمار
۵۸	جناب سیٹھ محمد موسیٰ صاحب ممدوح مدراس بابتہ سنہ ۱۹۱۶ء	مار
۵۹	جناب سید پیران حسینی صاحب گوڈون اسٹریٹ مدراس بابت سنہ ۱۹۱۷ء	صہ/
۶۰	جناب حسین احمد صاحب عبد الغفار صاحب کمپنی برنا پور مدراس	عسہ/
۶۱	جناب محمد حسین صاحب گنٹور "	صہ/
۶۲	جناب محمد قاسم صاحب آنبور "	صہ/
۶۳	دار العلوم الاسلام	عـہ/
۶۴	جناب سید آغا خان صاحب تاجر نیل محفوظ باغ "	عسہ/
۶۵	جناب محمد صاحب خلف ... صاحب	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۶	جناب الحاج نہ قادر میاں صاحب بابت سنہ ۱۹۱۷ء	عسہ
۶۷	جناب سیٹھ عنایت حسین صاحب اینڈ کمپنی بابت سنہ ۱۹۱۷ء	مار
۶۸	جناب ایس کے عبد الرزاق صاحب مدراس بابت سنہ ۱۹۱۷ء	عسہ
۶۹	جناب عبد القادر مٹھادار ترپاتور ضلع شمالی ارکاٹ "	عسہ
۷۰	جناب منشی محمد برکت علی صاحب خان پور ضلع ہوشیارپور معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔	سعر
۷۱	جناب ساہوکار محمد ولی اللہ صاحب بہادر بادشاہ بلڈنگ جارج ٹاؤن مدراس	سہ
۷۲	جناب سی حاجی نہتر صاحب کمپنی ٹربمیٹ مدراس	ولعہ

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم		نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	نمبر شمار
	معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما			٨٠	جناب کرنل غلام رسول صاحب جوناگڑھ	عسہ ر
٧٣	جناب محمد صاحب خطیب جامع مسجد بلگام	عہ ر		٨١	جناب رسالدار وزیر محمد خان صاحب۔ ”	عا ر
٧٤	جناب ابراہیم صاحب نعلبند۔ بلگام	۴ر		٨٢	جناب کرنل اعظم خان صاحب ”	للعہ ر
٧٥	جناب حسین شریف صاحب قتال احمد صاحب صدر بازار بلگام	۱۴ر		٨٣	جناب ولی محمد صاحب ساکن بلگام	عہ ر
٧٦	جناب محمد عبد الرزاق صاحب بھمڑی	عسہ ر		٨٤	جناب جگو میاں صاحب رنگونی۔ بلگام	عہ ر
٧٧	جناب محمد ابراہیم صاحب ساکن بھمڑی	عہ ر		٨٥	جناب خواجہ میاں صاحب کلرک ساکن بلگام	۱ر
٧٨	جناب علی صاحب خطیب ”	عا ر		٨٦	جناب غوث ٹوٹیل صاحب ”	۴ر
٧٩	جناب محمد امین صاحب فقیہ جج، ریاست جوناگڈھ	عسہ ر		٨٧	جناب قتال میاں صاحب فراش ”	۴ر
				٨٨	جناب عبد الرحیم صاحب کوتوال بلگام	۴ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۹	جناب حسین صاحب بلگام	۸ر
۹۰	جناب مولوی عبداللہ صاحب اہلحدیث جوناگڈھ	عمر
۹۱	جناب الحاج حاجی کمال الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ آبکاری جوناگڈھ برمکان جناب مولوی محمد امین صاحب فقیہ جوناگڈھ	ےر
۹۲	جناب نور محمد داود بھائی صاحب راجکوٹ صدر بازار	عہر
۹۳	جناب غلام نبی حاجی شرف الدین صاحب فقیہ	عہ
۹۴	جناب حاجی میاں عبدالقادر صاحب پٹیل بھمڑی اسلام آباد۔ بمبئی	علر عہر
۹۵	جناب علی صاحب حاجی میاں فقیہ بھمڑی۔	علر صہر
۹۶	جناب امیر صاحب فقیہ	ہر
۹۷	جناب غلام رسول صاحب	۸ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۹۸	جناب وجوا مانڈے	۸ر
۹۹	جناب حسام الدین صاحب قاضی مال	عمر
۱۰۰	جناب عبدالقادر صاحب بولنگکر	۸ر
۱۰۱	جناب حافظ حسین صاحب بھمڑی۔ اسلام آباد بمبئی	۸ر
۱۰۲	جناب غلام ربانی صاحب کھیوت "	۸ر
۱۰۳	جناب عبدالرحمان صاحب غوری صاحب رئیس اسلام آباد "	۸ر
۱۰۴	جناب ابراہیم صاحب "	۸ر
۱۰۵	جناب عبداللطیف صاحب "	۸ر
۱۰۶	جناب شیخ محمد صاحب	۴
۱۰۷	جناب باقر صاحب "	۴ر
۱۰۸	جناب حافظ عبدالقادر صاحب فقیہ "	۴ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۰۹	جناب محمود خطیب صاحب	
	بہوسار محلہ اسلام آباد بمبئی	۴ر
۱۱۰	جناب ہندوستانی صاحب	
	"	۴ر
۱۱۱	جناب عبدالحمید صاحب	
	"	۴ر
۱۱۲	جناب حسام الدین صاحب بانگی	
	"	۴ر
۱۱۳	جناب ابراہیم صاحب ناسوہ	۳ر
۱۱۴	جناب حسین صاحب "	۴ر
۱۱۵	جناب ملا اسلم صاحب	۴ر
	"	
۱۱۶	جناب بجوا صاحب "	۴ر
۱۱۷	جناب عثمان تمبولی	
	"	۲ر
۱۱۸	جناب ستو صاحب	
	"	۲ر
۱۱۹	جناب شیخ علی صاحب "	۲ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۲۰	جناب علی خان صاحب	
	اسلام آباد بمبئی	۲ر
۱۲۱	جناب ببلر "	ار
۱۲۲	جناب منشی صدیق صاحب	
	"	۱۰ر
۱۲۳	از مسجد ڈھو کلاں	۹ روپے
۱۲۴	جناب مولوی حمید الدین صاحب	
	بی اے پرنسپل دار العلوم	
	سرکاری حیدرآباد دکن	۵
۱۲۵	جناب سیٹھ عبداللہ عبدالواحد	
	صاحب الدہا ایسٹ اسٹریٹ	
	پونا	۵
۱۲۶	جناب اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ	
	عبدالواحد صاحب "	۵
۱۲۷	جناب جمعدار عبداللہ صاحب	
	نمبر ۴ ڈاکخانہ ڈی نمبر ۱۴ معرفت	
	پوسٹ ماسٹر صاحب کراچی	ے
۱۲۸	جناب محمد صاحب کنٹر کٹر بنگلور	۵

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطاکنندگان	رقم
۱۲۹	جناب شیخ احمد صاحب مرحوم ولد حاجی یوسف صاحب کمپنی گوڈون اسٹریٹ مدراس	عـہ
۱۳۰	محفل گلبن اسلام عرف چھوٹی محفل معرفت جناب مستری عبدالرحمان فصاحتی مین اسٹریٹ - پونا	عـہ ر
۱۳۱	جناب سردار بہادر کپتان لال خان صاحب "	ے ر
۱۳۲	معرفت سید حسین شاہ صاحب سفیر دارالعلوم ندوۃ العلما	
۱۳۳	جناب مولوی سید منیر الدین صاحب اسسٹنٹ کلکٹر سورت	مکرر عـہ ر
۱۳۴	جناب شیخ منیر صاحب تحصیلدار پنشنر اکولہ موجن پورہ	عہ ر
۱۳۵	جناب سیٹھ مینا محمد صاحب اکولہ	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطاکنندگان	رقم
۱۳۶	جناب ڈاکٹر محمد عمر خان صاحب اکولہ	عہ ر
۱۳۷	جناب مولا بخش صاحب ولد حضرت بخش صاحب فیئر جنگ فیکٹری "	عہ ر
۱۳۸	جناب بشیر الدین صاحب رئیس اکولہ	عہ ر
۱۳۹	جناب مرزا رحمان بیگ صاحب رئیس اکولہ	عہ ر
۱۴۰	جناب سیٹھ مہر بخش صاحب تاجر چرم معرفت سکندر صاحب اکولہ برار	عہ ر
۱۴۱	جناب یار محمد صاحب معہ جماعت کھیپان ساکن اکولہ	عـہ ر
۱۴۲	جناب معالیخان صاحب اکولہ	عہ ر
۱۴۳	جناب غلام محی الدین صاحب صوفی ہیڈ ماسٹر نارمل سکول امراوتی برار	عہ ر
۱۴۴	جناب محمد علی صاحب مینڈر	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۴۵	جناب حاجی شیخ احمد صاحب سوداگر امراوتی	عہ/
۱۴۶	جناب ڈاکٹر عبد الحفیظ بیگ صاحب ״	عہ/
۱۴۷	جناب محمد حسین خان صاحب ایم ایچ دائل گنج ضلع سارن بابت فروخت اشیاء جمیل النساء مرحومہ بنت حبیب علی خان صاحب برائے ایصال ثواب معرفت سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء۔	صہ/
۱۴۸	جناب سیٹھ علاء الدین پیر بھائی صاحب امراوتی برار	عہ/
۱۴۹	جناب شیخ جانو میاں صاحب ایلچپور برار چھوٹا بازار	۸/
۱۵۰	جناب نواب محمد یونس خان صاحب رئیس ایلچپور برار	عہہ/
۱۵۱	جناب سیٹھ غنی لطیف خان صاحب سوداگر ایلچ پور برار۔	۸/
۱۵۲	جناب غلام مصطفی صاحب زمیندار ״	۸/
۱۵۳	جناب حاجی شریف قاسم صاحب مینا اسمعیل صدر بازار ״	۸/
۱۵۴	جناب قاضی سید حنیف الدین قاضی شہر ״	عہ/
۱۵۵	جناب حاجی نور محمد صاحب سوداگر ״	عہ/
۱۵۶	جناب مولوی محمد مرزا صاحب تاجر ״	عہ/
۱۵۷	جناب مولوی عبد الواحد صاحب وکیل ״	عہ/
۱۵۸	جناب ڈاکٹر سید احمد صاحب چھوٹا بازار ״	عہ/
۱۵۹	جناب محمد صاحب سوداگر ״	۸/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۶۰	جناب شبراتی صاحب معلم تالیاں	
	ایلچ پور برار	۸ ر
۱۶۱	جناب محمد مصطفی خان صاحب	
	سرکل انسپکٹر "	سے ر
۱۶۲	جناب منشی محمد خان صاحب	
	ہیڈ کلرک سب ڈویزن۔	
	"	عہ ر
۱۶۳	جناب منشی عبد الحی صاحب	
	سکرٹری مینوسپل بورڈ "	عہ ر
۱۶۴	جناب سردار خان صاحب	
	ممبر مینوسپل بورڈ "	عہ ر
۱۶۵	جناب شیخ عبد اللہ صاحب	
	نعلبند "	عہ ر
۱۶۶	جناب نبی بخش صاحب	
	منہیار "	عہ ر
۱۶۷	جناب رحیم خانصاحب	
	ضبطی کارکن "	عہ ر
۱۰۰	جناب بدھی خان و گھونا خان و مولا بخش	

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	و امیر خان صاحبان ایلچپور برار	۱۳ ر
۱۶۹	جناب بدھن خان صاحب	
	راج "	۸ ر
۱۷۰	جناب عزیز الدین صاحب	
	سالٹ انسپکٹر مدراس بابت	
	بابت قیمت گھڑی مع چین	
	طلائی "	ما ر
۱۷۱	بعض خواتین نے جلسہ پونا	
	مین جو زیور عطا کیا اسکے فروخت	
	کرنے سے جو قیمت وصول	
	ہوئی	عــہ٥
	معرفت سید حسن شاہ	
	صاحب سفیر دار العلوم	
	ندوۃ العلماء	
۱۷۲	جناب عبد الصمد صاحب	
	خطیب ساکن داد و اضلع ایوت	
	مال ...... برار	عہ ر
۱۷۳	جناب حاجی [illegible] صاحب الویٹ پل برا	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۷۴	جناب شیخ جلال صاحب اپوٹ مال برار	عہ/
۱۷۵	جناب محمد عثمان صاحب "	عہ/
۱۷۶	جناب شیخ محمود صاحب انعامدار "	عہ/
۱۷۷	جناب عطا مظفر حسین صاحب "	عہ/
۱۷۸	جناب محمد یسین صاحب منصرم "	عہ/
۱۷۹	جناب ماسٹر ظہیر الدین صاحب "	عہ/
۱۸۰	جناب شیخ لال صاحب و غلام دستگیر صاحبان "	عہ/
۱۸۱	جناب عبد الرحمان صاحب	عہ/
۱۸۲	جناب سیٹھ جیوسا پیر محمد صاحب	عہ/
۱۸۳	جناب سیٹھ حاجی کریم صاحب	عہ/
۱۸۴	جناب امیر صاحب ٹھیکیدار	عہ/
۱۸۵	جناب شیخ جمن صاحب	عار/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۸۶	جناب محمد اسحاق صاحب انعامدار۔ اپوٹ مال برار	عار/
۱۸۷	جناب قاضی وزیر الدین صاحب ارسی "	عار/
۱۸۸	جناب سیٹھ عبد القادر صاحب "	عار/
۱۸۹	جناب محمد صاحب ممبر مینوسپل "	عار/
۱۹۰	جناب سید خیرات علی صاحب سرکل انسپکٹر پولیس "	عار/
۱۹۱	جناب مرزا ابلاقی بیگ صاحب سب انسپکٹر لاد گر مثلہ اپوٹ مال برار	عہ/
۱۹۲	جناب محمد عبد اللہ صاحب ڈپٹی انجنیر محکمہ جنگلات ساکن ناگپور بر مکان قاضی مولا خان صاحب۔ اپوٹ برار	عہ/
۱۹۳	جناب محمد دین صاحب نصف اسٹیشن لادکیٹر "	عہ/

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۹۴	جناب محمد ابراہیم صاحب ایوت مال برار	عہ ر
۱۹۵	جناب شیخ امیر صاحب	عہ ر
۱۹۶	جناب بھوسلے خان صاحب	عہ ر
۱۹۷	جناب قاضی سید امیان صاحب	عہ ر
۱۹۸	جناب شمشیر خان صاحب	عہ ر
۱۹۹	جناب زین العابدین صاحب ایوت مال برار	عا ر
۲۰۰	جناب اسمعیل صاحب	عہ ر
۲۰۱	جناب عبد الحمید صاحب ماسٹر ہائی اسکول ؍؍	عا ر
۲۰۲	جناب سر کریم بھائی ابراہیم مالک فیکٹری کمپنی ؍؍	عا ر
۲۰۳	جناب سیٹھ محمد سلیمان صاحب بھائی و محمد حسین بھائی موٹر سروس ؍؍	عا ر
۲۰۴	جناب ڈاکٹر شیخ احمد علی صاحب ایلچپور برار	عہ ر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۰۵	جناب میر احمد علی صاحب کورٹ انسپکٹر ایوت مال برار	عا ر
۲۰۶	جناب محمد حسین خان صاحب ہیڈ ماسٹر اردو اسکول ایلچپور برار	عہ ر
۲۰۷	جناب بیگم صاحبہ زوجہ نواب داؤد خان صاحب مرحوم ایلچپور برار	عا ر
۲۰۸	جناب سبحان خان صاحب سوداگر ایلچپور برار	عہ ر
۲۰۹	جناب خان بہادر سید عظمت حسین صاحب خطیب ایلچپور برار	عہ ر
۲۱۰	جناب محمد قاسم صاحب ولد محمد مرزا صاحب سرمست پورہ	عہ ر
۲۱۱	جناب جیون خان صاحب ولد اسمعیل خان صاحب ایلچپور برار	عہ ر
۲۱۲	جناب خان محمد صاحب ولد شیخ ؍؍	عہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
٢١٣	جناب سید محمد ابراہیم العبدوس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹر محکمہ جنگلات ایوت محل برار	عہ/
٢١٤	جناب سید الطاف حسین سرکل انسپکٹر ایوت محل برار	عا/
٢١٥	جناب رفیع الدین صاحب انسپکٹر ہندوستانی اسکول ایوت محل برار	عہ/
٢١٦	جناب ملک مبارک علیخان انسپکٹر ڈاکخانہ جات ایوت محل برار	عا/
٢١٧	جناب محمد حمید اللہ خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ایوت محل برار	عا/
٢١٨	جناب قاضی مردان علی خان صاحب "	عہ/
٢١٩	جناب سید ظہیر الحسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایوت محل برار	عا/
٢٢٠	جناب سیٹھ کریم بھائی و محمد بھائی صاحب سوداگر۔ ایوت محل برار	عا/
٢٢١	جناب محمد قاسم صاحب پریسیڈنٹ انجمن معین الاسلام منجانب انجمن کارنجہ ضلع اکولہ برار	عا/
٢٢٢	جناب لال خان صاحب و یوسف خان صاحب ساکن کارنجہ ضلع اکولہ برار	عا/
٢٢٣	جناب مینا محمد صاحب کمپنی کارنجہ ضلع اکولہ برار	عہ/
٢٢٤	جناب لال امام صاحب کمپنی کارنجہ ضلع اکولہ برار	عہ/
٢٢٥	جناب منشی حسین صاحب کمپنی کارنجہ ضلع اکولہ برار	عہ/
٢٢٦	جناب محمد احمد حسین صاحب "	عہ/
٢٢٧	جناب سیٹھ غلام عباس صاحب	۸/
٢٢٨	جناب عنایت خان صاحب "	۸/

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۲۹	جناب نور محمد جمعہ صاحب کارنجہ ضلع اکولہ برار	۸ر
۲۳۰	جناب محمد حاتم صاحب آنریری مجسٹریٹ اکوٹ ضلع اکولہ	عا ر
۲۳۱	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دھارولی دروازہ " "	عہ ر
۲۳۲	جناب محمد اسمعیل صاحب دھارونی دروازہ اکوٹ " "	عا ر
۲۳۳	جناب میر احمد علی صاحب انعام دروازہ " " "	عہ ر
۲۳۴	جناب خواجہ حمید الدین صاحب خطیب جامع مسجد " " برار	عہ ر
۲۳۵	جناب حکیم حسین علی صاحب دھارونی دروازہ اکوٹ ضلع اکولہ	عہ ر
۲۳۶	جناب حاجی عبد الواحد صاحب کارنجہ "	عہ ر
۲۳۷	جناب شیخ محمد عمر صاحب نائب تحصیلدار۔ اکوٹ ضلع اکولہ	سے
۲۳۸	جناب حکیم منشی حیدر علی خان صاحب "	عہ ر
۲۳۹	جناب بسم اللہ خاں صاحب "	عا ر
۲۴۰	جناب سید حسین صاحب ہیرم فروش "	عہ ر
۲۴۱	جناب شیخ ابراہیم عبد الرحمان محمد یسین و شیخ رحیم صاحبان سالکنان "	عہ ر
	معرفت مولوی سید حسین شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلماء۔	
۲۴۲	جناب شیخ محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار ہوشنگ آباد	عسہ ر
۲۴۳	جناب سلیمان صاحب معہ جماعت "	صہ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
٢٤٤	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی - کارومنڈل کولار گولڈ فیلڈ صوبجات میسور - معرفت جناب مولانا	۵		عبد السبحان صاحب آنریری مجسٹریٹ و ناظم معین الندوہ مدراس بابت بقیہ چندہ معین الندوہ مدراس جو ١٩١١ء عیسوی سے جنوری ١٩١٧ء تک وصول ہوا	۵۹ ۱۰/۹

جملہ میزان اعطاء العلماء ۵ دو ہزار پانسو چوالیس روپیہ بارہ آنہ

دستخط
(نواب سید) محمد علی حسن خان
معتمد مال ندوۃ العلماء۔

دستخط
منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء

انعام تفسیر و حدیث من ابتدائے یکم اپریل ١٩١٧ء لغایت ۳۱ اکتوبر ١٩١٧ء

نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمای گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار انسپکٹر کا بازار بستی	صہ			

میزان انعام تفسیر و حدیث صہ پانچ روپیہ

دستخط
(نواب سید) محمد حسن علی خان
معتمد مال ندوۃ العلماء

دستخط
منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلماء۔

نقشۂ تنخواہ ملازمین دار العلوم من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۷ء لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء

	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	مولانا مولوی امیر علی صاحب مہتمم دار العلوم	ماصہ ر	۷ ماہ	الصہ	
۲	سید محمد ظہیر صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر دار العلوم	مار	۷ ماہ	لمار	
۳	مولانا شیخ محمد صاحب ادیب درجۂ اول	مار	۷ ماہ	لمار	
۴	مولوی بدر الاسلام صاحب فقیہ اول	سہ ر	۵ ماہ ۱۰ یوم	سالعہ ۵ر ۸ پائی	
۵	مولوی سید علی صاحب زینبی ادیب دوم	سہ ر	۷ ماہ	اماعہ ر	
۶	مولوی شبلی صاحب فقیہ دویم	للعہ ر	۷ ماہ	ساصعہ ر	
۷	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس معقولات	سہ ر	[illegible] ماہ	ماعہ ر	
۸	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	سہ ر	۶ ماہ ۱۰ یوم	ماسہ ۸ر ۹ پائی	
۹	مولوی فضل الرحمان صاحب مدرس صرف و نحو	عہ	۷ ماہ	ماعہ ر	
۱۰	مولوی عبد الودود صاحب مدرس صرف و نحو دوم	عہ ر	۷ ماہ	ماللعہ ر	

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	تنخواہ	کیفیت
۱۱	ماسٹر محمد حسین صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۲	ماسٹر عزیز الحسن صاحب تھرڈ ماسٹر	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۳	ماسٹر سید جلیل صاحب فورتھ ماسٹر	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۴	قاری ابراہیم رشید صاحب مجود دار العلوم	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۵	مولوی صفدر علی خان صاحب مدرس فارسی	[illegible]	۵ ماہ ۱۰ یوم	[illegible] ۱۳ / ۱۵ پائی	
۱۶	مولوی محمد اکرام اللہ خان صاحب مفتش دار العلوم	[illegible]	۷ ماہ ۱۵ یوم	[illegible] ۶ / ۱۳ پائی	
۱۷	یعقوب علی دربان	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۸	منے خان چپراسی	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۱۹	کلو چوکیدار	[illegible]	۶ ماہ	[illegible]	
۲۰	منشی حامد علی صاحب محرر دار العلوم	[illegible]	۷ ماہ	[illegible]	
۲۱	مولوی عزیز الرحمان صاحب مدرس فارسی	[illegible]	یک ماہ ۱۱ یوم	[illegible] ۵ / ۲	
۲۲	محمد علی بہشتی	[illegible]	دو ماہ	[illegible]	
۲۳	گنگو خاکروب	[illegible]	دو ماہ	[illegible]	

میزان کل [illegible] پانچہزار چھ سو کاسی روپیہ آٹھ آنہ تین پائی

(دستخط) نواب سید محمد علی حسن خان
معتمد صاحب مال ندوۃ العلما

(دستخط) منیر الدین
محرر مال ندوۃ العلما

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلما من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	تنخواہ	کیفیت
۱	منشی محمد علی صاحب محرر مال	سے/	۷ ماہ	ماعہ	
۲	مولوی عبد الغفور صاحب محرر مراسلات	سے/	۰ ماہ	ماعہ	
	پیر بخش - چپراسی	معہ/	۷ ماہ	اللعہ	
۳	مصاحب علی چپراسی دفتر	معہ/	۵ ماہ	صہ	
۵	حسین علی عرف دادا چپراسی دفتر	معہ/	۲ ماہ	للعہ	
	میزان کل				پانسو اٹھارہ روپیہ

(دستخط) محمد علی حسن خان معتمد حسابات ندوۃ العلما - منیر الدین محرر مال ندوۃ العلما

نقشہ تنخواہ وکلاء دار العلوم ندوۃ العلما من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۷

نمبر شمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما	ما/	۷ ماہ	للما/	

نمبرشمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارگزی	تنخواہ	کیفیت
۲	سید حسن شاہ صاحب سفیر دار العلوم ندوۃ العلما	عـــہ/	۶ ماہ	۱۸عـــہ	
	میزان کل			۴عــــہ	آٹھ سو چالیس روپیہ
	(نواب سید) محمد علی حسن خان معتمد صاحب دار ندوۃ العلما				منیر الدین۔ محرر مال ندوۃ العلما۔

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۷ لغایت اکتوبر سنہ ۱۹۱۷

نمبرشمار	نام ملازم	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ	کیفیت
۱	منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتب خانہ	عـــہ/	۷ ماہ	۱۱۰عـــہ	
۲	منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتب خانہ	سے	۳ ماہ ۹ یوم	عـــہ ۶/۳	
۳	حسین علی فراش کتب خانہ	معہ/	۵ ماہ	ــــہ	
۴	عبد الرحیم فراش کتب خانہ	معہ/	یکماہ ۲۳ یوم	عـــہ ۳/	
۵	امیر علی عرف میرن	معہ/	۵ یوم	عہ ۲/	
	میزان کل				دو سو چودہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی
	(نواب سید) محمد علی حسن خان معتمد صاحب مال ندوۃ العلما				منیر الدین محرر مال ندوۃ العلما

ضروری گذارش

اگر آپ

ندوۃ العلماء کے

گذشتہ اور موجودہ حالات سے واقفیت

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل رودادیں منگوا کر

ملاحظہ کیجیے۔ (۱) روداد جلسہ دوازدہم دہلی قیمت عہ

(۲) روداد سال اول حصہ دوم جلسہ کانپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷ر

(۳) روداد سال دوم جلسہ لکھنؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

(۴) روداد سال سوم جلسہ بریلی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

(۵) روداد سال چہارم جلسہ میرٹھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۴ر

(۶) روداد سال پنجم جلسہ کانپور - ۴ر (۷) روداد سال ششم جلسہ شاہجہان پور عہ

(۸) روداد سال ہفتم جلسہ پٹنہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

(۹) روداد سال ہشتم حصہ اول جلسہ کلکتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر

(۱۰) روداد سال نہم امرتسر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر

(۱۱) روداد سال دہم جلسہ مدراس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

(۱۲) روداد جلسہ سیزدہم لکھنؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲ر

(۱۳) روداد جلسہ چہاردہم - لکھنؤ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۸ر

(۱۴) روداد جلسہ پانزدہم پونہ ۔ ۔ ۔ ۸ر

(۱۵) روداد جلسہ عطائے سند

المشتہر

عبد الحی

ناظم ندوۃ العلماء